

کلیات بھائی نند لال گویا

مرتبہ گنڈا سنگھ

گورنمنٹ گنڈا سنگھ فاونڈیشن چندری گڑھ

کلیات بھائی نند لعل گویا

جُمْلہ حقوق محفوظ اہکیں

کلیات جہانی تندرست گویا

مؤلف

گنڈا سنگھ ایم ایچ پی ایچ ڈی

ریشٹر ڈاکٹر کٹر آف آرکائیوز ہسپتال

گورنمنٹ سنگھ فاؤنڈیشن چنڈی گڑھ

ناشران
سنگھ سنگت ملکا ملک سلیبا

جولائی ۱۹۶۳ء

ذیباچہ

بھائی نند لعل صاحب گویا ستارہ ہیں اور اٹھارویں صدی کے عالم ادبیات کی چند برگزیدہ ہستیوں میں سے تھے جس طرح آپ کی زندگی فنانی المشرقی اسی طرح آپ کی تصانیف اور فلسفہ بھی عیش آہی اور گورو بھگتی کے جذبہ سے بھرپور ہونے کے بارے میں کافی دیر تک حالت گمنامی میں رہا اور نارتھ ادب ہند کے ظاہرہ اوراق پر شایقین کے پیش نظر نہ آیا اور چند ایک فارسی دان سکھوں کے حلقہ تک ہی محدود رہا، کچھ ایسا معلوم دینے لگا کہ جیسے آپ کا کلام آہستہ آہستہ اہل ادب کی نظروں سے اوجھل رہ کر ہمیشہ کے لیے نیست و نابود ہو جائے گا۔ اتفاق شمس لعل ماہا مہو پاو جیانی سر سرد اعظم سنگھ نے شش ماہ میں بھائی نند لعل کے رہت نامہ کا انگریزی ترجمہ البرٹ پریس لاہور میں چھپوا کر شائع کیا۔ اُس وقت اس کی تہ میں کوئی ادبی خیال نہ تھا بلکہ محض کوکوں (نامہ نگاریوں) کی طرف سے مسلمان بچروں کے چند قلموں کی وجہ سے پیدا ہوئی شورش کی بنا پر سرکار انگریزی کے کچھ اراکین کے دلوں میں پیار اور بے شبہات کرسیاں رنگت دیئے جانے سے دور رکھنا مقصود تھا۔ یہ ترجمہ اکثر پڑھنے والے میں کیا گیا تھا جاکر گکا رہنمایا رام سنگھ اور ان کے چند رفقا کہ پنجاب سے جلا وطن کیے گئے دو سال اور آٹھ ماہ ہی

گزرے تھے اور سرکار کی تشویش ابھی تک جاری تھی۔ علاوہ ازیں انیسویں صدی کے آخر تک صرف
 بھائی ناراین سنگھ کا پنجابی ترجمہ زندگی نامہ ہی شائع ہوا۔ بیسویں صدی کے شروع میں ۱۹۰۹ء
 میں بھائی میگھراج صاحب غریب نے غزلیات المعروف دیوان گویا کا ترجمہ زبان پنجابی نظم
 کیا مگر پیشتر اس کے کہ زیر طبع آنا ایک متن اور دو تراجم جن میں سے ایک از قلم بھائی ناراین سنگھ
 مدرس یونیورسٹی بوردو کا لچ امرتسر تھا شائع ہو گئے۔ بھائی میگھراج صاحب کا ترجمہ زیر عنوان
 پریم پھلواڑی سمیت ۱۹۲۲ء انکشافی مطابق ۱۹۱۲ء کو مرحوم بھائی نند لعل اس تحصیلدار کی یاد میں بھائی
 مہنگنڈ اس بھائی رام دیال اور منتر جسم کے زیر اہتمام وزیر ہند پریس امرتسر چھاپ کے مفت
 تقسیم کیا گیا۔ اس کے بعد زندگی نامہ جوت بگاں اور گنج نامہ کے تراجم شائع ہوئے اور بہت نا
 پنجابی میں شائع ہوا۔ اب بھائی نند لعل کی تصانیف کی طرف منتر جان اور نثران کی کچھ توجہ
 ہوئی مگر وہ زیادہ تر غزلیات اور زندگی نامہ کی طرف ہی رہی جیسا کہ بعد میں دیئے گئے گوشہ طائر
 مگر یہ بطور عات اکثر کثرت پنجابی تھیں اور فارسی سے گور مسکھی میں تیار ملی کے وقت اور بعد چھاپنا
 میں فارسی زبان سے ناواقف لوگوں کے ہاتھوں سے گزرتے وقت اس قدر غلط ہو گئیں کہ بعض بہت
 بلند خیال اور فلسفانہ اشعار بالکل بے معنی سے ہو گئے۔ امر واقعہ یہ ہے کہ کسی بھی زبان کی عبارت کو
 خواہ وہ نثر ہو یا نظم کسی دوسری زبان کے حروف میں تو مشکل طور پر بالکل درست تبدیل ہی کیا جا
 سکتا ہے اور نہ ہی صحیح طور پر پڑھا جاسکتا ہے۔ ہر زبان کا اپنا علیحدہ ہی تلفظ اور لہجہ ہوتا ہے
 اور وہ صرف اپنے مخصوص حروف میں ہی صحیح طور پر ادا ہو سکتا ہے بھائی نند لعل کی تصانیف
 کی حالت میں یہ وقت اور بھی زیادہ اس لئے بڑھ گئی کہ مصنف کی خود نوشت کتب
 کو جن کو درست تسلیم کیا جاسکتا تھا عرصہ دراز سے ضائع اور گم ہو چکی تھیں اور جو نقل
 ان کے خاندان کے پاس موجود تھیں وہ شکوکہ کے فسادات کے بعد پاکستان سے ہندوستان
 کو تبادلاً آبادی کے وقت راستہ میں گم یا تلف ہو گئیں اور مقابلہ کے لئے کوئی تسلی بخش
 چیز نہ رہ گئی۔ اس لئے یہ اشد ضروری ہو گیا کہ اگر بھائی صاحب کی تصانیف کو

آہستہ آہستہ ختم ہونے سے بچا کر زندہ رکھنا ہے تو ان کو اصل فارسی میں ایک جلد میں جمع کر کے کلیات بھائی نند لعل کی صورت میں شائع کروایا جاوے۔

یہ خیال ایک مدت سے رہ رہ کر آتا رہا ہے مگر اسے عملی جامہ پہنانے میں کئی وجوہات سے دیر ہو گئی۔ بڑی وجہ یہ تھی کہ ان کی تمام تصانیف میسر نہیں ہو رہی تھیں خصوصاً تصنیف ثنائی دستور الانشا اور عرض الالفاظ۔ باوجود اس کے ۱۹۲۹ء میں باقی کی تصانیف کو ایک جا کر کے چھپوایا گیا۔ مگر راقم الحروف کے خالصتاً امرتسر سے پٹیاں چلے آنے کے بعد کسی نے اس طرف توجہ نہ کی اور تمام کا تمام ایڈیشن ہاں چھاپ خانہ میں ہی تقسیم کر دیا۔ ہر کڑی کا ڈھیر ہو گیا اور سو ا دو پروف کاپیوں کے جو میرے پاس تھیں کچھ بھی نہ بچا گیا۔ وہ سال اور گزر گئے اس صدمہ میں ۱۹۶۱ء میں بھائی بھگونت سنگھ ہری جی نا بھہ کی تجسس اور نظر عنایت سے اُنکے والد ماجد بھائی کا بن سنگھ صاحب مرحوم کے ذخیرہ قلمی نسخے سے بھائی نند لعل کی نامیتہ تصانیف کی نقول بل گئیں جن کے لئے میں انکارتہ دل سے ممنون ہوں۔ اب کلیات نند لعل کی اشاعت کا خیال پھر سے اُمنڈ آیا اور جب ۱۹۶۱ء میں انبالہ میں ہوتی آل انڈیا پنجابی کانفرنس کے دن میں نے بھائی صاحب جو سنگھ جی سے اسکا ذکر کیا تو بڑی فراخ دلی سے آپنے الی مشکل کو حل کرنے میں مدد کا بھروسہ دلایا میں نے کام شروع کر دیا اور اس کے متعلق ۱۳ اپریل ۱۹۶۱ء کے خالصہ سماچار امرتسر میں ایک مضمون لکھا جس کو دیکھ کر سنت سوہن سنگھ جی ساکا ملک ملایا نے سروراء جوگندر سنگھ پنچنگ سالم (ملایا) کی معرفت مجھے پیغام دیا جو اُنکے ۱۲ مئی ۱۹۶۱ء کے نوازش نامہ میں حوالہ قلم تھا کہ میں کلیات بھائی نند لعل کی اشاعت کا انتظام خود ہی کروں اور جو بھی خرچ آئیگا اُسکا انتظام سنت جی کر دینگے۔ اس صلہ فریاد پیغام نے تمام مشکلات حل کر دیں۔ اس طرح سنت سوہن سنگھ جی کی قدردانی اور علم دوستی کے صدقہ یہ مجموعہ کلیات بھائی نند لعل ناظرین کی خدمت میں پیش ہو رہا ہے۔

گرفتبول اُفت زہے عز و شرف

گشتہ سنگھ

۲۸ جولائی ۱۹۶۳ء

فہرست مضامین و تصانیف

۵	ویباچہ
۱۰	مختصر حالات زندگی بھائی نند لعل
۲۶	بھائی نند لعل کی تصانیف
۳۰	بھائی نند لعل کا خاندان
۳۷	گوشتوارہ قلمی و مطبوعہ تصانیف بھائی نند لعل مع تراجم زبان پنجابی
۳۷	حالات و تصانیف بھائی نند لعل اور ان کے خاندان کے شہداء
۴۱	شجرہ نسب خاندان
۴۹	غزلیات المعروف دیوان گویا
۷۷	زندگی نامہ
۱۰۹	گنج نامہ
۱۲۶	توصیف و ثناء و خاتمہ
۱۵۹	جوت بکاس فارسی
۱۷۰	جوت بکاس پنجابی
۱۷۳	رہیت نامہ
۱۷۸	تنخواہ نامہ
۱۸۵	دستورالانشاء
۲۰۶	عرض اللفاظ

مختصر حالات زندگی بھائی نند لعل خاندان

بھائی نند لعل کے آباد اجداد کے اصلی وطن کے متعلق اس وقت یقینی طور پر کچھ نہیں کہا جاسکتا۔ تواریخی کتب اور خاندانی روایات اس معاملہ میں ہماری کوئی تہائی نہیں کرتیں۔ مگر شکل کے وقت پناہ و راحت کے لئے آپکے پنجاب میں گورو گو بند سنگھ صاحب کی خدمت میں پہونچنا کسی حد تک اس بات کی دلالت کرتا ہے کہ پہلے سے ہی آپکے خاندان کا تعلق خطہ پنجاب سے اور حلقہ سیکھ گورو صاحبان سے تھا جن سے آپ کی عقیدت نے بے خوف و خطر آپ کو اپنی جان و ایمان ان کے حوالہ کر دینے پر آمادہ کیا۔

بھائی نند لعل کے والد منشی چھجوسل فارسی اور عربی کے اچھے عالم معلوم ہوتے ہیں۔ عہد خاندان چغتائیہ میں علمی بیاقت اور ذاتی قابلیت ہی ایسے وسائل تھے کہ جنگی بدولت کوئی غیر مسلم یا ہندو عملہ شہنشاہی میں عہدہ الہکاری تک رسائی حاصل کر سکتا تھا۔ عہد شاہ جہانی میں منشی چھجوسل تلاش روزگار میں دہلی پہونچے۔ اور والانشاہی شاہی میں ملازم ہوئے۔ یہ شہر ان دنوں حکومت مغلیہ کا پایہ تخت تھا یہاں اُس کی ملاقات شاہ زادہ داراشکوہ سے ہوئی۔ یہ شاہ زادہ زبان سنسکرت اور علوم ہندی کا ایک قابل تعظیم پیڑت اور ہندو علماء کا فرائدل قدر داہ تھا۔ اس کی اپنی تصنیف اور اُس کی زیر ہدایت کیے گئے سنسکرت دھارمک گرتھوں کے فارسی ترجمہ اس بیان کی زندہ شہادت ہیں۔ منشی چھجوسل کی علمی بیاقت اور ایمان داری نے شہزادہ داراشکوہ کے

دل میں جلدی ہی اس قدر گھر کر لیا کہ جب بادشاہ شاہجہاں نے سنہ ۱۶۳۹ء میں اسے قندھار کی پہلی ہم پر روانہ کیا تو وہ منشی چچو مل کو بطور میر منشی اپنے ساتھ ہی غزنی لے گیا یہاں یہ عہدہ دیوانی پر مامور ہوئے۔ اور اکثر سالوں انتظامی اور فوجی معاملات اسی کی تحویل میں تھے شہزادہ تجار دہی واپس چلا آیا مگر چچو مل وہیں مامور رہا اور وہاں ہی اس نے سنہ ۱۶۵۲ء میں یا اس کے قریب وفات پائی۔

رضائے الہی کچھ ایسی ہی تھی کہ منشی چچو مل کے ہاں پہلی زندگی میں کوئی اولاد زندہ نہ رہتی تھی چھوٹی عمر میں ہی بچے مر جاتے تھے۔ پچاس سال کی عمر تک اس کا کوئی بچہ زندہ نہ رہا تھا۔ اس لیے پڑھی عمر میں جب نند لعل پیدا ہوا تو کوئی خاص خوشی نہ منائی گئی نند لعل کی جائے ولادت اور تاریخ کا کسی متلی بخش وسیلہ سے پتہ نہیں چل سکا خاندانی کا خدات کی نایابی کی وجہ بھائی میگھراج اور بھائی رام دیال نے بھی جو ان کے خاندان میں تھے اپنی تصانیف میں ان کا کہیں ذکر نہیں کیا۔ ہاں لالہ پرمانند اردوہ ایم ایے نے اپنے ایک مضمون لائف اینڈ ورک ذمائی نند لعل گویا میں ان کی پیدائش غزنی میں سنہ ۱۶۳۳ء میں بتائی ہے مگر یہ دو نو باتیں بیک وقت اسی صورت میں تسلیم کی جاسکتی ہیں جب کہ منشی چچو رام غزنی میں شہزادہ داراشکوہ کے وہاں مقرر ہونے سے کافی عرصہ پہلے گیا ہوا ہو۔ سنہ ۱۶۳۰ء میں داراشکوہ ابھی پندرہ سالہ کچھ تھا اس کی پیدائش ۹ صفر سنہ ۱۶۲۲ء مطابق ۲۰ مارچ سنہ ۱۶۱۵ء کو ہوئی تھی۔ اس وقت تک نہ تو اسے کابل کی صوبہ داری ہی ملی تھی اور نہ ہی قندھار کی مہم

۱۵ لالہ پرمانند نے راقم الحروف کے نام اپنے ۱۴ اکتوبر سنہ ۱۹۳۸ء کے خط میں انبالہ سے جب کہ آپ وہاں کشن صاحب کے دفتر کے پرنٹنگ پریس تھے تحریر فرمایا تھا کہ آپ نے یہ مضمون ۲۱ جنوری ۱۹۲۵ء کو پنجاب ہسٹوریکل سوسائٹی لاہور کی بیٹھک میں پڑھا۔ مگر سوسائٹی کے جنرل میں شائع نہیں ہو سکا تھا۔ علاوہ ازیں آپ نے اپنے ایم ایے کے امتحان کے لئے ہسٹری آف ملتان ڈیوٹنگ کالج میں مضمون لکھا تھا اور کچھ اور تواریخ مضامین اور کتب بھی لکھی تھیں مگر حالات کی ناموافقیت کی وجہ سے چھپ نہ سکیں

کے وقت (جو چھ سال بعد ۱۶۳۹ء میں چڑھی) اس کی غزنی میں تقرری ہوئی تھی کہ وہ منشی چھوٹل کو ساتھ واپس لے جاتا۔ لالہ پر ماتند نے ان باتوں کا منع نہیں بتایا۔ جس کا بغیر انکو بھیج تسلیم کر سکا ذرہ شکل ہو رہا ہے۔ مگر بلا تسلی بخش اور قابل اعتبار تواریخی مواد کے خاندانی روایت کو غلط کر سنا بھی شکل ہے اس لئے نا حال یہی تسلیم کرنا ہوگا کہ منشی چھوٹل شہزادہ داراشکوہ کے ساتھ ۱۶۳۹ء میں غزنی گئے تھے اور نند لعل کی پیدائش اس سے پیشتر آگرہ میں یا کسی اور جگہ ہو چکی تھی۔ ان کی تعلیم و تربیت ضرور غزنی میں ہوئی ہوگی کیونکہ ان کی پہلی زندگی وہیں ہی گزری تھی۔

جوں ہی کہ نند لعل کی زندگی کے خطرہ کے ایام گزر گئے جب کہ اس سے پہلے کے بچے لقمہ اجل ہو گئے تھے دیوان چھوڑا مرنے اس کی تعلیم و تربیت کا خطرہ اہ انتظام کرنا شروع کیا۔ ایک عالم مولوی صاحب عربی اور فارسی پڑھانے کے لئے مقرر کیے گئے اور خود دیوان صاحب نے بھی اپنے بیٹے کی تعلیم کی طرف کافی وقت دیا۔ نند لعل ایک نہایت فہم اور بھنتی لڑکا تھا جلدی ہی پڑھ لکھ کر طاق ہو گیا۔ انشا پر داری اور شعر گوئی کا اسے خاص شوق تھا جس میں اس نے کافی مہارت حاصل کر لی۔

دیوان چھوٹل دیشنوست کے راجا ننداری بیراگیوں کا پیروکار تھا۔ مگر ایسے معلوم ہوتا ہے کہ نند لعل پر ایام طفولیت سے ہی سکھ گورو صاحبان کی تعلیم کا اثر ہو گیا تھا اگر ردنا کے زمانہ سے ہی افغانستان میں سکھ سنگتیں قائم تھیں اور کابل، غزنی اور قندھار میں سکھ دھرم سالائیں (گوردوارے) موجود تھیں۔ جہاں سکھ سنگتیں صبح و شام جمع ہو کر گورو صاحبان کے شبہ دس کا کیرتن کرتیں اور ان کی تعلیم کی اشاعت کرتیں تھیں۔ گورو ارجن اور گورو ہر گوبند کے زمانہ میں بقول مصنف کتاب دبستان مذاہب شمالی ہندوستان اور افغانستان وغیرہ میں جہاں کہیں بھی وہ گیا ایسے شہر بہت ہی کم تھے جہاں کہ سکھ نہ ہوں۔ افغانستان اور عراق عرب سے سکھ اکثر گھوڑوں کی تجارت کرنے تھے چنانچہ سکھ گورو صاحبان کی

تعلیم و سکھوں کی مذہبی زندگی سے متاثر ہو کر بارہ سال کی عمر میں جیسے کہ ان کے خاندان میں ایک روایت ہے نند لعل نے اپنے والد کے اصرار کے وجود خاندانی بھیراگی گورو کے ماتھوں ٹکسی کی کٹھی پہنتے سے انکار کر دیا۔ اور ایشور کے نام ان اسی سال پہنائے جانے کی خواہش کی، جو بھسی نہ ٹوٹے۔ اور بوند مذکی کی راحت میں نند لعل کا رہو۔ یہ روایت گورو نانک کے عہد پر خصوصیت میں پنڈت ہر دیال سے جیٹو پہنتے سے انکار سے مشابہت رکھتی ہے۔

نند لعل کی عمر سولہ ستر سال کی ہوگی کہ والدہ داغ مصارقت دے گئیں۔

دو سال بعد والد کا سایہ بھی سر سے اٹھ گیا۔ اسے مضمون میں لالہ پرمانند نے دیوان چھوٹل کی وفات کی تاریخ سنہ ۱۷۵۳ء دی ہے جو ہو سکتا ہے درست ہے اس سے نند لعل کے سر پر مصائب کے پہاڑ ٹوٹ پڑے۔ عام رواج کے مطابق نند لعل نے حکومت کے کاروبار میں اپنے والد کی جگہ پر تعینات ہونے کی کوشش کی۔ مگر ان کے والد کا سرپرست شاہزادہ دارا شکوہ غزنی سے جا چکا تھا اور نند لعل کی تیسری مہم کا جو فروری ۱۷۵۳ء میں لاہور سے روانہ ہوئی غالباً نند لعل کو تپہ نہیں تھا۔ نیا حاکم دیوان چھوٹل کی خدمات سرکار اور نند لعل کی علمی لیاقت سے ناواقف تھا

اس لیے اس نے ان کی طرف خاص توجہ نہ دی اور انھیں ایک فوجی اور علم

آدنی کی شرح ایک معمولی منشی کی جگہ پیش کی نند لعل کی غیور طبیعت نے اسے حکومت

غزنی کے دفتر میں جہاں کہ ان کے والد ارکان سلطنت کے صدر رہ چکے تھے ایک مہنی

منشی کے طور پر کام کرنے کی اجازت نہ دی۔ اب وہ ایک غیر ملک میں بے بار و بددگار

سے ہو گئے۔ اس کے دو اور چھوٹے بھائی تھے جو ابھی بچے ہی تھے۔ ان کی پرورش اور

تعلیم و تربیت کی ذمہ داری بھی نند لعل پر ہی تھی۔ نند لعل نے محسوس کیا کہ شہر غزنی میں

اس کے لیے خاندان کی پرانی شان و شوکت کو قائم رکھ سکتا ممکن نہیں ہوگا۔ اور اس کے

بغرواں رہنا مشکل ہوگا۔ اس لیے انھوں نے وہاں سے ہندوستان کی طرف ہجرت

کرنے کا فیصلہ کر لیا۔

غزنی میں اُن کے والد دیوان چیمبورام کافی جائداد اور روپیہ چھوڑ گئے تھے مگر وہ پیہ
 بکمر اہلہ اتھا چنانچہ اُنھوں نے اپنی تمام جائیداد فروخت کر ہی در اُسے نقدی
 میں جلد از جلد تبدیل کر کے اپنے درنو چھوڑے بھائیوں اور دوانخان خاوموں سمیت
 سنان کو جانے والے ایک قافلہ میں شامل ہو گئے۔ عرصہ دراز سے ملتان بہت دن
 کے مشہور و معروف شہروں میں تھا۔ اس کی مشہوری سیاسی اور مذہبی باتوں تک ہی محدود
 نہ تھی بلکہ یہ افغانستان، ایران، بلوچستان اور ہندوستان کے درمیان تجارت کا
 ایک اعلیٰ مرکز بھی تھا جس کی وجہ سے پنجاب و راجپوت کے تاجروں کا ایک خاص مکان بن گیا تھا
 جوں ہی کہ آپ کا قافلہ یہاں پہونچا اور شہر کے ہندو کھتریوں سے آپ کا راہ و ربط پڑھا
 آپ نے یہاں ہی ٹھہرنے کا فیصلہ کر لیا۔ دہلی دروازہ کے باہر شہر کے منڈوں کھتریوں کے مکان
 تھے۔ نند راج نے بھی اُن کے پڑوس ہی میں جگہ لے کر رہنا شروع کر دیا اور تھوڑے عرصہ میں
 اپنے مکانات بنوا لیے۔ آہستہ آہستہ کچھ در لوگ بھی یہاں آکر آباد ہوئے جس سے وہاں
 ایک اچھا خاصہ محلہ آباد ہو گیا۔ یہاں ہی ملتان میں آپ کی تبادی ہوئی۔ آپ کے
 سسرال والے سکھ دھرم کے پیرو تھے جس سے آپ کے گھر میں سکھ دھرم
 کی عقیدت اور بھی مضبوط ہو گئی۔

نند راج کے انخان خاوم جو کہ غزنی سے آپ کے ہمراہ آئے اور وہیں ٹھہر گئے تھے۔
 انھیں آغا یعنی آقا کہہ کر مخاطب کرتے تھے جس سے اس نئی جگہ میں وہ آغا کے نام سے
 ہی مشہور ہو گئے اور یہ نئی آبادی بھی آغا پورہ کہلانے لگی۔ سر ایڈورڈ سیکلین کا خیال
 ہے کہ غالباً بھائی نند راج کے آنے سے کافی عرصہ پہلے ہی مغل امرا آغاؤں کا مسکن بننے
 کی وجہ سے یہ آبادی آغا پورہ کہلانی تھی لیکن یہ خیال قرین قیاس معلوم نہیں ہوتا کہ چونکہ
 دل تو آغا مغل مر کا خطاب نہیں ہوتا تھا دوسرے لفظ پورہ کا اضافہ ہندو اثر و
 خیال کا منظر ہے۔ بھائی بکمر جہتی تصنیف پریم بھاداری میں لکھتے ہیں کہ اس جگہ کا

پہلے انکم پورہ ہوتا تھا جو بگڑ کر آغا پورہ ہو گیا۔ کچھ بھی ہو جب تک کوئی خاص قابل اعتبار تواریخی شہادت میسر نہیں ہوتی۔ اس نام کی اصلیت پر وہ راز میں ہی رہیگی لالہ پرمانند صاحب ایم۔ اے۔ مرحوم۔ اپنی تصنیف لائف اینڈ ورک آف بھائی نند لعل گریا میں لکھتے ہیں کہ منشی نند لعل کی تصنیف دستور انشاء تواریخ ملتان و پنجاب کے متعلق ایک بیش بہا خزانہ ہے اور اس وقت کے واقعات کی جو تفصیل اس نادر کتاب میں دی ہوئی ہیں وہ اور کہیں میسر نہیں وہ نہ صرف ملک کے سیاسی اور سماجی معاملات پر ہی روشنی ڈالتی ہیں بلکہ خود منشی نند لعل کی زندگی کے نشیب و فراز کا بھی بڑا بڑا نقشہ ہمارے سامنے پیش کرتی ہیں کہ وہ کیسے ۱۸۵۷ء میں فارسی اور عربی زبانوں میں اپنی لیاقت و مہارت کے وسیلہ نواب صاف خاں حاکم ملتان کے دفتر میں منشی گری پر مقرر ہوئے۔ نواب و صاف خاں آپ کے والد دیوان چھوہل کے ایک مدت سے واقف تھے مگر آپ کی سب سے بڑی سفارش آپ کی محنت اور ایمان داری تھی جس سے کہ آپ جلد ہی ہی منشی مقرر ہو گئے۔ بعد ازاں آپ بھکر کے قلعہ راور و جہاد ریناٹے گئے جہاں کہ آپ کے نام زمینداران علاقہ سے پانچ ہزار روپیہ پیشگی یا فرضہ جمع کر کے ارسال کرنے کے لئے پروانہ جاری ہوا۔ اس پروانہ کی آپ نے فاطمہ خاتون غیل کردی۔ اس کے بعد آپ کو دینا پور۔ کبر و فتح پور اور پرگنہ محی الدین پورہ کا منتظم مقرر کیا گیا مگر سب سے اہم عہدہ جس پر کہ آپ ملتان میں مقرر ہوئے وہ نائب صوبیداری کا تھا۔ لیکن دستور الانشاء سے اس بات کا پتہ نہیں چلتا کہ آپ کتنے عرصہ ملتان کے نائب صوبیدار رہے۔

دستور الانشاء میں بھائی نند لعل کی فوجی خدمات کا بھی ذکر آتا ہے۔ وہ سلطان مراد کے ارد گرد دہاڑیوں میں شاہزادی ایک راہزن نے تقریباً سات ہزار فوج جمع کر رکھی تھی اور ملک میں شورش برپا کی ہوئی تھی منشی نند لعل ایک ہزار فوج کے ساتھ شاہزادی

سرکوبی کے لئے تیئیاں ہرٹے آپ نے اپنی فوجی لباقت اور بہادری کے وہ جوہر دکھائے کہ شاہو کو میدان جنگ میں شکست ہوئی اور اُس کے تین ہزار لڑاکے سپاہی کھیت ہے۔ باقی یا تو بھاگ کر روپوش ہو گئے یا قید کر لئے گئے۔ خود شاہو بھی گرفتار کر لیا گیا اور تمام پہاڑی زمینداروں سے چلکے جات لئے گئے کہ وہ ایران اور دیگر ممالک سے آنے والے قائلوں کے راستہ میں کوئی رکاوٹ پیدا نہیں کریں گے جس سے اُمید بندہ گئی کہ ہندوستان اور دوسرے ممالک کے باہمی تجارتی اور سیاسی تعلقات خوشگوار ہو جاویں گے۔ اس طرح تیس سے زیادہ سال منشی ندرال مختلف عہدوں پر مغلیہ حکومت کے وفادار خدمت گزار رہے۔ انھیں شاہزادہ اعظم اور شاہزادہ محمد اکبر (۱۶۵۸-۱۶۵۹ء) کی ملازمت کا شرف بھی حاصل تھا۔

مگر قدرت کو نند لعل کی زندگی میں ایک اہم تبدیلی منظور تھی۔ شاہنشاہ اورنگ زیب کے عہد میں منشی نند لعل کو کسی وجہ سے ملازمت سے علیحدہ کر دیا گیا۔ شاید اس کی وجہ یہ ہو کہ اُن کے والد منشی چھو مل عزیزی میں شاہزادہ دارا شکوہ کے منظور نظر رہ چکے تھے۔ انھوں نے اپنی بھالی کے لئے ہر چند کوشش کی مگر کامیابی نصیب نہ ہوئی۔ انھوں نے کچھ عرصہ کے لئے گوشہ نشینی اختیار کر لی اور اپنا وقت سکھ مذہبی کتب کے مطالعہ میں صرف کرنا شروع کر دیا۔ یہ وہ وقت تھا جبکہ گوردانک جیسا کی گدی پر سکھوں کے آخری گورو گورو گو بند سنگھ جی رونق افروز تھے آپ کے دینی و دنیوی نظام اور علمی کمال و قدر دانی نے ایک دنیا کو محو حیرت کر رکھا تھا۔ اور آپ کی عقیدت میں بن رہی سکھوں کی ایک نئی قوم اور آپ کے دین بدن بڑھ رہے جاہ و جلال سے مغلیہ حکمرانوں کے دل اہل ہے تھے۔ رحمت الہی سے منشی نند لعل کے دل میں گورو کے دبار کے لئے ایک تڑپ سی پیدا ہوئی اور وہ اپنے بڑے بچوں کی آسائش کا خاطر خواہ انتظام کر کے ملتان سے چل بیٹے۔ لاہور میں چند روز قیام کر کے امرتسر پہنچے۔ سری دربار صاحب کے درشن

کر کے آپ آئندہ پورا کھودا لے ضلع ہر مشہار پر رگروا نہ ہوئے جہاں کہ ان دنوں گورو
گوہند سنگھ جی مقیم تھے بادشاہ درویش ویسے کساں رایا رگورو گوہند سنگھ کے دیدار
فرحت آثار سے نند لعل کچھ ایسے گرویدہ عقیدت ہوئے کہ ہمیشہ کے لئے خاکبوس
پائے گورو گوہند سنگھ ہو گئے۔

آئندہ پور سے آپ اگرہ گئے۔ غالباً ان دنوں ہی شہزادہ معظم نے جو شروع
۱۹۵۰ء میں قید سے رہا ہو کر ماہ مئی کے آخر میں صوبہ بہار آکرہ مقرر ہوا تھا آپ کو
اپنی ملازمت میں لے لیا۔ مگر قدرت کو بھائی نند لعل کا زیادہ دیر تک اگرہ میں
ٹھہرنا منظور نہ تھا۔ ایک موقع پر اورنگ زیب بادشاہ نے جلسہ علمائے دین اسلام میں
اُن سے قرآن مجید کی ایک آیت کی تفسیر کرنے کو کہا۔ کئی ایک نے کوشش کی مگر اتفاق
سے کوئی عالم بھی بادشاہ کی تسلی نہ کر سکا۔ شہزادہ معظم دہاں موجود تھا۔ اُس نے بادشاہ سے
کچھ ٹہلت چاہی تاکہ وہ اُس آیت کی تفسیر اور شکل کا حل سپرچ سکے۔ دورانِ ٹہلت
شہزادہ نے کئی علمائے علاوہ بھائی نند لعل سے بھی خواہش ظاہر کی کہ وہ بھی اس کے
معانی و مطالب پر غور کریں۔ چنانچہ بھائی صاحب کا حل شہزادہ کو بہت پسند آیا۔
اور جب محنت و وقت پر شہزادہ نے بادشاہ سے یہ حل عرض کیا تو اُس کی تسلی ہو گئی
اور وہ بہت خوش ہوا۔ اُس کو جب یہ پتہ چلا کہ درحس یہ حل شہزادہ کے منشی
بھائی نند لعل نے کیا ہے تو اُسے بلا کر انعام لایقہ سے سرفراز کیا۔ گفتگو کے دوران میں
بادشاہ نے شہزادہ سے فرمایا کہ جائے حیرت ہے کہ ایسا عالم اور فاضل شخص ابھی تک
دین اسلام سے مشرف نہیں ہوا۔ شاہنشاہ اورنگ زیب کے اس فرمان کے
بعد بھائی نند لعل کے لئے صرف وہی راستے تھے یا دین اسلام قبول کر لیں یا
زندگی کے کسی محفوظ جگہ کی طرف بھاگ نکلیں دین اسلام قبول کرنے کا تو اُسے
خیال بھی نہیں آسکتا تھا وہ دائم دپایندہ، مرشد الدارین، و جان دل رارح،

گور و گوبند سنگہ کے حلقہ عقیدت میں شامل ہو کر سیکھ ہو چکا تھا کوئی ڈر اور لاچار
 اُس میں لغزش پیدا نہ کر سکتا تھا اُسے مرہم ہر رنج و بے کساں رایا گور و گوبند سنگہ
 پر مکمل یقین تھا۔ اُس نے آتن پور میں پہنچ جانے کا فیصلہ کر لیا اور موقع پاتے ہی اگرہ
 سے لاہور آ پہونچا یہاں اُن کا ایک شاگرد غیاث الدین جو اگرہ میں بطور داروغہ
 ملازم تھا ایک ماہ کی رخصت کے کر اُن سے آسلا اور دونوں آتن پور میں گور و گوبند سنگہ
 کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ چند دنوں کے بعد غیاث الدین واپس چلا گیا مگر بھائی صاحب
 وہیں ٹھہر گئے۔

تواریخ عالم میں گور و گوبند سنگہ صرف بطور روحانی اور جنگجو ہی رہنما ہی مشہور
 نہیں۔ وہ اپنے زمانہ کے ایک عالم و شاعر اور علم و ادب کے قدردان و سرپرست
 تھے اور اُس وقت کے ہندوستان میں آتن پور کے سوا اور کوئی ایسی جگہ نظر نہیں
 آتی کہ جہاں بیک وقت اتنے اہل علم و قلم جمع ہوں۔ بنیادی برج بھاشا اور فارسی وغیرہ
 زبانوں کے نامور شعرا جن کی تعداد تواریخ نگاروں نے بادل تک دی ہے گور و گوبند سنگہ
 کے ادبی دربار کے رکن تھے جنہوں نے کہ ان زبانوں میں سے اپنے کلام کے علاوہ بنیادی
 علمی خزانہ کو بھر پور کرنے کے لئے غیر زبانوں سے مختلف علوم کی کتب کے ترجمے کیے
 اس سلسلہ میں جب ہم دسم گرتھ میں شامل خود گورو صاحب کے اپنی تصنیف کی طرف
 نظر کرتے ہیں تو دنگ رہ جاتے ہیں جس روحانی اور مذہبی تحریک کے رہنماؤں کی پچھلے
 سو سال سے مغلوں جیسی زبردست حکومت خن کی پیاسی ہو رہی ہو، جس رہنما کے
 پانچ پیشرو حکومت کے خاص نشانہ عتاب ہے ہوں اور دو بیگناہ بزرگ شادان
 وقت کے حکم سے شہید کر دیئے گئے ہوں۔ مقامی مغل حاکمان ہی نہیں بلکہ ارد گرد کے
 ہندو راجکان بھی جس کے دشمن ہو رہے ہوں جس کو اہل عمر سے ہی خطرہ خان و
 عزت کی دھم سنائی دیتی رہی ہو اور جسے اپنے جان و ایمان کی حفاظت کے لئے ہیں

سال کے عرصہ میں چودہ لڑائیاں لڑنی پڑی ہوں اور آخر چھ چالیس سال کی چھوٹی عمر میں
 جان تک قربان کرنی پڑی ہو۔ اس کا برج بھاشا اور پنجابی میں اس قدر لٹریچر پیدا کر سکتا ایک
 غیر معمولی کرشمہ ہے۔ مگر اس سے زیادہ حیران کن کرشمہ جو گورو گوبند سنگھ نے کر دکھایا وہ تھا
 خالصہ کا تصور اور ظہور۔ صدیوں سے متعدد مذاہب میں منتشر ہندو قوم کے ردِ پل ذلیل
 لوگوں میں سے بیک چشمِ زدن ایک ایسی نئی جاندارِ غیرت، ہند اور حب الوطن جماعت کا
 پیدا کر دیتا جس نے پچاس سال کے قلیل عرصہ میں نہ صرف شمالی ہندوستان سے
 جابر حکمران مغلیہ کی صفیں لپیٹ کر رکھ دیں بلکہ مغرب سے آنے والے حملہ آوروں کے
 ہمیشہ کے لئے شہِ مورتِ دینے اور سینکڑوں سالوں کے بدِ رخطہ پنجاب کو پھر سے آزادی
 کا شہِ دکھلایا اور بلدی ہی اس کی حدودِ ہندوہ سے یکارتہت اور چین تک اور افغانستا
 کے دوتوں سے بیکر دہلی سے جا بکرائیں۔ پنجاب کی یہ وسعت جو خالصہ نے اپنے وقت
 اٹھارویں و انیسویں صدیوں میں قائم کر دیں وہ تو ارنج ہند میں نہ ان سے پہلے کبھی
 ملتی اور نہ شاید مستقبل میں کبھی ہو۔

اصل بات تو یہ ہے کہ جغرافیائی اور تواریخی نقطہ سے پنجاب کی یہ کچھتی ہے ہی صرف
 گورو گوبند سنگھ کے خالصہ کی بخشش جو انھوں نے اہل ہند پر کی اور جس کے لئے
 ہمیں ان کا مشکور و ممنون ہونا چاہیے۔ اس خالصہ کے ظہور اور ان کی پہلی شان و
 شوکت کو بھائی نند لعل نے بچشمِ خود دیکھا معلوم ہوتا ہے اسی لئے انھوں نے خالصہ
 کی تعریف اور ان سے فرائض کا جو کہ سنی تصنیفِ سخاۃ نامہ کے اخیر میں کہا ہے
 ایک منہ بولتی تصویر ہے۔

جیسے ہم نے صفحہ ۲ پر ذکر کیا ہے بھائی نند لعل کو شروع سے ہی شعر گوئی کا شوق
 تھا اور زمانہٴ تعلیم میں ہی اس فن میں انھوں نے کافی مہارت حاصل کر لی تھی۔ سکھ مذہب
 کی کتب کے مطالعہ سے ان کا رجحان رنج گورو بھگتی اور عشقِ آہی کی طرف ہو گیا تھا۔

مگر آئندہ پر کے روحانی اور ادبی ماحول میں بھائی نند لعل کی کایا ہی پٹ گئی۔ گورو گوبند سنگھ کے نورانی دیدار و اکہی ہدایت کے زیر اثر بھائی نند لعل کے روحانی ذکر کھل گئے۔ عشقِ اکہی کا سمندر آئندہ آیا اور بھگتی بھر پور نظم کی صورت میں بن گئی۔ چنانچہ آئندہ پور میں آپ نے جو پہلی تصنیف اپنے ربی پیشوا کی نذر کی وہ زندگی نامہ تھی۔ گورو صاحب نے اس کو بوقت شام بطور گفتا شنائی کا حکم دیا۔ جسے سن کر حاضرین بہت خوش ہوئے۔ اس کے خاتمہ پر گورو صاحب نے بھائی نند لعل کی بیباقت پر ہزار تحسین و تفرین کہی اور اپنی قلم مبارک سے آخر میں یہ شعر لکھ کر فرمایا کہ اس نسخہ کا نام زندگی نامہ زیادہ موزوں ہے۔

ز آبِ جواں پر شدہ چون جام او

زندگی نامہ شدہ زان نام او

گورو صاحب نے آپ کو عہدہ دیوانی پر مامور کرنا چاہا مگر بھائی صاحب نے لنگر کی سیو کو سب سے برترین خدمت سمجھا۔ آئندہ پور میں جس قدر ڈیرے تھے سب کے ہاں لنگر ہوتا تھا اسی طرح بھائی نند لعل کے ڈیرہ میں بھی لنگر قائم ہو گیا جہاں کہ محتاج اور ضرورت مندوں کو ہر وقت خوراک تیار ملتی تھی اور خدمت گزاری کے لئے خود بھائی صاحب حاضر رہتے تھے۔ ایک دفعہ کھوں میں ہر وہی بجٹ کوشن کر کہ فلاں ڈیرہ کے لنگر میں اچھی خدمت ہوتی ہے اور کوئی کہتا کہ فلاں میں گورو صاحب بھس بدل کر کے بعد دیگرے تمام ڈیروں میں پہنچے اور دیکھا کہ بھائی نند لعل کے ڈیرہ میں ہی ہر وقت کھانا تیار ملتا ہے جو کچھ موجود ہوتا ہے حاضر کر دیتے ہیں اور کبھی انکار نہیں کرتے۔

بھائی نند لعل کو آئندہ پور میں قیام کیے ہوئے جب کچھ عرصہ گزرا تو ملتان سے ان کے اہل اطفال کی خیریت کی خبر لے کر ناصد پہونچا۔ جب گورو صاحب کو پتہ لگا کہ ان کی اولیہ اور دربار کے ملتان میں اپنے نہیال کے پاس رہتے ہیں تو آپ نے بھائی صاحب

سے فرمایا کہ اگر آپ کو منظور ہو تو ہم آپ کے بچوں کی تعلیم و تکریم کے لئے سکھ سنگتوں کے نام حکم نامے لکھ دیتے ہیں اور نیز یہ بھی لکھ دیتے ہیں کہ یہاں ہمارے دربار کی بجائے جو نذر آپ کے بچوں کو بھیجنا ہوگی وہ بھی شریعت قبولیت حاصل کرے گی مگر بھائی نند لعل نے موڈ پانہ التجا کی کہ ہندو اور اُس کا خاندان عرصہ دراز سے مُلازم پیشہ ہے اور شاہزادگان شاہی اور نوابانِ حکومت کے دیوان رہ چکے ہیں۔ آپ کی نظر عنایت سے اچھا گزارہ ہو رہا ہے۔ نند بھینٹ سے مفت خوری کی عادت پڑ جانے سے میں اپنی اولاد کو بچانے رکھنے کے لئے عرض گوہوں۔ حضور و عادیں اور طاقت بخشیں کہ میرا خاندان نیک کمائی سے روزی پیدا کرنا ہے۔ گورو صاحب یہ سن کر بہت خوش ہوئے اور فرمایا دمن بھائی۔ دمن بھائی صاحب (مبارک ہو) دربارک ہو۔ اپنی اہام میں ۱۶۹۷ء کے قریب ایک اور عالم شاعر کنور سین این کیشوداس بنارلیکھنڈی اور رنگ زیب بادشاہ سے ڈر کر گورو گوبند سنگھ جی کے پاس پناہ کے لئے آ پہنچا۔ گورو صاحب نے اُسے بھی اراکین دربار میں شامل کر لیا اور معقول تنخواہ مقرر کر دی چنانچہ آئندہ پور میں بھائی نند لعل کے دوران قیام ایک بڑی تعداد علماء و شعرا کی موجود تھی جو گورو صاحب کی بندہ پروری اور قدردانی سے فیضیاب ہو رہی تھی۔ مگر جو آئس و عقبیت بھائی نند لعل کے دل میں گورو گوبند سنگھ کی ذات مبارک اور سکھ مذہب کی تعلیم روحانی سے پیدا ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ اور جس طرح سکھ دھرم اور خالصہ کی پیرٹا کو وہ سمجھ سکے بہت کم علماء کو نصیب ہوئی۔ اس بیان کی صحت کے لئے آپ کی تصانیف شاہد ہیں۔ جو کہ آپ کے جذبات کی صحیح ترجمانی کرتی ہیں گورو گوبند سنگھ جی کی بھی آپ ہر حال نظر عنایت تھی۔ وہ اُن کو بھائی صاحب کہہ کر مخاطب کرنے اور اُن کے کلام کی دربار میں اکثر کتھہ ہوتی تھی اور حاضرین دربار کے سوالات کے جواب فیض کے لئے اکثر آپ سے ہی فراتس کی جاتی تھی چنانچہ اب تک بھی سکھ گورو داروں میں اور خاص کر

سری دربار صاحب امر قسطنطنیہ میں گوربانی اور بھائی گورداس کے کلام کے علاوہ ضر
 بھائی نند لعل کے اشعار کے کیرتن کی ہی اجازت ہے۔ سکھ جنگ میں یہ ایک لائانی
 عزت اور درجہ ہے جو بھائی گورداس کے بعد صرف اصغین ہی نصیب ہوا ہے۔
 بھائی نند لعل دہمیر سنہ ۱۷۸۵ء تک گورو کے دربار میں آئندہ پرستیم رہے اور معلوم ہوتا ہے
 کہ آئندہ پر کے محاصرہ کی وجہ سے جب گورو صاحب کو اپنی جائے سکونت چھوڑنے
 پر مجبور ہونا پڑا تو تمام شیرازہ بکھر گیا۔ سرسندی کے کنارہ سے خاندان کے افراد علیحدہ
 علیحدہ ہو گئے اور اکثر سکھ منتشر ہو گئے تو بھائی نند لعل بھی علیحدہ ہو گئے۔ سنہ ۱۷۸۵ء
 میں آپ کہاں تھے اس کے متعلق کچھ پتہ نہیں چل سکا۔ ہاں اورنگ زیب کی
 وفات کے بعد جو شروع شدہ میں ہوئی آپ پھر سے اپنے سابق آقا شہزادہ عظیم شاہ عالم
 کی خدمت میں پہنچ گئے جو شاہ عالم بہادر شاہ بادشاہ کے لقب سے دہلی کے تخت
 پر متمکن ہوا۔ دوسری طرف بہادر شاہ کا بھائی شہزادہ عظیم بھی تخت مقلیہ کا دعویٰ
 کر رہا تھا اور دکن سے ایک جہاز فوج کے ساتھ دہلی کی طرف بڑھا آ رہا تھا۔ اس وقت
 بہادر شاہ کا دل دہل رہا تھا کہ کہیں عظیم کے ساتھ جنگ میں شکست ہی نہ ہو جائے
 اتفاق سے اس وقت گورو گو بن سنگھ دکن کی طرف کے سفر کا خیال جوڑ کر راجپوتانہ
 سے جہاں کہ مجبور کے نزدیک آتھیں بادشاہ اورنگ زیب کی رحمت کی خبر مل گئی
 تھی جسے سننے کے لئے انھوں نے یہ سفر اختیار کیا تھا۔ واپس پنجاب کی طرف آئے
 تھے۔ آپ شاہ جہان آباد دہلی کے نزدیک تھے کہ بہادر شاہ کی طرف سے بھائی نند لعل
 مدد کے لئے گورو صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اس وقت عام انسان
 گورو صاحب کے نہایت ہمدردانہ رویہ کو دیکھ کر حیرت رہ جاتا ہے۔ شاہ زادہ عظیم
 کے باپ دادا گورو گو بن سنگھ ان کے بزرگوں اور سکھوں کی مدد ہی تھیں کہ تین
 مخالف رہ چکے تھے اور ان کے جانی دشمن تھے عظیم کے پروردادہ شاہ جہانگیر نے

گورو گو بند سنگھ کے پردہ ۱۰ اگرو اور جن کو طرح طرح سے اذیت دے کر شہید کروا تھا۔
 بادشاہ شاہ جہاں کے زمانہ میں گورو دہر گو بند کے خلاف چار دفعہ مغلیہ فوج نے چڑھائی
 کی گورو انھیں سنہ کی کھلانی پڑی۔ بادشاہ اورنگ زیب نے ہفت گورو دہر راے کو دہلی بلانے
 کی کوشش کی اور ان کی وفات کے بعد ان کے جانشین گورو ہر کرشن کو بلا بھیجا جہاں انکی
 وفات ہو گئی۔ گورو گو بند سنگھ کے والد نہم گورو نیخ بہادر دہلی میں سر بازار چاندنی چوک
 میں بادشاہ اورنگ زیب کے حکم سے قتل کر دیا۔ خود گورو بند سنگھ کی ساری عمر بادشاہ
 کے زیرِ عتاب گزری اور متعدد دفعہ انھیں افواج مغلیہ کا سامنا کرنا پڑا۔ آخر ان کا مکان
 آئند پور تباہ و برباد کر دیا گیا۔ تمام جائیداد لوٹ گئی۔ قلمی نسخ کا یہ بہا علمی خزانہ تباہ
 ہو گیا۔ دو بچے جنگ چمکوری میں مارے گئے اور دوسرے ہند میں زندہ دیواروں میں
 چٹوائے اور قتل کر دیے گئے اور وہیں آپ کی بزرگ اور صدر قتل سے لقمہ اہل
 ہو گئیں اور خود گورو صاحب کو بحالت بے ہوش سامانی طرح طرح کے مصائب جھیلنے
 پڑے۔ مگر وہ بے گورو گو بند سنگھ عجب تھا آپ کا عرش نقطہ نگاہ کہ بدیں صورت
 بھی آپ نے اپنے دل و دماغ کا توازن متوازی رکھا اور غم و غصہ یا بدے کی بھڑک سے
 بالآخر وہ کرشنزادہ کے باپ دادا کے مظالم کا بدلہ اورنگ زیب کے مصیبت زدہ
 بیٹے کی بجائے اُس کی حق رسائی کے لئے مدد کا وعدہ کر دیا اور وہ رجن سنگھ
 کو جاتو کے مقام پر ہونی جنگ برادران میں تخت شاہی کے صحیح وارث شہزادہ معظم
 (شاہ عالم بہادر شاہ) کی مدد کے لئے اپنے درمیان میں نیزہ دار جانباز بھیج دیئے۔ چنانچہ
 یہ شعر گورو گو بند سنگھ پر عین صادق آتا ہے۔

کفر است در طریقت ماکینہ دامن

آئین ماست سینہ چو آئینہ دامن

فضل الہی سے فتح شہزادہ معظم شاہ عالم کی ہونی اور وہ اورنگ زیب کے تخت کا

دارت بن گیا۔ شکرانہ کے طور پر بادشاہ بہادر شاہ نے گوریو کو بندہ سنگھ کو ۲۳ جولائی ۱۷۸۷ء کو دربار شاہی میں ملاقات کے لیے باہرات آنے کی خاص اجازت دی، اور ساٹھ ہزار روپیہ کی مالیت کی مرصع و محض صغی کلغی اور سرورپا وغیرہ کی خلعت خاص پیش کی اور ایک مندرجہ رہنما کی حیثیت میں انھیں اجازت دیدی کہ وہ خلعت کو وہاں پہننے کی بجائے اپنے آدمی کے ہاتھوں اکٹھا لے جائیں۔ اسی سال کے آخر ماہ نومبر میں بادشاہ نے راجپوتانہ کی طرف کچھواہوں کے حلیات ہم پر جانے کا ارادہ کیا مگر چونکہ دکن سے اس کے چھوٹے بھائی کام بخش کی بغاوت کی خبریں آتی شروع ہو گئیں اس لیے اسے فوراً اس پر روانہ ہونا پڑا۔ اس وقت تک گوریو صاحب اور بادشاہ کے درمیان چل رہی گفت و شنید کسی فیصلہ کن نتیجہ پر نہ پہنچی تھی اس لیے گوریو صاحب بھی بادشاہ کے ساتھ ہی دکن کو چل دیے۔ تاکہ موقعہ بموقعہ بات چیت جاری رہ سکے۔

جب بادشاہی کیپ شروع ماہ ستمبر ۱۷۸۷ء کو نند پڑ کے مقام پر پہنچا اور وہاں موقعہ پا کر گوریو صاحب اور اس پیراگی کے ڈبرہ پر تشریف لے گئے تو ان کے ہمراہیان نے وہاں نزدیک ہی ایک کھلی جگہ میں گوشت پکانا شروع کر دیا۔ اس سے دھواں اس کے ڈبرہ اور شہر نند پڑ کے بند روڑوں میں ایک میخان سا برپا ہو گیا۔ اتفاق سے اس روز ۳۱ ستمبر کو سورج گرہن تھا اور امدادیں بھی۔ یہ دونوں ہندوؤں میں خاص مبارک سمجھے جاتے ہیں۔ سگر سکھ انھیں نظام شمسی میں گردش سیارگان کا ایک قدرتی کام ہی سمجھتے تھے اور گوریو صاحبان کی تعلیم کے زیر اثر ان کے مبارک یا نامبارک ہونے کے وہم سے مسترا ہو چکے تھے۔ مگر جب نند پڑ کے ہندوؤں نے بہادر شاہ بادشاہ کے پاس شکایت کی۔ اور بادشاہ نے موقعہ پر جا کر حالات کا جائزہ لیا تو استغاثہ کے بے معنی ہونے کی وجہ سے مستغنیان کو ادم ہونا پڑا۔

اس واقعہ کا ذکر کرتا ہوا ڈیڑھ اڑھائی دسٹرب (مطرب) انتھل اپنی ہم عصر قصیف امر نامہ
میں بھائی نند لعل کی بادشاہ کے ہمراہ موجودگی کے متعلق لکھتا ہے کہ

زور را می سلطان بدہ نند لعل

شده امره شاه والا کمال

یہ اس بات کی نشا ہے کہ بھائی صاحب اس وقت بادشاہ بہادر شاہ کے ایک
معزز رکن کی صورت میں اس کے ہم کاب اُڑوے شاہی میں موجود تھے۔

لالہ پرانند اروڑہ اپنے متذکرہ بالا مضمون میں لکھتے ہیں کہ چونکہ بھائی صاحب کے
خطوط مندرجہ ذیل لافشاہ میں تختِ نبیؐ کی فرخ سیر بادشاہ کا ذکر آتا ہے اس لیے یہ
بات بلا شک و شبہ کہی جاسکتی ہے کہ آپ ﷺ تک قید حیات میں تھے۔ مگر آپ کب
دکن سے پنجاب واپس لوٹے اور وہاں سے کب اور کن حالات میں اپنے گھر ملتان
پہنچے کسی قابلِ عہد تبار توارنجی دستاویز کی غیر حاضری میں وثوق کے ساتھ کچھ نہیں کہا
جاسکتا۔ یاں قیاس یہی ہے کہ دکن کی مہم سے واپسی پر بہادر شاہ بادشاہ کو اجیر کے نزدیک
پنجاب میں بندہ سنگ بہادر کی فتوحات کی خبریں ملنے پر جب بادشاہ سیدھا پنجاب کی طرف
آیا تو بھائی نند لعل بھی ﷺ میں شاہی کرب کے ساتھ ہی پنجاب کو آگئے اور بادشاہ
کی وفات کے بعد یا کچھ عرصہ بعد ﷺ میں ملتان چلے گئے اور وہیں اُن کی وفات
ہوئی۔

ملتان ہرگز کر بھائی صاحب نے اپنی زندگی کے آخری ایام خلقِ خدا کی خدمت
میں صرف کیئے۔ اور اہالیانِ شہر کی ضرورت کو محسوس کر کے ایک بلند پایہ کی تعلیمی درسگاہ
جاری کی جہاں بلا امتیاز مذہب و ملت اہلِ اسلام و اہلِ ہندو کے لئے فارسی
اور عربی کی ابتدائی تعلیم سے لیکر اس زمانہ کے رائج تمام علوم کی اعلیٰ سے اعلیٰ
درجہ کی تعلیم کا انتظام کیا گیا۔ خود بھائی نند لعل معلمِ اعلیٰ کے فرائض ادا کرتے،

اور بڑے شوق اور محبت سے ہر طالب علم کی دینی اور دنیوی مسائل کی تفسیر میں بھائی
اثر نسل کشائی کرتے۔ لالہ پرسانند کے بیان کے مطابق اس تعلیمی درسگاہ کا کام آپ کی زندگی
کے بعد بھی جاری رہا اور آپ کی اولاد مسکنہ اور میں ملتان میں انگریزی سکولاری ہو جانے کے
کافی عرصہ بعد تک بھی اس کی سرپرستی اور نگرانی کرتی رہی چنانچہ بیسویں صدی کے شروع
تک ایسے سفید ریش بزرگ موجود تھے جو سڑک پر گزرتے ہوئے اس مدرسہ کی بوسیدہ
عمارت کے سڑک کی طرف کے اُس کمرہ کی ایک کھڑکی کے سامنے ستر تسلیم کرتے تھے
جہاں کہ عہد طفولیت میں اُنھوں نے اس خاندان کے بزرگ بھائی جبرام سے تعلیم پائی تھی

بھائی نند لعل کی تصانیف

جیسے بھائی نند لعل کی تصانیف کے مضامین اور ان کی طرز تحریر سے ظاہر ہوتا ہے
یہ تمام کی تمام آپ کے آئندہ پور میں گورو گوہنہ سنگھ جی کی خدمت میں حاضر ہونے کے بعد
سکہ مذہب کی تعلیم کے زیر اثر قلب بند ہوئی ہیں۔ ان کی تعداد دس ہے ان میں سے سات
زبان فارسی میں ہیں اور تین پنجابی میں۔ نظم کے لئے آپ گویا اور لعل تخلص کرتے تھے۔
۱ زندگی نامہ۔ (فارسی) جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ یہ تصنیف آپ نے آئندہ میں
سب سے پہلے الذقلم کی اور زندگی نامہ کے طور پر سے مستندہ آفاقی دو جہان گورو گوہنہ سنگھ
کی تذکر کی جس کے مطالعہ سے خوش ہو کر گورو صاحب نے اس کا نام زندگی نامہ کی بجائے
زندگی نامہ تجویز فرمایا اس کا مضمون عشق الہی اور گورو بھگت ہے اور اکثر خیالات سکھ گورو
صاحبان کے کلام مشہور بہری گورو گرنتھ صاحب سے لئے گئے ہیں اور کئی ایک مقامات پر
گورو صاحب کے واکوں کا عین ترجمہ کر دیا گیا ہے۔

۲ سفر لیات المعرف دیوان گویا۔ (فارسی) یہ آپ کی سب سے مشہور تصنیف ہے

جو متعدد دفعہ زیر طبع آئی ہے نظم کی چستی خیالات کی بلندی اور طرز بیان کی خوبصورتی میں یہ ایک اہم چیز ہے اور روحانی اور پسند نویسی نقطہ نگاہ سے نہایت مؤثر۔ مسکھ مذہب کی تعلیمات کی ترجمانی کرنے میں جیسے کہ وہ گورو بانی میں دی گئی ہیں بہت حد تک ایک کامیاب کوشش ہے اور غالباً اسی خیال سے اس کے کئی ایک تراجم زبان پنجابی میں شائع ہوئے ہیں۔

۴۔ **توصیف و ثنا (فارسی)** جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے یہ تصنیف متعلقہ حمد و ثنا ہے۔ مثنیٰ کی آخری اشعار کے سوا یہ تمام نثر میں ہے اور فارسی و عربی کے ثقیل الفاظ کی بھرمار نے اسے اس قدر مشکل بنا دیا ہے کہ غالباً اسی وجہ سے عام طلباء علم نے اس کی طرف توجہ نہیں کی اور یہ زیر طبع نہیں آسکی۔ خالصہ ٹریکیٹ سوسائٹی امرتسر کی طرف سے شائع شدہ گنج نامہ (۱۹۸۶ء) کا نام غلط فہمی سے تصنیف و ثنا دیا گیا تھا جس کی بعد میں درستی کر دی گئی تھی۔ اب یہ تصنیف بھائی نند لعل گریہ شائع کر دی گئی ہے۔

۵۔ **گنج نامہ (فارسی)** نظم و نثر کی مشترکہ تصنیف ہے جس میں صنف نے مسکھ مذہب کے بانی اور اپنے روحانی پیشواؤں گورو نانک اول سے لے کر دہم گورو گوبند سنگھ تک کی یکے بعد دیگرے علیحدہ علیحدہ تصنیف و ثنا کی ہے اور اپنی گہری عقیدت کا اظہار کیا ہے۔ یہ تصنیف بعد ترجمہ زبان پنجابی خالصہ ٹریکیٹ سوسائٹی امرتسر کی طرف سے تصنیف و ثنا سے نام بطور ٹریکیٹ (۱۹۸۶ء) شائع ہوئی تھی بعد میں اس کا نام درست کر دیا گیا تھا۔

۵۔ **جوت بکاس (فارسی نظم)** اس میں گورو نانک اول بانی مسکھ مذہب کی جوت یعنی نور انہی کا اُن کے جانشین پیامبروں میں درجہ بدرجہ ظہور دکھایا ہے اور دہم گورو گوبند سنگھ کو حق انانیت، بادشاہ درویش، انسان کامل کی صورت میں پیش کیا ہے۔ یہ کتاب بعد ترجمہ پنجابی از قلم بھائی بیگمراج غریب گوردیال مسکھ اینڈ سنز کتب فروشان لاہور کی طرف سے ۱۹۷۵ء مطابق ۱۳۵۴ء میں شائع ہوئی تھی۔

بعدہ فردی ساریج ۹۶ء میں خالصہ ٹریکیٹ سوسائٹی امرت سر کی طرف سے شائع ہوئی۔

۶۔ جوت یکاس (پنجابی نظم) یہ کتاب سفرِ حج بالا فارسی تصنیف کی پنجابی

حروف میں نفل یا زبان پنجابی میں اس کا ترجمہ نہیں بلکہ ایک آزاد تصنیف ہے، جو خالصہ

ٹریکیٹ سوسائٹی امرت سر کی طرف سے زیر ٹریکیٹ نمبر ۱۲۱۴ / ۳۹۴ / ۸۲۴

زیر طبع آچکی ہے۔

۷۔ رہت نامہ و تنخواہ نامہ (پنجابی نظم) ان ہر دو کے متعلق ترجمہ بھائی کاشنگ

صاحب نامہ مؤلف گوڑشہ رتنا کر یہاں کوش کا خیال ہے کہ یہ بھائی نند لعل کی تصانیف

نہیں بلکہ کسی اور معتقد سکھ کی لکھی ہوئی ہیں۔ اگر یہ بات درست بھی نہ ہو تو کرنی جاوے

تو بھی چونکہ یہ دونوں بہت نامہ اور تنخواہ نامہ مرید و مرشد بھائی نند لعل اور گوڑو گوڑ سنگھ

کے سوال و جواب کی ترجمانی کرتی ہیں اس لیے انھیں کلیات نند لعل میں شامل کر دینا میں

مناسب ہے۔ مگر بھائی صاحب کے خاندان کے لوگوں کا عقیدہ یہی ہے کہ یہ تصانیف

خود بھائی صاحب کی ہیں یہی خیال شمل لعل سوار سوار ستر سنگھ کس بھدڑ کا تھا جو کہ

ان کی طرف سے لکھا دیا البرٹ پریس لاہور میں چھپے رہت نامہ بھائی نند لعل کے

انگریزی ترجمہ سے ظاہر ہے۔ رہت نامہ و تنخواہ نامہ متعدد دور، بطبع آچکے ہیں مگر فارسی

حروف سے گوڑکھی میں منتقل ہونے وقت اور چھاپہ خانہ میں اس میں بہت سی غلطیاں آگئیں

ہیں جس کو بھائی صاحب کے خاندان سے حاصل ہونے نقل سے متبادل کر کے درست کرنے

کی کوشش کی گئی ہے۔

رہت نامہ کے آخر میں دئے ہوئے تاریخ و مقام تالیف سے ظاہر ہوتا ہے کہ تاریخ

مگر سدی نومی سہ ۱۵۵۱ بمطابق ۱۷۴۰ء ۵ دسمبر ۱۷۹۵ء بروز بدوار برکنار دریائے

تیج (بمقام آندریور) یہ الفاظ کہے دیا فلم بند کیئے گئے اس تاریخ اور اس کے اندر

استعمال کیے گئے الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ رہت اس وقت تک کی ہے جب کہ

ابھی خالصہ کا ظہور نہیں ہوا تھا اور نہ ہی خود گورو صاحب نے سنگھ لفظ اپنے نام کے ساتھ استعمال کرنا شروع کیا تھا جو خالصہ کے ظہور کے وقت سے ہوا تھا۔

تتو اہ نامہ خالصہ کے ظہور کے بعد کی تصنیف ہے جس میں یہ الفاظ خالصہ اور گربنار سنگھ عام استعمال کیے گئے ہیں اور آخر میں خالصہ کی بات بعد مغرب درج ہے۔

۹۔ دستور الانشاء فارسی منشا یہ بھائی نند لعل کے مکاتیب کا مجموعہ ہے جو بھائی صاحب نے وقتاً فوقتاً اپنے عزیزوں اور دوستوں کو لکھے اور اُس کو یاد دہانہ کر دیا۔ ان کو فن خط و خطی میں درس کے لئے قلمبند کیے۔ جیسے لالہ پرمانند کے مضمون کے حوالہ میں صفحہ ۱۲ پر ذکر آیا ہے۔ بھائی نند لعل کے مکاتیب کا یہ مجموعہ نہ صرف تاریخ پنجاب و ملتان کے متعلق ایک بیش بہا خزانہ ہے بلکہ بھائی نند لعل کی زندگی کے متعلق بھی کافی واقفیت دیتا کرتا ہے۔ لالہ پرمانند نے دستور الانشاء کا نسخہ بھائی صاحب کے خاندان سے لے کر ملاحظہ کیا تھا جو اب ہمیشہ کے لئے معدوم ہو گیا معلوم ہوتا ہے کہ کم از کم اس کی تلاش میں اب تک ہماری کوشش مکمل طور پر کامیاب نہیں ہوئی اور جو نقل ہمیں بھائی بھگونت سنگھ ہری جی ناچھک دسلاطت سے میسر ہوئی ہے وہ اچھی ہے اور اس میں وہ کل تفصیل موجود نہیں جن کا ذکر کہ لالہ پرمانند نے کیا ہے۔ مگر پھر بھی جو کچھ ہمیں مل پایا ہے اسے غنیمت سمجھ کر کلیات میں شامل کر رہے ہیں اسکا کوئی بھی حصہ ابھی تک شائع نہیں ہوا۔ اگر دستور الانشاء کا مکمل نسخہ یا باقی حصہ بھائی صاحب کے خاندان کے کسی رکن یا کسی اور صاحب کے پاس ہو۔ تو راقم الحروف کو مطلع فرمائیں تاکہ اس تصنیف کو مکمل صورت میں شائع کیا جاسکے۔

۱۰۔ عرض الالفاظ (فارسی نظم) نامی تصنیف میں جو کلیات ہذا کے آخر میں شامل ہیں بھائی نند لعل نے فارسی اور عربی الفاظ کا ایک وسیع مجموعہ دیا ہے اور اسے حاجی احمد دہلوی نے اپنی اور تصنیف و شرح گورو صاحبان کیلئے استعمال

کیا ہے، طلبائے وینیات و فلسفہ کے لیے اصطلاحات کا ایک پیش بنیاد ہے۔ جس سے نہ صرف بھائی صاحب کی علمی قابلیت کا ہی اندازہ لگایا جاسکتا ہے بلکہ ان کی تضانیف کو سمجھنے میں کافی مدد مل سکتی ہے۔ یہ نسخہ شامل کلیات ہو کر پہلی دفعہ شائع ہو رہا ہے۔

چونکہ بھائی صاحب کی تضانیف ناظرین کے سامنے ہیں اس لیے ہم نے ان کے ادبی پہلو پر کچھ لکھنا مناسب نہیں سمجھا۔

بھائی بعدل کا خاندان

آپ کی شادی سلطان میں ہوئی تھی اور آپ کے دو فرزند تھے لکھپت رائے جو ۱۷۷۷ء اور لیلا رام جو ۱۷۷۸ء میں پیدا ہوئے یہ دو نواسہ جڑائے بھائی صاحب کی زندگی میں ہی تعلیم سے فارغ ہو کر معزز عہدوں پر سلطان میں ملازم ہو گئے اور ان کی شادیاں بھی ہو گئیں۔ بھائی لکھپت رائے کا ایک فرزند ہوئے۔ دوسرے بھائی لیلا رام کے فرزند سردار تونہ سنگھ سلطان میں افسر فوج تھے۔ ان کے لڑکے منشی پرہرام کچھیر نواب مظفر خاں صوبہ دار ملتان کے اہلکار رہے اور بعد میں نواب صادق محمد خاں ثانی، والی ریاست بہاول پور کے عہد میں ہیبت پور اور علی پور کے کاردار رہے آپ کے تین فرزند ان لالہ بیگمراج، سردار چیلہ سنگھ اور لالہ کرم چند تھے لالہ بیگمراج بعد نواب محمد بہاول خاں ثالث، فوج میں صوبہ دار رہے۔ جنگ ملتان ۱۷۷۷ء میں وہ بھی زیرکمان کپتان غوثی رام اور کپتان جادہ رام شریک تھے۔ نواب فتح خاں کے انتقال کے بعد وہ ۱۷۷۸ء میں ملتان آ گئے ان کے فرزند لالہ بھوپت رائے۔ مل نج ملتان کے ریڈر رہ کر پینشن پر ریٹائر ہوئے اور بعد میں کشمیر بہرائی بھائی بیگمراج زندگی کے آخری ایام یاد خذ میں گزار کر ملتان میں اگر اسے عالم بقا ہوئے۔

لالہ بھوپت رائے کے صاحبزادے لالہ شامداس عہدہ تحصیلداری پر گورداس پور تھے کہ سلسلہ ۱۹ء میں اپنی بھانجی کی شادی میں آئے ہوئے عین شادی کے وقت اچانک بعارضہ قویح انتقال کر گئے۔

لالہ شامداس کے دوسرے بھائی لالہ بھگوانداس سلسلہ ۱۸ء میں پیدا ہوئے اور بعد حصول تعلیم دفتر ضلع ملتان میں ملازم ہوئے اور صاحب ڈپٹی کمشنر کے ریڈر اور قائم مقام سپرنٹنڈنٹ ضلع رہے اور سلسلہ ۲۲ء میں بعارضہ بخار صفرائی ایک ماہ علیل رہ کر فوت ہوئے۔ آپ کے دو بیٹے واسد پور سنگھ اور اندرجیت سنگھ تھے جنکی زرعی جائیداد ضلع ملتان اور مظفر گڑھ میں تھی اور سکنی جائیداد ملتان اور لائلپور میں کافی آساری کی تھی۔

لالہ بھوپت رائے کے تیسرے صاحبزادے اور لالہ شامداس اور بھگوانداس کے بھائی لالہ مرلی دھرنی پٹیلہ تجارت اختیار کیا آپ کا بڑا لڑکا گوردیال چھوٹی عمر میں ہی انتقال کر گیا اور دوسرا لڑکا برہمداس ان کے ساتھ تجارت میں شامل ہو گیا۔ بھائی پر سرام کے دوسرے فرزند سردار چیل سنگھ فوج بھادلوپور میں صوبہ دار تھے اور ایک دتہ نواب محمد بھادل خان ثالث کے ہمکراب گئے ہوئے کہیں راستہ بھول جائے کے باعث مفقود الحضر ہو گئے۔

بھائی پر سرام کے تیسرے صاحبزادہ کپتان کرم چند نے دربار سرکار بہاولپور میں بہت ناموری پائی۔ آپ سلسلہ ۱۸ء میں پیدا ہوئے آپ عربی فارسی اور سنسکرت ان تینوں زبانوں میں علامہ تھے کپتان پریم رام جوا فوج بہاولپور کے کمانڈر انچیف تھے سلسلہ ۱۹ء میں آپ کو عہد نواب بہاول خان ثالث میں بھادلوپور لے گئے۔ جہاں پہلے آپ کاردار خانوہ مقرر ہوئے اور پھر فوج میں صوبہ دار ہوئے۔ سلسلہ ۱۹ء میں آپ کاردار علاقہ غریب کے گورنر بنائے گئے۔ ان دنوں کاردار علاقہ ایک بڑا

سعرز عہدہ ہو تھا جس کے زیر حکم کافی فوج پیدل اور سواران ہونی تھی اور ہر صیفہ میں
اُس کے اختیارات کلی ہوتے تھے۔ ۱۸۴۵ء میں آپ ہمراہ کپتان خوشی رام و کپتان جادو رام
نواب بہاولپور کی طرف سے جنگ ملتان پر خلاف دیوانہ وار راج متنازل ہو گئے
اور دسمبر ۱۸۴۵ء میں جب نواب صاحب گورنر جنرل ہند لارڈ ڈی ہونزی سے برائے
ملاقات گئے تو آپ ان کے ہمراہ تھے۔ ۱۸۴۵ء میں نواب محمد بہاول خان لٹ
کے انتقال کے بعد ۹ اکتوبر سن ۱۸۴۵ء کو سادات یار خاں مستنشین ہوئے کرم چند
اس وقت صاحبزادہ فتح خاں کے طرفداروں میں سے تھے۔ جو چار ماہ کے بعد
۲۲ فروری ۱۸۴۵ء کو مستنشین ہوئے۔ ان کے زمانہ میں آپ علاقہ شرقیہ کے
گورنر مقرر ہوئے۔ بموقعہ صدر ۱۸۴۵ء میں آپ بعد فوج بہاولپور علاقہ سرسہ میں بجائے
قائمی امن بھیجے گئے جہاں کی تنہا بخش خدمات کے صلہ میں آپ کو قلعت سے
سرفراز کیا گیا۔ ۱۳ اکتوبر ۱۸۴۵ء کو نواب فتح خاں کی وفات کے بعد نواب
بہاول خاں رابع کی عہد حکومت میں بدامنی پھیل جانے کی وجہ سے آپ ملتان
آگئے اور مواضعات پیر محمد حبیبہ سیال اور باقر آباد میں اراضی خرید کر پیشہ منڈی
میں مشغول ہوئے۔ نواب بہاول خاں رابع کی وفات کے بعد ۱۸۴۶ء میں انتظام ریاست
کے لئے سرکار انگریزی ہند نے اپنی ایجنسی مقرر کر دی تو آپ پھر بہاولپور میں پہلے
کاردار حصہ شرقی اور پھر عہدہ سپرنٹنڈنٹ پولیس پر متنازع ہوئے۔ کچھ عرصہ بعد آپ
ریاست بیکانیر میں ریاست بہاولپور کے وکیل مقرر ہوئے۔ بیکانیر میں کرم چند
جی کی سنکرت کے مطالعہ کا ایک اچھا موقعہ مل گیا۔ نواب صہلوق محمد خاں رابع
کی مستنشین سے ایک سال پہلے ۱۸۴۵ء میں آپ بیکانیر سے بہاولپور واپس آگئے
اور عہدہ سپرنٹنڈنٹ مود بخاندہ وغیرہ متنازع ہوئے۔ اس وقت نواب صاحب کی
وفات اور بیگمات کی ضروریات کا انتظام آپ کے سپرد تھا۔ ۱۸۴۵ء میں

پنشن یاب جو کہ ۱۹۱۱ء میں انتقال کر گئے۔ آپ کے دو فرزند لالہ لعل چند اور لالہ موہن لعل تھے۔

لعل چند ۱۹۱۶ء بمقام ڈیرہ مبارک حمد پور میں پیدا ہوئے اور چونکہ ایام طفولیت سے ہی وہ فن سپاگری کے شائق تھے چودہ سال کی عمر میں نواب بہاولپور کی خاص نظر عنایت سے جمعدار سید اران بھرتی کر لئے گئے۔ جب آپ کے والد نوکری چھوڑ کر زمیندار کا بیٹا مشغول ہوئے تو آپ بھی وہیں چلے گئے اور سرکار انگریزی کی انجینیئرنگ ٹائیم ہوسنے پر ناظر انجینیئر مقرر ہوئے بعد میں سپرنٹنڈنٹ انجینیئر ٹرنٹنٹ توشہ خانہ ہے پھر میونسٹی سرکار اور نواب صاحب کے مصارف خاص کے مہتمم بنے ۱۹۲۴ء میں وائسرائے ہند کی ملاقات کے لئے کلکتہ گئے ہوئے بیمار ہو گئے اور فروری ۱۹۲۵ء میں واپس آ کر فوت ہو گئے۔ آپ کے در لڑکے تھے پر بھدیال تو اٹھارہ سال کی عمر ہی میں چل بسے دوسرے لالہ دیر بھان تھے۔

لالہ موہن لعل ۱۹۱۶ء میں بمقام ملتان پیدا ہوئے کچھ عرصہ مشن سکول بہاولپور میں تعلیم پائی اور امتحان منشی فاضل پاس کر کے تحصیلداری کے امتحان کی تیاری کر رہے تھے کہ اپنے والد کی خواہش کے مطابق ریاست بہاولپور میں ملازمت اختیار کر لی۔ مارچ ۱۹۱۷ء میں انچارج نور محل جون ۱۹۱۸ء میں نائب سپرنٹنڈنٹ اور مارچ ۱۹۲۲ء میں سپرنٹنڈنٹ توشہ خانہ اور فروری ۱۹۲۵ء میں سپرنٹنڈنٹ توشہ خانہ خاص مقرر ہوئے یہی ۱۹۲۷ء میں نائب مشیر تفریحات اور مارچ ۱۹۲۸ء میں مشیر تفریحات بینی ہاؤس ہولڈ منسٹر ہو گئے۔ جولائی ۱۹۱۷ء آپ کو فالج ہو گیا اور چھ ماہ کی طبیعت کے بعد جنوری ۱۹۱۵ء میں پنشن یاب ہوئے۔ بصلہ خدات آپ کو چھ سو روپیہ نقد اور پانچ سو بیگہ آراضی عطا ہوئے۔ مگر آپ جلد ہی ہی بعد ۲۱ اپریل ۱۹۱۵ء کو فوت ہو گئے۔ آپ کے ہاں ایک بیٹا رام نارائن تھا۔

لالہ دیر بھان ولد لالہ لعل چند ۱۸۷۳ء میں تولد ہوئے اور تعلیم سے فارغ ہو کر اور غلہ
جیل مقرر ہوئے۔ اپنے تآیاموہن لعل کے نقش قدیم پر چلتے ہوئے ان کی ترقی کے ساتھ
ساتھ جون ۱۸۹۷ء میں انچارج نور محل۔ مارچ ۱۸۹۷ء میں نائب سپرنٹنڈنٹ اور
۱۸۹۷ء میں سپرنٹنڈنٹ توشہ خانہ ہوئے۔ ۱۹۱۸ء میں آپ فیشن پر ریٹائر ہوئے
نواب محمد بہار دل خاں کی آپ پر خاص نظر عنایت تھی اور دور دور میں نواب صاحب
آپ کو ہمیشہ اپنے ہم کاب رکھتے تھے۔ چنانچہ حج کے لیے مکہ جاتے وقت بھی وہ
ان کو ساتھ لے جانا چاہتے تھے مگر گورنر پنجاب نے مصلحتاً اس بنا پر انھیں روک
دیا کہ مکہ میں غیر مسلم باہنہ کی موجودگی اس کے لیے خطرہ جان ہوگا۔ آپ کے تین
بیٹے ہوئے سردار امر سنگھ (پیدائش ۱۸۹۵ء) سردار جواہر سنگھ (پیدائش ۱۸۹۷ء) اور
سردار رتن سنگھ (پیدائش ۱۹۰۳ء)۔

لالہ رام نارائن ولد لالہ موہن لعل ۱۸۷۵ء میں تولد ہوئے جو کنن کی والدہ ان کے
تولد ہونے کے بارہ روز بعد فوت ہو گئی تھیں اس لیے ان کی پرورش اور تربیت ان کے
چچا لالہ لعل چند اور چچی کی زیر نگرانی ہوئی۔ کچھ عرصہ ضلع ملتان کے انگریزی دفتر میں
ملازم رہے اور زمینداری کا انتظام کرتے رہے ۱۹۱۱ء میں اپنے چچا زاد بھائی لالہ
دیر بھان سے علیحدہ ہو گئے۔ ادھر ان کے والد لالہ موہن لعل نائب مشیر تفریحات
ریاست بہاولپور کی علالت طویل ہو گئی اس لیے یہ ملتان کی ملازمت سے فارغ ہو کر
ستمبر ۱۹۱۱ء میں بہاولپور میں لائبریری نور محل مقرر ہو گئے اور ۱۹۱۱ء میں انچارج
نور محل ہوئے ۱۹۱۹ء میں ریاست کی طرف سے فیروز پور میں وکیل رہے اور پھر ملتان
میں تبدیل ہو گئے جہاں سے واپس فیروز پور آ گئے۔ آپ کا پہلا لڑکا من موہن سنگھ
۱۹۱۶ء میں ملتان میں اور دوسرا جگت موہن سنگھ دسمبر ۱۹۲۱ء میں بمقام بہاولپور
پیدا ہوا بعد ازاں نہال سنگھ ۱۹۲۷ء اور ہری کرپال سنگھ ۱۹۲۷ء میں پیدا ہوئے۔

سردار مدن موہن سنگھ کے ہاں ایک لڑکا پریت پال سنگھ سنہ ۱۹۴۳ء میں پیدا ہوا۔
 سردار امر سنگھ ولد دیر بھان سنہ ۱۹۵۵ء میں بمقام سلطان پیدا ہوئے امیر پل
 سروس کیمیل کورس اور سالہ شتران، اور دیگر فوجی ٹریننگ حاصل کرنے کے بعد پولیس
 سکول پھلور میں ٹریننگ لی اور ریاست بہاولپور میں مارجنٹ پولیس درجہ اول
 ملازمت شروع کی اور درجہ بدلتی کرتے گئے ان کا ایک فرزند ہری سنگھ سنہ ۱۹۱۲ء
 میں بمقام سلطان تولد ہوا اس وقت انسپکٹر پولیس ہے۔ ان کے ہاں ایک دختر
 اور پانچ لڑکے ہیں

سردار امر سنگھ کا چھوٹا بھائی جہاں سنگھ سنہ ۱۹۰۱ء میں بمقام سلطان تولد ہوا بہاولپور
 تعلیم ختم کر چکا بعد لاہور میں بڑھا اور پھر فوجی ٹریننگ حاصل کی اور پہلی جنگ عالم
 میں کیمیل کورس کی ٹیل کینی میں کثرت و فدا رہا اور جب بکپنی ٹریننگی نزد محکمہ چیف کورٹ
 ریاست بہاولپور میں ملازم ہوا۔

پاکستان کی قیامی کے متعلق سنہ ۱۹۴۷ء کے مذاکرات اور تبادلہ آبادی کے وقت
 خاندان کے افراد ہندوستان میں، اگرچہ نہ جا بجا بکھر گئے ہیں اس لئے جو کچھ
 مواد میسر ہو سکا ہے اسی پر اکتفا کرنے کے سوا اور کوئی چارہ ہی نہیں
 رہ گیا ہے۔ اگر بعد میں کچھ پتہ چل گیا تو آئندہ ایڈیشنوں میں شامل شجرہ
 نسب کر دیا جاوے گا۔

حالات بھائی نند لعل او اس کے خاندان کے مشہور خاندان

سنتو کہ سنگہ بھائی سری گور پرتا پتہ سرج گرتھہ۔ المعروف سرج پرکاش۔
(برج بھاشا) مطبوعہ بھروٹ پنجاہی۔

کاہن سنگہ۔ بھائی تا بھہ دالے گورمت سدھاکر۔ پنجاہی۔
ویر سنگہ۔ بھائی۔ بھائی نند لعل نثارہ۔ خالصہ ٹریکٹ سوسائٹی
امرت سر پنجاہی ٹریکٹ ۸۵۲

رام دیال۔ بھائی۔ لائٹ آف بھائی نند لعل گریا۔ سکھ ٹریکٹ سوسائٹی خالصہ کالج
امرت سر جوں و جولائی ۱۹۲۳ء انگریزی ٹریکٹ ۷۷۔

بیکھراج۔ بھائی۔ پریم پھلواری (پنجاہی ترجمہ غزلیات۔ دیوان گریا)
ناکشاہی بھروٹ گورسکھی و ۱۹۲۱ء (بھروٹ اردو)

ایضاً پریم سرور (پنجاہی ترجمہ زندگی نامہ) وزیر ہند پریس امرت سر ۱۹۲۳ء
نانک تہاہی مطابق ۱۹۱۶ء

ایضاً پریم سمندر (پنجاہی ترجمہ جوت بگاس)

پرماتند اروڑہ۔ لالہ۔ لائٹ اینڈ ورک آف بھائی نند لعل گریا۔

انگریزی۔ ۲۱۔ جزوی ۱۹۲۵ء غیر مطبوعہ (گنڈا سنگھ)

میکالاف۔ ایم۔ اے۔ دی سکھ ریجن اینڈ اس گورڈز۔ آکسفورڈ پریس
پریس لندن ۱۹۰۹ء انگریزی۔

حالات خاندان بھائی نند لعل مؤلفہ یکے از ارکین خاندان قلبی اردو (مئی ۱۹۲۳ء)
بوساطت سرور دیند دیال سنگھ امرت سر (گنڈا سنگھ)

گوشوارہ ملی اور مطبوعہ نعت بھائی نند لعل مع تراجم زبان پنجابی

۱۔ غزلیات (دیوان گویا)

دیوان گویا۔ قلمی۔ بدخط دھرم داس۔ باختتام انجامید۔ بمقام کھانوں
سنگھمان۔ بتاریخ جیٹھ سہری درج سہ ماہی ۱۹۱۲ء بکری (گنڈا سنگھ)

دیوان گویا۔ قلمی۔ ناکمل۔ فالصہ کالج امرت سر ۱۹۱۲ء

دیوان گویا۔ فارسی۔ بھائی گوردیال سنگھ کتب فروش لاہور ۱۹۱۲ء راس غلطی
سے کتاب کا نام دہران گربا بینی زندگی نامہ بھائی نند لال جی لکھا ہوا ہے، صرف
دیوان گویا چاہیے

پریم پھلواری۔ پنجابی ترجمہ دیوان گویا مبعہ سوانح مٹری بھائی نند لال۔ بھائی

سیکھان غریب (بجروت گورکھی) مطبوعہ وزیر ہند۔ پریس امرت سر ۱۹۱۲ء

ناتک شاہی مطابق ۱۹۱۲ء پرتاب سنگھ سندھ سنگھ امرت سر۔

پریم پھاری۔ پنجابی ترجمہ۔ بابا برج بلسب سنگھ بیدی اودھ بجروت فارسی۔

ایضاً پنجابی ترجمہ۔ بابا برج بلسب سنگھ بیدی اودھ۔ بجروت گورکھی

گوردیال سنگھ اینڈ سنز۔ لاہور ۱۹۱۲ء

پوتھی غزلاں ستے رباعیاں (بھائی نند لال) پنجابی ترجمہ۔ بھائی نند لعل سنگھ

بجروت گورکھی۔ سنت سنگھ کتب فروش۔ بازار مائی سیداں۔ امرت سر

اور بھائی چتر سنگھ جیون سنگھ بازار مائی سیداں امرت سر ۱۹۱۲ء

پریت ہلا۔ غزلاں بھائی نند لعل۔ مہندر سنگھ ایڈیٹر رسالہ امرت۔

(بجروت گورکھی) جولائی ۱۹۱۲ء

۲۔ زندگی نامہ

مثنوی زندگی نامہ۔ قلمی۔ فارسی بدخط دہرم داس مستوطن موضع نورثی
ختم شد بمقام کھانوں سنگھان (در سہ ماہی ۱۹۰۶ بکر می مطابق ۱۳۲۹ھ) (گنڈا سنگھ)
مناجات بھائی نند لعل عرف گویا۔ قلمی۔ فارسی۔ نامکمل (گنڈا سنگھ)
مثنوی بھائی نند لعل۔ قلمی۔ فارسی نامکمل۔ خالصہ کالج امرت سر
و گنڈا سنگھ

زندگی نامہ۔ پنجابی ترجمہ از بھائی شاد داس (ملاحظہ ہو پریم بھپارڈی۔ بھائی
میگمرج ۱۳۲۳ء۔ ناگشاہی صفحہ ۱۰۔ ڈنٹ نوٹ ۱۳۲۴ء)
پریم سرود در پنجابی ترجمہ۔ نظم بھائی میگمرج وزیر ہنا پریس امرت سر ۱۳۲۵ء
ناگشاہی مطابق ۱۹۱۶ء (بحروف گورکھی)

زندگی نامہ۔ پنجابی ترجمہ۔ بھائی نارائن سنگھ مدرس میونسپل بورڈ کالج
امرت سر ۱۳۲۵ء (بحروف گورکھی)
زندگی نامہ پنجابی ترجمہ۔ سنت سر دپ سنگھ۔ ناشران ادنم سنگھ گورکھ سنگھ
پنکا بوا سے۔ امرت سر (بحروف گورکھی)

زندگی نامہ۔ فارسی۔ سنت کھن سنگھ۔ بابو رنگار پرشاد حسب فرمائش
اوریشل پریس فیض آباد ۱۹۳۲ء (بحروف فارسی)

۳۔ توصیف و ثنائی۔ قلمی۔ فارسی۔ بھائی بھگونت سنگھ ہری جی ناچھ۔
(گنڈا سنگھ)

۴۔ گنج نامہ

گنج نامہ۔ قلمی فارسی۔ بھائی بھگونت سنگھ ہری جی ناچھ۔ بعد ترجمہ پنجابی۔ خالصہ

ٹریکیٹ سوسائٹی امرت سر (ٹریکیٹ ۱۴۸۶) دجھروت گورکھی پہلے غلطی سے
اس کا نام ترجمہ دشنار چھپ گیا تھا۔ جو بعد درست گنج نامہ کر دیا گیا۔

۵۔ جوت بکاس

قلی۔ فارسی۔ بھائی بھگونت سنگھ ہری جی۔ نا بھہ۔ (گنڈا سنگھ)
جوت بکاس (بحر و فتنہ پنی) معہ پنجابی ترجمہ۔ بھائی میگلراج غریب۔
گور دیال سنگھ اینڈ سنز لاہور۔

۶۔ جوت بکاس

پنجابی خالصہ ٹریکیٹ سوسائٹی امرت سر ٹریکیٹ ۳۹۴
۷۔ رہت نامہ بھائی نند لعل۔

ترجمہ انگریزی۔ سر سردار عطر سنگھ رئیس بھدوڑ۔ البرٹ پریس لاہور
۱۸۷۶ء (مبعہ تنخواہ نامہ)

رہت نامہ۔ پنجابی۔ مطبوعہ مبعہ دیگر رہت نامہ ہائے۔ نیز اخبار
خالصہ ایڈوکیٹ امرت سر ۲۶ جون ۱۹۶۱ء
۸۔ تنخواہ نامہ۔

ترجمہ انگریزی سردار عطر سنگھ رئیس بھدوڑ۔ البرٹ پریس لاہور ۱۸۷۶ء (مبعہ رہت نامہ)
قلی۔ بحر و فتنہ فارسی۔ نقل از کاغذات خاندان بھائی نند لعل معرفت شرافت مال سنگھ امرت سر
پنجابی۔ خالصہ ایڈوکیٹ امرت سر ۳۳ جولائی ۱۹۶۱ء (گنڈا سنگھ)

۹۔ دستور الانشاء

قلی۔ فارسی۔ بھائی بھگونت سنگھ ہری جی۔ نا بھہ۔ (گنڈا سنگھ)
۱۰۔ عرض الالفاظ۔

قلی۔ فارسی۔ بھائی بھگونت سنگھ ہری جی نا بھہ۔ (گنڈا سنگھ)

علاوہ ازیں حال ہی میں اپریل ۱۹۶۳ء میں ایک
مجموعہ تصنیفات گویا خالصہ ٹریکیٹ سوسائٹی امرتسر
کی طرف سے شائع ہوا ہے جس میں مرتب گیارہ
مہاں سنگہ کے دیباچہ کے علاوہ سری لکشن ویر سنگہ
صاحب مضطر کی طرف سے ایک عالمانہ تعارف
شامل ہے اس مجموعہ میں غزلیات (دیوان گویا)
زندگی نامہ۔ جوت بکاس۔ گنج نامہ اور توصیف و ثنا
دی ہوئی ہیں۔

شجرہ نسب خاندان بھائی نندل گویا

دیران چھوٹا المعروف چھوڑام

بھائی نندل

بھائی بیلارام

بھائی لکھپت راٹھی

مردارو نند سنگھ

لا دلہ

منشی پسرام

پکستان کرم چند

بھائی چیل سنگھ

لاکھ پت راج

(دیکھو اگلا صفحہ)

لا دلہ

بھوپت راٹھی

مری دھرم

بھگوان داس

دختر دوم

دختر اول

شامداس

پ ۱۸۷۴

اپریل ۱۸۷۴

اپریل ۱۸۷۴

پ ۱۸۶۵

پریم داس

گوردیال

وفات ۱۹۲۰

وفات ۱۹۱۱

صغیر سن

لا دلہ

فوت ہوا

من مہن سنگھ

اندرجیت سنگھ

داس پوسنگھ

دختر دوم

دختر اول

پریت مہن سنگھ

اپریل ۱۸۷۴

اپریل ۱۸۷۴

پرند سنگھ

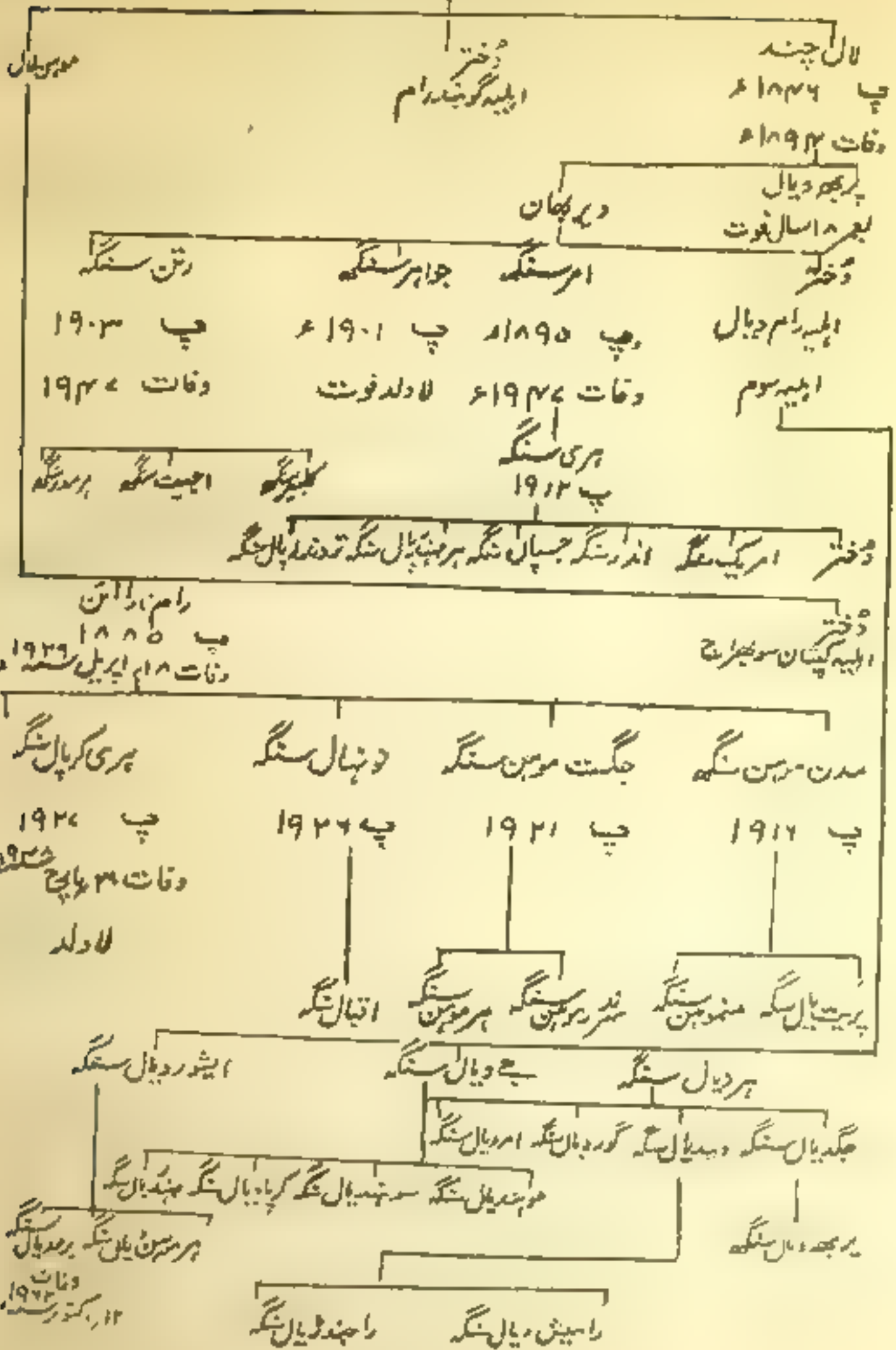
جگموج سنگھ

من مہن سنگھ

جگموج سنگھ

تروچن سنگھ

کپتان کرم چند ولد منشی پرہرام
پیدائش ۱۸۷۶ وفات ۱۸۸۵



غزلیات (دیوان گویا)

غزلیات

(۱)

هوای بندگی آورد در وجود مرا	و گرنه ذوق چنین آمدن نبود مرا
خوش است عمر که در یاد بگذرد ورنه	چه حاصل است ازین گنبد که بود مرا
در آن زماں که نیای بیاد می میرم	بغیر یاد تو زین زیستن چه شود مرا
فداست جان دل من بخاک مردم پاک	هر آن کسی که بسوی تو ره نمود مرا
نبود هیچ نشانه از آسمان و زمین	که شوق روی تو آورد در سجود مرا
بغیر یاد تو گویا نمی توانم زیست	بسوی دوست را می گویند قدم مرا

(۲)

دین و دنیا در کند آس پری خسار ما	هر دو عالم قیمت یک تار موی یار ما
مانی آریم تاب غمزه شرگاه ^{ته} او	یک نگاه جانفزایش بس بود در کار ما
گاهی صوفی گاهی زاهد که قلندری شود	رنگهای مختلف دارد بت عیار ما
قدیر عل ادب جز عاشق نداند هیچ کس	قیمت یا قوت داند چشم کوهر یار ما
هر نفس گویا بباد زگر ^س نمور ^د	باده با می شوق میشد شد دل شیار ما

(۳۲)

بدنه ساقی مرا یک جام زان رنگینی دیها	بچشم پاک میرا ساس گنم این مجله شکرها
مراد منزل جانان همیش و همه شادی	جرس بهوده می ناله گجا بسیدیم محلهها
خدا حاضر بود ایم جبین دیدار پاکش را	نه گردانی در رحائل نه دریا و نه ساحلهها
چرا پیوه میگرددی به صحر و پشت ای دل	چون آس سلطان خرابان کرده اند دینزلهها
چرخیز از دست پاکش نیست هر جا که می بینم	بگو گویا گجا بگزارم این دنی و اهلها

(۳۳)

بیا ای ساقی رنگین می پر کن ایلغ اینجا	نشائی عمل سگنت زحق بخشید بر ایلغ اینجا
انا الحق از لب صورت گر چو شیشه قلقل کرد	که آرد تا لب این صهبایا جامه دیاغ اینجا
جهان ما یک شد جانان بر افروز نهیقهنا	نار خسائو تابان که می باید چسب ایلغ اینجا
بایں یکدم که یاد آید توان عمری بسر دین	اگر یکدم کسی باید بشوق حق فراغ اینجا
دو چشم من که دریا می غلیم الشان بود گویا	ز بهر شکم بود شادابی صداغ بلغ اینجا

(۳۴)

ره رسان راه حق آمد ادب	هم بدل یاد حشدا دهم به لب
هر کجا دیدیم آوار حشدا	بسکه از صحبت بزرگان شد جذب
چشم ما غیر از جانش وانشد	زانکه مجله خلق را دیدیم رب
خاک قدمش روشنی دل کند	گر ترا با سالکان باشد نسب

کیست گویا کو مراد دل نیافت ہر کسی بانفس خود کردہ غضب

(۶)

دل اگر دانا بود اندر کنارش یار هست	چشم گر بینا بود در ہر طرف بیدار هست
ہر طرف دیدار آدینہ بینا کجا است	ہر طرف طور است ہر شو فطرت از اہر است
سر اگر داری برد سر را بندہ بر پائی آد	جان اگر داری نثارش کن اگر دکا هست
دست اگر داری برو داناں جانان ابگیر	سوائے آد میرد اگر پارا میرد فقاہت هست
گوش گر شنو بود جز نام حق کے نشنو	وز زبان گویا بود در ہر سخن اسرار هست
بہمن مشتاق بہت زاہد ذی خفا نقاہ	ہر کجا جام محبت دیدہ ام سرشار هست
بے ادب پارا منہ منصووش در راہ عشق	راہ رویاں راہ را اول قدم بردار هست
ہر چہ داری در سباط خود نشا پر اکر کن	گر تر امانندہ گویا طبع گوہر بار هست

(۷)

گدائی کوئی ترا بیل بادشاہی نیست	ہوا می سلطنت ذوق کجکلاہی نیست
ہر آن کہ ملک دل گرفت سلطان شد	کسے کہ یافت ترا سچو او سپاہی نیست
گدائی کوئی ترا بادشاہ ہر دہر است	اسیر خط ترا حاجت گواہی نیست
گرام دیدہ کہ در وی شود تو تر نیست	گدام سینہ کہ آد مخزن ابہی نیست
فدائی آد شود عذری مخواہ امی گویا	کہ در ہر لقیقت ما جائی عذر خواہی نیست

لعل گویا

(۸)

از پیش چشم آن محبت ناهریان گذشت	جانان گذشت تا ز به دید جهان گذشت
زنگش کبود کرد دلش پر شراره ساخت	از بسکه دود آه من از آسمان گذشت
ما را بیک اشاره ابرو شهید کرد	اکنون علاج نیست که تیراز کما گذشت
یکدم به خویش آه نه بردم که کیستم	ای دای نقد زندگیم را اینجا گذشت
هرگز به سیر دشت رضوان نمی رود	گویا کسی که جانب کوی جان گذشت

(۹)

بد پیش روی تو شرمند است	بلکه خورشید جهان هم بنده است
چشم ما هرگز بغیر از حق ندید	ای خوشگامی که حق بیننده است
مانی لایسم از زهد و ریا	گر گنهاریم حق بخشنده است
دیگری را از کجا آریم ما	غفور در عالم یکی انگنده است
حرف غیر از حق نیاید هیچ گاه	بر لب گویا که حق بخشنده است

(۱۰)

در میان بزم اثر قصه جانانه نیست	بی حجاب اندرین مجلس که کس بیگانه نیست
بجز راز بیگانگی با وجود شو آشنا	هر که با خود آشنا شد از خدا بیگانه نیست
شوق مولای هر که را باشد حاصل است	کار هر نادان باشد کار هر دیوانه نیست

ناصحیانا چند گونی قصہ ہائی دغظ دپند
 بزہمستان است جانی قصہ افسانیت
 این شایع حق بہ پیش صاحبان دل برو
 چوں بصر امیر دی در گوشہ ویرانہ نیست
 این شایع شوق را از عاشقان حق بخواد
 زانکہ در جانش بجز نقش رخ جانانیت
 چند میگویی تو لے گویا خمش شوزیں سخن
 فتدق مولیٰ منحصر بر کعبہ بتخانہ نیست

(۱۱)

دل اگر در حلقہ زلف و تا خواہد گذشت
 از ختن ز چین و ما چین خطا خواہد گذشت
 بادشاهی برد و عالم یک نگاہ روی تو
 سایہ زلف تو از بال ہما خواہد گذشت
 این بساط عمر اور یاب کیس باد صبا
 از گجا آمد ندانم از کجا خواہد گذشت
 بادشاهی جہاں جز شور و غوغا بیش نیست
 پیش رویی کہ آواز مدعا خواہد گذشت
 از گذشتن ما چه می پرسی درین دیر خراب
 بادشہ خواہد گذشت ہم کہ خواہد گذشت
 شعر گویا زندگی بخش است چوں آجیات
 بلکہ رپا کیزگی ز آب بقا خواہد گذشت

(۱۲)

امشب نہ تماشائی رخ یار تو ان فتنہ
 شوئی بہت عاتق کنش عیار تو ان فتنہ
 در کوچہ عشق ارچہ محال است رسیدن
 منصرف صفت با قدم دار تو ان رفت
 ای دل بسوی مدرسہ گرمیبل نداری
 باری بسوی خانہ خمار تو ان رفت
 چوں خاطر از عشق تو شد رشک گلستان
 بہودہ چرا جانب گلزار تو ان رفت

ای دل چو شدی واقف اسرار الهی در سینه ام امی مخزن اسرار تو را رفت
صدر دشتِ بستانست چو در خانه شکفته گویا بچه شوی در دنیوار تو را رفت

(۱۳)

دیدم آخر طالب مولای من لا گرفت حاصل عمر گرامی را ازین دنیا گرفت
پس کس بیرون نباشد از سودا فکرت این دل دیوانه ام آخر هم سودا گرفت
غیر آن سرور را هرگز نیاید در نظر تا قند عنای او در دیده ما جا گرفت
از ندای ناله بلی دل شوریده ام همچو مجنون مست گشت به سوی صحر گرفت
خوشی آید مرا گاهی بغیر از یاد حق تا حدیث عشق او اندر دلم جا گرفت
تابیائی یک نفس بهر نشأ خدمت چشم گوهر بار با خوش توئی لالا گرفت
می بر آید جان من امر دوازده و چشم نوبت دیدار او نادیده فردا گرفت
غیر حمد حق نباید بر زبانم هیچ گاه حاصل این عمر را آخر دل گویا گرفت

(۱۴)

دل من در فراق یار بسوخت جان من بهر آن نگار بسوخت
آن چنان سوختم از آن آتش هر که بشنید چو چنان بسوخت
من نه تنها بسوختم از عشق همه عالم ازین شرار بسوخت
سوختن در فراق آتش یار همچو من کیمیا بکار بسوخت

آتشیں باد بردل گویا کہ بہ آمیسہ زدی یار بسوخت

(۱۵)

از دچشم مست و شیدا الغیاث	از لب دہن شکر خا الغیاث
دائی بر نفسی کہ بہیودہ گذشت	الغیاث از غفلت ما الغیاث
از نزار کفر و دین دل برہم است	بر در گاہ مولا الغیاث
تو بیان شوخ عالم در رُبود	می گنم از دست آنها الغیاث
کی ز دست خنجر مژگان او	می شود خاموش گریا الغیاث

(۱۶)

مست را با جام رنگین احتیاج	ترشہ را بہ آب شیریں احتیاج
صحبت مردان حق بس انور است	طالبان را ہست چندیں احتیاج
از تبسم کردہ گلشن جہان	ہر کہ دیشش کی بہ گلچیں احتیاج
یک نگاہ لطف تو دل می برد	باز می دارم از اں این احتیاج
نیست گریا غیر تو در دو جہان	با تو دارم اندول و دین احتیاج

(۱۷)

ای زلف عنبرین تو گویا نقاب صبح	پنہاں چو زیر ابر سیہ آفتاب صبح
بیرون بر آمد آن مہمن چو نواہ صبح	صد طعنہ میزند بہ تنخ آفتاب صبح

با چشم خواب ناک چوں بیرون بزمی
شرمند گشت از رخ تو آفتاب صبح
از مقدم شریف جهان ادهد فردغ
چوں برگشتن نقاب رخ آفتاب صبح
بیداری است ندکی صاحبان شوق
گویی حرام کردم از آئینه خواب صبح

(۱۸)

می برد دین و دلم این چشم شوخ
می کشد از چاه غم این چشم شوخ
کاکل او فتنه زن عالم است
روح افزائی جهان این چشم شوخ
خاک پای دوستی دل بود
بادی راه خدا این چشم شوخ
کی کند او سوئی گل ز گس نگاه
هر که دیده لذت آن چشم شوخ
هر که اگر تاغبسار دل نشست
آنکه دیده یک گم آن چشم شوخ

(۱۹)

به هوش باش که هنگام نو بهار آمد
بهار آمد دیار آمد و قرار آمد
در دین مردم چشم زین که جلوه گشت
بهر طرف که رود دیده میروم چه کنم
خبر دهند بسیار این مدعی که شب
خبر دهند به کلها که بشنوند همه
خدای ماند غیرت جدا من جبران
ازین سبب که دل از شوق بیقرار آمد
خیال حلقه زلف تو می کستد گویا

(۲۰)

طییب عاشق بیدر را دماچه کند ترا که پای بود لنگ رهسنا چه کند
 جمال آدمه جانی حجاب صوره گریست ز در حجاب خودی یارمه لقا چه کند
 ترا که نیست بیک گونه خاطر مجروح مقام امن و خوش گوشه سرا چه کند
 بغیر برقه عشق کی رسی به منزل یار بغیر جذبه شوق تو رهسنا چه کند
 چو شرمه دیده کنی خاک مرشد ای گویا جمال حق نگری با تو تو تیا چه کند

(۲۱)

صبا چو حلقهائی زلف او را نشانیست عجب نجیر از بهر دل یوانه میسازد
 نه نستیم از روز ازل این نقش آدم را که نقاش از برای ماندن خود ضامیسازد
 دل عاشق باندک فرصت شوق میگرد سرا پا جان شود هر کس که با جانانه میسازد
 برای گرده نال گرد هر دوفی چه میگرد طبع دیدی که آدم را اسیرانه میسازد
 مگو از حال بلی بادل شود ریده گویا که شرح قصه مجنون مراد یوانه میسازد

(۲۲)

هر زده هزار سجده بسوی تو میکنند هر دم طواف کعبه گوی تو میکنند
 هر جا که بنگرند جمال تو بنگرند صاحبان نظاره روی تو میکنند
 جان را تشار قاست رخسار کرده اند دیهای مرده زنده ز روی تو میکنند

آئینه ندائی نما هست روی تو	دیدار حق ز آئینه روی تو میکنند
بیره دلا که چشم ندارند سطلق اند	خورشید را مقابل روی تو میکنند
مستان شوق غلغله دارند در جهان	صد جان فدائی یک هر روی تو میکنند
در پرده جمال نور روشن شود جهان	در هر طرف که ذکر ز روی تو میکنند
آشفته گان شوق تو گویا صفت م	آواز خوش کلام ز روی تو میکنند

(۲۳)

ای گردش چشم تو که ایام ندارد	خورشید فلک پیش رخست نام ندارد
صیاد قضا از پی دل بردن عاشق	چون حلقه زلف تو دگر دام ندارد
ای عمر گراں مایه بنیست شمر آخر	ما صبح ندیدیم که او شام ندارد
تا چند دلا ساکنم این خاطر خود را	بی دین روی تو دل آرام ندارد
ای چشم گهر بار که دریا شده گویا	بی روی دلا رام تو آرام ندارد

(۲۴)

تالال جان فزائی تو گریانمی شود	درمان درد باست که پیدانمی شود
لب تشنه را به آب لبست هست آرزو	نسکین از خضر سیحانمی شود
داریم درد دل که مراد را علاج نیست	تاں جان نیدیم سدا دامنمی شود
گفتم کرجان هم عوض یک نگاه تو	گفتامیان ما تو سودا منمی شود

اندر پوداشی زلفت گره گیر مهرشان من میروم گره زدلم و انمی شود
 با ساحل مراد کجا آبشنا شویم تا چشم ما بیاورد تو دریا نمی شود
 گویا در انتظار تو چشم سفید شد من چون کنم که بی تو دلا سانی شود

(۲۵)

چون باره دو هفته رومانی چه شود؟ ایشب من اگر بیانی چه شود؟
 این جمله جهان! سیر زلفت گشته یک لحظه اگر گره کشانی چه شود؟
 عالم همه گشته است بی تو تا یک خورشید صفت اگر بر آئی چه شود؟
 یک لحظه بیاورد و چشم بنشین در دیده نشسته دل ربانی چه شود؟
 این بند و خالت که برویت شید است به فروشی اگر به نقد خدائی چه شود؟
 در دیده توئی و من بهر کو جویا از پرده غیب رومانی چه شود؟
 گویا است بهر طرف شراعت جویا گر کم مشبه را رهنمائی چه شود؟

(۲۶)

قدم آن به که ادراخه خدایم بوده میباشد زبانی به که در ذکر خدا آسوده میباشد
 به هر سوئی که می بینم چشم ما سواناید همیشه نقش او در دیده ما بوده میباشد
 ز فیض مرشد کامل ما معلوم شد آخر که دایم مردم دنیا به غم آلوده میباشد
 زهی صاحب دل روشن ضمیر عارف کامل که بدرگاه حق پیشانی او سوده میباشد
 به قربانی هر کوی بگردم مزن گویا اشارتهائی چشم او مرا فرموده میباشد

(۲۷)

هزار تخت مرصع قشاده در ره اند	قلندران تو تلج و نگین نمی خواهند
قشاه پذیر بود هر چه هست در عالم	نه عاشقان که ز اسرار عشق آگاه اند
تمام چشم توان شد پی نظر اده	هزار سینه به سودائی حجب میکاهند
تمام دولت دنیا به یک نگه بخشند	یقین بدان که گدایان ادبش شاه اند
همیشه صحبت مردان حق طلب گویا	که طالبان خدا و اصلاان انفراد

(۲۸)

گردست من همیشه پی کار میرود	من چون کنم که دل بسوی یار میرود
آواز زن ترانی هر دم بگوشتن دل	موسی مگر بدین دیدار می رود
ایں دیده نیست آنکه زواشکی بچکد	جام محبت است که سرشاری ندد
دلدار دل ز بسکی کی اندر وجود	ز آن دل همیشه جانب دلداری دد
در هر دو کون گردن او سر بلند شد	منصور وار هر که سوی دار می ندد
گویا زیاده دست حقیقی جیات یافت	دیگر چه ابله چه خستار می رود

(۲۹)

کیست امروز که سودائی نگاری دارد	باو شاه بیت دین هر که یاری دارد
دانم ای شمش که خون و جهان خواهد بخت	چشم مست تو امروز خساری دارد

طه بعضی ها آن که گدایان کرنی ادبشانند

دامن چشم مرا خون چگر رنگین کرد دل دیوانه با طرّف بهیاری دارد
 سایه طوبی و فردوس نخواهد هرگز هر که منصور صفت سایه داری دارد
 روی گلگون خدای شمع برافروندی دل پروانه و بلبل بنوکاری دارد
 بهر دیوانه اگر سلسله نامی سازند دل گویا به خم زلف قرار دارد

(۲۳۰)

کسی بحال غریبان بی فوانه رسد رسیده ایم بجایی که یادشانه رسد
 هزار قطره برین را به نیم جو نه خنده از آن که هیچ بدان کوئی دلرانه رسد
 طبیب عشق چنین گفته است میگویند بحال در غریبان بجز خدا نه رسد
 برای روشنی چشم دل اگر خواهی بخاک در گه آدینچ تو تیار نه رسد
 بیاد دوست توان عمر را بسر بردن که در برابر آن هیچ کیمیا نه رسد
 تمام دولت گیتی فدائی خاک دوش که تا فداش نه گردد کسی بجانه رسد
 فدائی خاک دوش میشود از آن گویا که هر که خاک نه گردد به مدعانه رسد

(۲۳۱)

مشت خاک در گه آدینچ گرمی کند هر گداز آباد شاه هفت کشور می کند
 خاک رگه تو صد تاج هست بهر فرق من عجبم گردل هوای تاج و افسری کند
 کیمیا اگر ز مس ساز و طلای و نوسین طالب حق خاک اخورشید انوری کند
 شعر گویا هر کسی گویند از جان دل کی دلش پروا می لعل و کان گوهری کند

مثل دایان تنگ ز تنگ مشکینه باشد ۳۲۲ این حال اگر گفتم زین خوب تر نه باشد
 با بجز آشناسد که طالب صالی ره کی بری مبتذل تارا ببر نه باشد
 دایان چشم گنار از دست پوچو ترگان تا صیب آرزو پاچه از گهر نه باشد
 شاخ امید عاشق هرگز ثمر نه گیرد انا شک آب ترگان تا سبز تر نه باشد
 امی بو الفضول گویا از عیش او مزینم کو پانهد دین ره آن را که سر نه باشد

(۳۳)

گل هدی بهار دهر بو کرد لب چو غنچه را فرخته خرد
 گلاب و عنبر و مشک و عیبری چو باران بارش از شو بو کرد
 زهی بیکاری پی زعفرانی که بهر زنگ را خوش رنگ بو کرد
 گلاب افشانی دست مبارک زمین و آسمان را ستر خرد کرد
 دو عالم گشت رنگین از طفیلش چو شاهم جامه رنگین در گلو کرد
 کسی کو دید دیدار مقدس مراد عمر را حاصل نکو کرد
 شود قربان خاک را و سنگت دل گویا همی رسد آرزو کرد

(۳۴)

ذکر بخش بر زبان باشد لذیذ نام ادا اندر دایان باشد لذیذ
 ای زهی سبب زنجیران شما میوه چو در بوستان باشد لذیذ
 چشم مار و شن ز دیدار شما هست زان شارش بسکه آن باشد لذیذ

سُنبلی زلف تو دِل را برده هست آن لب لعل تو زان باشد لذیذ
لذتی گویا نه باشد به آن بچو شری تو به بند وستان لذیذ

(۳۵)

عارفان را سوئی او باشد لذیذ عاشقان را کوئی او باشد لذیذ
کاکل او در فریب عالم است طالبان را سوئی او باشد لذیذ
روضه باغ ارم قربان کنم بسکه مارا کوئی او باشد لذیذ
زنده می گردم ز بوی منفذش بسکه مارا بوی او باشد لذیذ
فکر یاد حق که او باشد لذیذ از همه میوه که او باشد لذیذ
آب بخشی جسد عالم می شوی گز ترا این آرزو باشد لذیذ
شعر گویا بیش از شیر و شکر میوه در بند وستان باشد لذیذ

(۳۶)

ز فیض قدس ای بروی فصل بهار جهان چو باغ ارم بر شد ست از گلزار
تیمم تو جهان را حیات می بخشد قرار دیده صاحب دلاں پر اسرار
بغیر عشق خدای عشق قائم نیست بغیر عاشق مولای همه فنا پندار
بهر طرف که بگاہی کنی زماں بخشی نگاه تست که در هر طرف بود جانبار
خدا که در همه حال هست حاضر و ناظر کجاست دیده که بیند بهر طرف دیدار
بغیر عارف مولا کسی نجات نیافت اجل زمین و زمان را گرفته در منقار

همیشه زنده بود منده خدا گویا که غیر بندگیش نیست در جهان آثار

(۳۷)

من از جوان که پیر شدم در کسار عمر	ای با تو خوش گذشت مرا در کنار عمر
دهائی مانده را تو چنین مختتم شمار	آخر خزان بر آورد این نو بهار عمر
مان مختتم شماردمی را به ذکر حق	چون باد میرود ز نظر در شمار عمر
باشد روان چو قافله موج پی به پی	آبی بنوش یک نفس از جوئی بار عمر
صد کار کرده که نیاید بکار تو	گویا بکن که باز بیاید بکار عمر

(۳۸)

ما که دیدیم سیر کوئی تو ای محرم راز	در همه روی فلک دیدیم سیر خود به نیاز
تا بگردی سیر کوئی تو بگردید علم	روضه خلد برین را بکنم پا انداز
از خیم کابل شکست دل و دیس برداز	حایل نمایی بود ازین عمر دراز
مصحف روی تو حافظ همه همه در حال	خیم آوردی تو محراب دل اهل مناز
دل من بی تو چنانست چه گوید گویا	بچه آن شمع کرد اتم بود اش سوزد گذاز

(۳۹)

بی تو عالم خسته حیرانست و دیس	سینه از بجز تو بریانست و دیس
طالب مولای همیشه زنده است	برزبان مثل نام سبحانست و دیس

خالی شکنش دل عالم ره بود	کفر زلفش و ابرام ایمان مستش
زود نما آن رخ چو آفتاب	این علاج چشم گریانستش
دل نشاری قامت رعنائی او	جاں فدائی جان جانانستش
گر به پرسی حال گویا یک نفس	این علاج درد جریانستش

(۴۰)

مدام باده کش صوفی و صفاییش	تمام زهد شود بر ندی نوا میباشش
بسوی غیر میفکن نظر کربی بصری	تمام چشم شود و شودی دوست ایباشش
به گرد قامت آن شه دلربا میگردد	اسیر حلقه آن زلف مشک ایباشش
نگوئیت که سویی در بر یا حرم میر	بهر طرف که روی جانب خدا میباشش
بسویی غیر چو بیگانگان چه سگری	همی ز حال دلخسته آشنا میباشش
مدام شاکر و شادای چون دل گویا	تمام مطالب فارغ ز مدعا میباشش

(۴۱)

همداسیند بر یانست بر یانستش	دو عالم پیر آن یار جیرانستش
ز خاک کوی توکان سرشته اهل نظر باشد	نی باشد علاجی به برای چشم گریان
منه خورشید گرد کوی او گردند و ز شب	عجائب و شئی بخش دو عالم هست احسان
بهر روی که می بینیم جلالش جلوه گر باشد	چهار آنشفته و شیدا دمام از زلف پیانش
شده حبیب بین پر تو نوی لاله اشکینا	جهاں بگرفته ام گویا به یاد لعل خندان

(۲۲۲)

از صد غم شدید شد زود تر خلاص	هر کس تشبیه است ز نو گفتگوی خاص
دلپاشی مرده را بکشد زنده و خلاص	آب حیات ما سخن پیر کامل است
بینی درون خویش شوی از خودی خلاص	از خود نمایی تو خدا هست دور تر
تا اندرون خانه ببینی خدای خاص	گویا تو دست خود را از حرص کوتاه کن

(۲۲۳)

شوئی تو دیده مارانگاه گشت بیاض	بیا چه سرو خرامان می به سیر یا ض
تبسم لب اعلت دای هر امر اض	برای ریش دلم خنده تو مرهم بس
بر چه حبیب لم را به غره چون مقرض	نگاه کرد و متاع دلم به غارت برد
جهاں چوں باغ ارم کرده زهی فیاض	ز فیض مقدمتای نو بهار گلشن جن
که یک نگاه تو حاصل مراد اهل غرض	چرا بحالت گویا نظرنی فنگنی

(۲۲۴)

از قدم تست در عالم نشاط	بسکه مارا هست با تو ارباب
دیده ددل را که بوده در براط	فرش کردم در فتد و هم راه تو
تا درین دنیای بیابی انبساط	بر فقیران خدا رحمی بکن
تا به آساں بگذری زین پل صراط	دامتادل را بصونی حق بسیار
بگذر ای گویا ازین کهنه باط	نیمت آسوده کسی در زیر چرخ

(۲۵)

بهر کجا که روی جان من خدا حافظ	ببرده دل و ایمان من خدا حافظ
بیا که بلبل دگل هر دو انتظار تواند	وی بجانب بستان من خدا حافظ
نمک ز لال بست ریز بر دل لیشم	پشید ز سینه بر بان من خدا حافظ
چه خوش بود که خرامد قدت چو سر بلند	دمی بسوی گلستان من خدا حافظ
بیا به مردمک دیده ام که خانه تست	درون دیده گریان من خدا حافظ

(۲۶)

ای رخ تور و نق بازار شمع	اشک ریز چشم گوهر بار شمع
هر کجا روشن چراغی کرده اند	یک گله بود است از گلزار شمع
تا که بر افروختی رخسار خود	می شود قربان تو صد بار شمع
گر در رخسار تو از بهر نیشار	جاں بریزد دیده های زار شمع
بیکه امشب نامدی از انتظار	سوخت محفل چشم آتش بار شمع
صبحدم گویا ناستای عجیب	جمله عالم خفته و بیدار شمع

(۲۷)

ساقیا بر خیز و ماں پر کن اباغ	تاز نوش او کنم رنگین دماغ
حلقه زلفت دلم را برده بود	یافتم از پیچ پیچ او شراب

از شمعِ پرتوی دیدارِ پاک صد هزاراں هر طرف روشن چراغ
یاد او کُن یاد او گویا مدام تابیابی از غم عالم فراغ

(۴۸)

گر ز راه شوق سازی سینه صاف ز دودِ بینی غوشتن دایِ گزاف
از خودی تو دگر گشته چون خدا دور کُن خود بینی و بین بی غلاف
عاشقان دارند چون عشق مدام دم زن در پیش نشان ای مرد لاف
بگذر از لذت این خمسه حواس تابیابی لذتی از جام صاف
گر بجوی راه مرشد را مدام تا شوی گویا میرا از خلاف

(۴۹)

ر بود مقدم وصلش ز سرِ عیانِ فراق دهم تا بجا شرح دهستانِ فراق
نبود غیر تو در هر دو چشم و ابرویم نیافتم در آن جا دگر نشانِ فراق
هنوز بهر نیا لوده بود و وصل ترا شنیده ایم سخن وصل از زبانِ فراق
چنان ز بخت آتش فتاده در دل من که برق ناله من سیخت خانانِ فراق
چه کرده است فراق تو بر سرِ گویا که در شمار نیامد مرا بیسانِ فراق

(۵۰)

بشنو از من حرفی از رفتنِ عشق تابیابی لذت از گفتنِ عشق
عشق مولا هر کرا میسازد مغتنم دانم سرورِ کارِ عشق

اک ز بی دم کو پیادشش بگنجد سر جان خوش کورود در کار عشق
صد هزاراں جان بکف در راه آید ایستاده تکیه برد یوار عشق
هر که شد در راه مولایی ادب همچو منصوشش منرد بردار عشق
ای ز بی دل کوز عشق حق پر است خم شده پشت فلک ز بار عشق
زنده مانده ای نیکخی بشنوی گز زمره از تار عشق
بادشاهان سلطنت بگذاشتند ناشوند آن محرم اسرار عشق
مرهی جز بستگی دیگر ندید همچو گویا هر که شد بیمار عشق

(۵۱)

تا آفریده است مرا آن خدائی پاک جز حرف نام حق نیاید ز جیم خاک
در بحر نیست جان دل عاشقان چنین چون لاله افراغ بر جگر سینه چاک چاک
ببین گفته است مرگ که بی یار حق بود چون سایه تو هست ندایم هیچ باک
تخت دگیس گذاشته شاهان بجز تو بکش از حق نقاب که عالم شده هلاک
ای خاک در گداز شفا بخش عالم هست رحمی بکن بحال غریبان دردناک
دنیاست کال خراب کن هر دو عالم است دارا بخاک رفته وقار و نال شده هلاک
چشم همیشه بی تو گهر یار می شود عمر یا شال دانه که از خورشید هائی تاک

(۵۲)

من نه دایم که دایم که دایم که دایم بنده آدم و او حافظ من در بهال

صاحب حال بجز حرف خدا دم نزند غیر ذکرش همه آواز بود قیل و مقال
مرشد کامل ما بندگیست فرماید ای زهی قال مبارک کند صاحب حال

(۵۳)

چون خدا حاضر است در همه حال تو چرامی زنی دگر پر و بال
حمد حق گوید دگر مگو ای جان صاحب قال باش و بنده حال
غیر یاد خدا دمی که گذشت این زوال است پیش اهل کمال
ما سوانیست هر کجا بینی تو چرا غافل در عین وصال
غیر حرف خدا مگو گویا که دگر چون هست قیل و مقال

(۵۴)

ما که خود هر بنده حق را خدا فهمید ایم خوشن را بنده این بند ما فهمید ایم
مردمان چشم ما را احتیاج سر نیست بسکه خاک آه مردم تو تیا فهمید ایم
بهر نفس هر بر زمین داریم از بهر سجود زان که روی یار خود نور خدا فهمید ایم
بادشاهان را بقصر بادشاهی دادند زان گدای کوئی او را بادشاه فهمید ایم
ما نمی خواهم ملک مال را گویا از آن سایه زلف ترا بال بها فهمید ایم

(۵۵)

دروں مرد کعبه یدیه دلیر با دیدم بهر طرف که نظر کردم آتش نادیدم
بگر د کعبه و تجسانه هر دگر دیدم دگر نیافتم آنجا بهین ترا دیدم

کلیات بجائی نند لعل گوینا

بهر گنجی که نظر کردم از ره تحقیق
و لے بخانه دل خود خدا دیدم
گدائی کردن کوی توبه ز سلطانیت
خلافت دو جهان ترک مدعا دیدم
مرا ز روز ازل آمد این ندا گوینا
که انتهای جهان او را بتدا دیدم

(۵۶)

از دوست غیر دوست متناهی کنیم
مادر دهر خویش مداوانی کنیم
بیمار زگریم که زگس غلام است
ما آرزوی خضر و مسیحانی کنیم
هر جا که دیده ایم جمال تو دیده ایم
ما جز جمال دوست متناهی کنیم
بیا را بیدیم نه بیستم غیر او
ما چشم خود بر وی کسی دانمی کنیم
پروانه دار گرد رخ شمع جانیم
چون عنده لب بپند غوغانی کنیم
گویی خاموش باش که سوای عشق یا
تا این مراست از سر خودوانی کنیم

(۵۷)

ما بیا حق همیشه زنده ایم
دائم از احسان او شرمند ایم
خود نما را بندگی منظور نیست
او همیشه صاحب و ما بنده ایم
در وجود خاکسای پاکی از دست
ما خدای پاک را بیننده ایم
ما بیپائی شاه سرا فلکند ایم
از دو عالم دست را افشانده ایم
نیست در هر چشم غیر از نور او
صحبت مردان حق جوینده ایم
ما چو ذره خاک پائی او شدیم
تا بدامن دست خود افکنده ایم

کیست گویا ذاکرِ تام حُدا بچو خورشید جهان خوشندایم

(۵۸)

ما بنده عشقیم خدا را نشناسیم	و شنام ندانیم دُعارانه شناسیم
آشفته آنیم که آشفته ما هست	ما شاه ندانیم دگرارانه شناسیم
چو غیر تو کس نیست به تحقیق در اینجا	این تفرقه ما و شما را نه شناسیم
سرپاش پاسبان شده در راه محبت	گویم و لیکن سر و پاره شناسیم
مانیز چو گویا ز ازل است ایستم	این قاعده زهد و ریاضت را نه شناسیم

(۵۹)

هر که نظر بجانب دلدار می کنیم	در بای هر دو چشم گمبار می کنیم
هر جا که دیده ایم رخ یار دیده ایم	ما کی نظر بجانب اغیار می کنیم
زاهد مرا ز دیدن خویا منع مکن	ما خود نظر بسوی رخ یار می کنیم
ما جز حدیث روی تو قوتی نه خورده ایم	در راه عشق این همه تکرار می کنیم
گویا ز چشم یار که مخمور گشته ایم	کی خواهش شراب پیماسرار می کنیم

(۶۰)

نمی گنجی چشم غیر شاه خود پرستد من	چشم خوش نشسته آن قامت نیت بند من
تمامی مرده ما را از غمتم زنده می سازد	چو ریزد آب حیوان از دهان غنچه خند من

برای دیدن تو دیده ام شد چشمه کوثر
 بیجا جانان که قربان تو جان در دمن
 اگر بینی درون من بغیر از خود گنجایی
 که غیر از ذکر تو نبود در دین بند من
 منم کمیت گل گویا درونم نور دلاص
 بگردش دامن اگر دد دل پر شمع من

(۶۱)

بی وفا نیست کسی که تو وفا داشتی
 وقت آنست که بر وقت خبر داشتی
 جان اگر هست نشاء قدم جانان کن
 دل به دلدار بده زان که تو دلدار داشتی
 منزل عشق دراز است پیا نتوان رفت
 سر قدم ساز که تا در ره آن یار داشتی
 گفتگوی هر کس در ادراک خود است
 لب فرو بند که تا محبم اسرار داشتی
 می فروشد دل دیوانه خود را گویا
 به پیشد کرم آن که خریدار داشتی

رباعیات

هر کس ز شوق تو قدم از سر ساخت
 بر نه طبع چرخ علم سرافراخت
 شد آمدنش مبارک و رفتن هم
 گویا آن کس که راه حق را به شناخت
 سوز است هر آن دید که حق را نه شناخت
 این عمر گرانمایه بخلت در باخت
 او گریه کنان آمد و بجزرت مرد
 این چشم تو خانه دار جانانست
 افسوس دین آمدن کار بی ساخت
 هر بوالهوسی بسوی او ره نه برد
 این تخت وجود مست سلطانست
 که این راه تعلق منزل مردانست

هر دل که براه راست جانان شده است	تحقیق بدان که عین جانان شده است
یک ذره ز فیض جنتش خالی نیست	نقاش درون نهش پنهان شده است
این آمد و رفت جزو می بیش نبود	هر جا که نظر کنیم جز خویش نبود
ما جانب غیر چون نگاه بکنسیم	چو غیر تو هیچ کس پس پیش نبود
هر بنده کو طالب مولا باشد	در هر دو جهان رتبه اش ادلی باشد
گویا دو جهان را بجوی بهستانند	مجنون تو کی عاشق لیلی باشد
در دهر که مردان حس آمده اند	برگم شدگان ربهاء آمده اند
گویا اگر این چشم تو مشاق خداست	مردان خدا خدا نما آمده اند
در ندیب ما غیر برستی نکنند	سترا بقدم بهوش دستی نکنند
غافل نشوند بکدم از یاد خدا	دیگر سخن از بلند و پستی نکنند
یک ذره اگر شوق الهی باشد	بهتر هزار بادشاهی باشد
گویا ست غلام مرشد خویش	این خط نه محتاج گواهی باشد
هر کس بجهان نشود متامی خواهد	اسب دشت و فیل و طلامی خواهد
هر کس ز برای خویش چیزی خواهد	گویا ز خدا یاد حق اعی خواهد
پرگشته ز سترا بقدم نور انوار	آئینه که در وی نبود هیچ قصور
تحقیق بدان ز غافلان دور بود	او در دل عارف کرده ظهور
این عشم گر انایه که بر باد نشود	این خانه ویران به چه آباد شود

گو یا دل غمگین تو چوں شاد شود	نامرشد کامل نبرد دست بهم
دل منطلم من بشوئی خداست	دل ظالم به قصه گشتن باست
درین فکر تا حث اچہ کند	او درین فکر تا با چہ کند
در ہر دو جہاں یاد خدا یافتہ ایم	در حاصل عمر آں چہ بایافتہ ایم
از خوش گزشتیم خدا یافتہ ایم	این سببی خویشتن بلا بود عظیم
کز دولت آں نشو و نما یافتہ ایم	از خاک در تو توتیا یافتہ ایم
در خاشہ دین نفس خدا یافتہ ایم	ما سجدہ بر روی غیر دیگر نکنیم
این جام لبالب از کج یافتہ ایم	گو یا خبر از یاد خدا یافتہ ایم
این دولت نایاب کہ بایافتہ ایم	جز لہالب حق نصیب ہر کس نبو
گاہی لازم نشود و گاہی ملزوم؟	گو یا تا کی درین سرانی معلوم؟
دنیا معلوم اہل دنیا معلوم؟	تا کی چو سگان بر استخوان جنگ کنیم؟
از خود ہوس میل رمیدن جاری	گو یا اگر آن جمال دیدن جاری
بی دیدہ ہمیں ہر آنچہ دیدن جاری	زین دیدہ ہمیں کہ حجاب ست ترا
مقصود خداست تو کجائی پوی	موجود خداست تو کرامی جوی
یعنی سخن از زبان حق می گوی	این ہر دو جہاں نشان حق و لیت

متفرق بیت

میرای باد حاکم از در دست دشمنم سرزنش کنند که هر جایست
 نیست بغیر از آن صنم در پرده دیر و حرم کی بود آتش دورنگ از اختلاف سنگها
 آسمان سجده کند پیشین من که برد یک نفس از پی ذکر خدا بنشیند

بزم بر سایه طوبی مراد با یابی

بزم بر سایه مردان حق خدا یابی

ایک دن کارست گور پر ساد

زندگی نامہ

آں خداوند زمین و آسمان	زندگی بخش وجود انس و جان
خاکِ اہش توتیائی چشمِ ماست	آبرو افزای ہر شاہ و گداست
ہر کہ باشد دامنِ سازِ یادِ او	یادِ حق ہر دم بود ارشادِ او
گر تو در یادِ خدا باشی مدام	می شوی ای جان من مردِ تمام
آفتابی هست پنهان زیرِ آبر	بگذرازا برو مشا رنجِ پیچو بدر
این منتِ ابرست در روی آفتاب	یادِ حق مبدل ہیں باشد ثواب
ہر کہ واقف شد ز اسرارِ خدا	ہر نفس جز حق ندارد مدعا
حقِ چہ باشد یادِ آں نیرد ان پاک	کی بداند قدرِ او ہر مشقتِ خاک
صحبتِ نیکان اگر باشد نصیب	دولتِ جاوید یابی ای حبیب
۱۰. دولتِ اندر خدمتِ مردانِ اوست	ہر گدا و پادشہ قربانِ اوست
خویِ شاں گیر ای برادرِ خویِ شاں	دائما میگرد گردِ کویِ شاں
ہر کہ گردِ کویِ شاں گردید یافت	در دوزخ عالمِ پیچو ہر و بد ز یافت

دولت جاوید باشد بندگان	زندگی کن بندگان
در لباس بندگان شاهی تراست	دولتی از مافاتی تراست
هر که غافل شد از اودان بود	گر گدا باشد و گر سلطان بود
شوق مولا از همه بالاتر است	سایه او بر همه انوار است
شوق مولا معنی ذکر خداست	کاس طلسم چشم مارا یکبیاست
شوق مولا زندگی جانهاست	ذکر او سرایه ایسانهاست
روز جمعه مومنان پاک باز	گر دمی آیند از بهرستان باز
همچنان در مذہب ماساده سنگ	کز محبت با خدا دارند رنگ
گر دمی آیند در ماهی دوبار	بهر ذکر خاصه پروردگار
آن هجوم خوش که از بهر خداست	آں هجوم خوش که از دفع بلاست
آں هجوم خوش که بهر یار دوست	آں هجوم خوش که حق بنیاد دوست
آں هجوم بد که شیطانی بود	عاقبت از وی پشیمانی بود
این جهان آنگهان افسانه است	این دکان از خردش یکفانه است
این جهان آنگهان فساد حق	اولیاد انبیا قربان حق

له صفحه ۳۳ - جسم بار - ۲۵ صفحه ۲ - این - ۲۵ خوشه *

۲۵ صفحه ۲ - این جهان و آنگهان قربان دوست - اولیاد انبیا قربان دست

این جهان و آنگهان قربان حق - اولیاد انبیا جیران حق

هر که در یاد خدا قائم بود	تا خدا قائم بود و دائم بود
این دو عالم ذره از نور اوست	هر و نه مشعل کیش نزد اوست
حاصل دنیا همین دردِ سراسر است	هر که غافل شد ز حق گاه و خراس
۳ غفلت از وی یکناں صدر گران	زندگی یاد است نزد عارفان
هر وی که بگذرد در یاد او	با خدا قائم بود و بنیاد او
هر سری که سجده سبحان کرد	حق مراد را صاحب ایمان کرد
سر برای سجده پیدا کرده اند	درد هر سر را دادا کرده اند
پس ترا باید گمنی هر دم سجود	عارف از وی یکزمان غافل نبود
هر که غافل شد چه عاقل بود	هر که غافل گشت او جاهل بود
مرد عارف فارغ از چون چراست	حاصل عمرش همین یاد خداست
صاحب ایمان همان باشند همان	کونیاش غافل از وی یکناں
کفر باشد از خدا غافل شدن	بر لباس دنیوی مایل شدن
چیت دنیا و لباس دنیوی	از خدا غافل شدن ای مولوی
۴ این لباس دنیوی منافی بود	بر خداوندیش ارضانی بود
دین و دنیا بنده فرمان او	این ازان شرمندۀ احسان او
چیت احسان صحبت مردان حق	آنکه میخواهند از عشقش سبق
یاد او سرایه ایمان بود	هر گدا از یاد او سلطان بود

روز و شب دز بندگی باشند نشاد	بندگی او بندگی او یاد و یاد
چیت سلطانی و درویشی بدان	یاد آں جاں آفرین انس و جان
یاد او گر مونس جانست بود	ہر دو عالم زیر فرمانت بود
بس بزرگی ہست اندر یاد او	یاد او کُن یاد او کُن یاد او
گر بزرگی بایدت کُن بندگی	ورنہ آخر میکشی شرمندگی
شرم کُن ہاں شرم کُن ہاں شرم کُن	این دل چوں سنگ خود را نرم کُن
۵۔ معنی نرمی غریبی آمدہ	درد ہر کس را طبیعتی آمدہ
حق پرستال خود پرستی چوں کنند	سر بنائیل پستی چوں کنند
خود پرستی قطرہ ناپاک تو	آنکہ جا کردہ بہ مشیت خاک تو
خود پرستی خاصہ نادان تو	حق پرستی مایہ ایمان تو
جسم تو از باد و خاک و آتش است	قطرہ آبی و نور و آتش است
خانہ ات از نور حق روشن شدہ	یک گلی بودی کنون گلشن شدہ
پس درون گلشن خود سیر کُن	ہمچو مرغ قدس در وی طیر کُن
صد ہزاراں خلدا اندر گوشہ اش	ہر دو عالم دائہ از خوشہ اش
قوت آں مرغ مقدس یاد او	یاد او ہاں یاد او ہاں یاد او
ہر کسی کو مائل یاد خداست	خاک را بہل تو تیان چشم است

۶۰ گر ترا یادِ خدا حاصل شود
حل هر مشکل ترا ای دل شود
حل هر مشکل همین یادِ خداست
در حقیقت غیر حق منظور نیست
قطره نوری سراپا نور باش
ناکی در بند غم باشی مدام
غم چه باشد غفلت از یادِ خدا
معنی بی منتها دانی که چیست
ورسیر هر مرد و زن سودائی اوست
منزل او بر زبان ادبیاست
چشم او بر غیر هرگز وانشد
۶۱ بنده او صاحب هر دو سرا
این جهان و آنجهان نانی بود
یا دکن مان تا توانی یا دکن
ایں دل تو خانه حق بوده است
شاه باتو بمنشین و ہمزبان
وای تو بر جان تو احوال تو
کونه بیند غیر نقش کبریا
غیر یادش جمله نادانی بود
خانه را از یاد حق آباد کن
من چه گویم حق چنین فرموده است
تو بسوی هر کس ناکس و ادا
دای برای غفلت و افعال تو

هر کسی کو طالب دیدار شد
 پیش چشمش جمله نقش پارس شد
 در میان نقش نقاش است پس
 این سخن را در نیاید بواهرس
 گر تو میخوانی ز عشق حق سبق
 یاد حق کن یاد حق کن یاد حق
 آئی برادر یاد حق دانی که چیست
 اندرون جمله لها جائی کیست
 ۸۰- چون در درون جمله لها جائی است
 خانه دل منزل و ما داند است
 چون بدانی که در دها خد است
 یاد حق اینست و دیگر یاد نیست
 زندگی عارفان یاد حق است
 کیست گویا مشبک خاک پیش نیست
 حق که هفتاد و دو دین است آفرید
 فرقه ناجی بدان بے اشتباه
 مردانش هر یک پاکیزه تر
 پیش شان جز یاد حق منظور نیست
 میچکد از حرف شان قند و نبات
 ۹۰- غایب اند از بعض و کینه و زخمد
 هر کسی را عزت و حرمت کنند
 مژده را آب حیوان میدهند
 هر دلی که مژده را جان میدهند
 از خد راست هر که خود ناست
 آنهم اندر اختیار خویش نیست
 فرقه ناجی از اینها برگزید
 هست هفتاد و دو دین است را پناه
 خبر و خوب خود خوش سیر
 غیر حرف بندگی دستور نیست
 بار داز هر موی شان آب حیات
 بر نمی آید از ایشان فعل بد
 مفلسی را صاحب دولت کنند
 هر دلی که مژده را جان میدهند

سهر میبازند چو پخشک را	جوی می بخشند رنگ مشک را
جمله اشرف اند در ذات صفا	طالبات اند خود هم عین ذات
خوی شان علم و ادب است	زدی شان دشمن زهر انور است
ملت شان قوم مسکینان بود	هر دو عالم شایق اینسان بود
قریم مسکین قوم مردان خداست	ایم همه فانی و اودائم بقاست
صحبت شان خاک را اکسیر کرد	نطف شان بر هر دے تاثیر کرد
هر که با ایشان نشیند یک می	روز فردا را کجاست دارد غنی
۱۰۰- آنچه در صد سال عمرش نیت	صحبت شان همچو خورشیدش بخت
ما که از احسان شان شرمندیم	بنده احسان شان را بنده ایم
صد هزاران همچو من قربان شان	هر چه گوئیم کم بود در شان شان
شان شان بیرون بود از گفتگو	جامه شان پاک از شست و شو
دان یقین تا چند این دنیا بود	آخرش کار تو با مولا بود
پس ز ادل کن حدیث شاه را	پیر وی کن مادی این راه را
تا قدم یابی مراد عمر را	لذتی یابی ز شوق کسریا
جابل آنجا صاحب دل می شود	غرق در یاد باطل می شود
ناکس آنجا عارف کابل شود	یاد مولا هر کرا حاصل شود
ایں اوب تاج ست بر افراق کس	آنکه غافل نصبت از حق یک نفس

۱۱۰. هر کسی را نیست این دولت نصیب
 در و نشان را نیست غیر از حق طیب
 دارد وی هر در دریا و خداست
 زانکه در هر حال حق دارد و راست
 مرشد کابل همسر را آرزو
 غیر مرشد کس نه یا بدره بدر
 ره روان را راه بسیار آمده
 کاروان را راه در کار آمده
 و مبدم در ذکر مولا حاضر اند
 خوش منظور و خدا را ناظر اند
 مرشد کابل بها باشد بها
 کز کلامش بوی حق آید عیا
 هر که آید پیش ایشان ذره دار
 زود گردد همچو مهر نور بار
 زندگی اینست بی چون و چرا
 بگذرد این عمر در یاد خدا
 خود پرستی کار نادان آمده
 حق پرستی ذات ایمان آمده
 هر دم غفلت بود مرگ عظیم
 حق نگه دارد دزد شیطان رجیم
 ۱۲۰. آنکه روزه شب بیاوش مینگاشت
 این شمع اندر دوکان اولیاست
 بهترین بنده درگاه شان
 بهتر است از بهترین این جهان
 پس بزرگان کو فدائی راه شان
 سرمه چشم ز خاک راه شان
 همچنین پندار خود را ای عزیز
 تا شوی ای جان من مرد تمیز
 صاحبان را بنده بسیار آمده
 بنده را با بندگی کار آمده

له نسخه ۳ - راه ایمان - ۱ - کترین - ۲ - نسخه ۳ - بادستان - ۱

له نسخه ۳ - پس بزرگ آمد فدائی راه شان - ۱

پس ترا باید که خدمت گار شاں	باشی و هرگز نباشی بار شاں
گرچه یاری دِهه ز غیر از سالکی است	یکه ز گفتن چنین عیبی بسی است
دِهه را دیدم که خورشید جهان	شد ز فیض صحبت صاحب دلاں
بگفت صاحب دل که حق نباشد ترا	کز تافیش شوق حق می بار دش
صحبت شاں شوق حق بخشند ترا	از کتاب حق سبق بخشند ترا
۱۳- دِهه را خورشید انور می کنند	فاک را از حق منزوی کنند
چشم تو خاکی و در دی نور حق	اندر دوش چار سومی و هفتم طبق
خدمت شاں بندگی حق بود	کان قبول فتاد بر مطلق بود
بندگی کن ز آنکه او باشد قبول	قدیر او را کی بداند هر چه دل
همست کار روز و شب در یاد او	یک نفس غالی نمی باشد از او
چشم شان روشن ز دیدار آلاه	در لباس اندر گد او باد شاه
بادشاهی آنکه او دائم بود	بپنج ذات پاک حق قائم بود
رسم شاں آئین درویشی بود	از خدا و با همه خویشی بود
هر گد را عز و جایی می دهند	و دولت بی اشتباهی می دهند
ناکسان را عارف کابل کنند	بی دلاں را صاحب دل می کنند

له نسخه ۴- گرچه یاری دِهه بغیر از شاں کسی است *

له نسخه ۳- ناکسان را در نظر کابل کنند *

۱۴۰. خود پرستی از میان برداشتند تخم حق در گشت دلهای کاشتند
 خدایتن هیچ می دانند شان حرف حق را روز و شب خوانند شان
 ناکجا اوصاف مردان خداست از هزاران گریبی گویم رواست
 همچنین مردم بخوگان گشتند دیگران مردند اینها زیستند
 زمیستن را معنی دانی که صیت ای خوشا عمری که در یادش زیست
 مرد عارف نده از عرفان دست نعمت هر دو جهان در خانه اوست
 معنی این زندگی یاد خداست سر فیضش زنده جان او بباست
 ذکر او بر هر زبان گویا شده هر دو عالم راه حق جویا شده
 جمله می خوانند ذکر ذوالجلال اسی زهی قیل و نهی فرخت. قال
 قیل و قالی گر برای حق بود از برای قادی مطلق بود
 ۱۵۰. یافت این سرمایه عمر نجیب هست اندر صحبت ایشان نصیب
 آن روا باشد دیگر منظور نیست غیر حرف راستی دستور نیست
 ساده سنگت نام شان در بند نیست اینهمه تعریف شان ای مولود نیست
 صحبت ایشان بود لطف خدا تا نصیب کس شود این رؤیاست
 هر کسی این دولت جاوید یافت زندگی عمر را اُمید یافت
 اینهمه فانی و آک باقی بدان جام عشق پاک را ساقی بدان

هر چه هست از صحبت ایشان بود / سر طفیلش خسته آبادان بود
 این همه آبادی از لطف خداست / غفلت از وی کنش مرگ جفاست
 صحبت شان حاصل این زندگی است / زندگی این زندگی این زندگی است
 گر تو میخواهی که مرد حق شوی / عارف ادکابل مطلق شوی
 ۱۶۰- صحبت شان کیمیا باشد ترا / تا چه می خواهی روا باشد ترا
 این همه که صاحب جان آمدند / از برای صحبت شان آمدند
 زندگی شان ز فیض صحبت است / صحبت شان آیت پر رحمت است
 هر کسی را صحبت شان بایش / تا ز دل عقد گهر بکشا بدیش
 صاحب گنجینه ای بی خبر / بیک زان گنجی ترا نبود خبر
 کی از آن گنجی بیانی اطلاع / اندرون فضل چون باشد متاع
 پس ترا لازم بود جوئی کلید / تا به بینی گنج خفیه را پدید
 فضل بکشا از کلید نام حق / از کتاب گنج مخفی خوان سبق
 این کلید نام پیش شان بود / مرجم دلباشی ریش و جان بود
 چون کسی را این کلید آید برست / صاحب گنجینه باشد هر که هست
 ۱۷۰- گنج را چون یافته جویای گنج / گشت فایغ از همه تشویش و رنج
 آن هم از مردان حق شده ای شفیق / آنکه اهی یافت در کوی رفیق

صحبۂ نشان ذرہ را چون ماہ کرو	ہر گدا را صحبتِ نشان شاہ کرو
رحمتِ حق باد بر او ضائع نشان	بر پدیر مادر و اہنایِ نشان
ہر کہ نشان را دید حق را دید ہست	خوش گُل از باغِ محبت چید ہست
گُلِ زیباغ معرفت بر چیدن ہست	دیدن ایشان خدا را دیدن ہست
مشکل آمد دیدن حق را بسیار	میدہد ایں جملہ را قدرتِ نشان
از طفیلِ نشان خدا را دیدہ ام	گُلِ زیباغ معرفت بر چیدہ ام
دیدن حق معنی دارد و شریف	من نیم ایں جملہ آں ذاتِ لطیف
ہر کہ او دانست ایں حرفِ تمام	یافت آں گنجِ مخفی زامقام
۱۸۰۔ معنی حق صورتی دارد نکوست	صورتِ حق صورتِ مردانِ درست
خلوتِ ایشان بود در انجمن	وصفِ ایشان بر زبان مرد و زن
زین خبر واقف کے باشد کرد	دارد از شوقِ محبت گفتگو
شوقِ مولا اثلِ گریبان گیر شد	ناکسی ہم صاحبِ تدبیر شد
شوقِ مولایت چوں باشند تنگیر	ذرہ گردد در شکبِ خورشیدِ منیر
بسکہ حق میبارد از گفتارِ نشان	دیدہ باروشن شد اند دیدارِ نشان
روز و شب باشند ذکرش بلام	در لباسِ دنیوی مردی تمام
باہمہ از جملہ آزادند نشان	در ہمہ حال از خدا شادند نشان

۱۔ یافتہ ایں گنجِ خفیہ زامقام ۲۔ دیدار ۳۔ انوار ۴۔

در لباس دنیوی و رسم دین ہچوا نشان ثانی دیگر نہیں
 ہچنال دریا و حق دارند دست حق شناس حق پسند و حق پرست
 ۱۹۰۔ در لباس دنیوی سر تا قدم بین و غافل نہ بین نیم دم
 آن خدائی پاک شان را پاک کرو گرچہ جسم شان ز مشقت خاک کرو
 این وجود پاک پاک ز بادا دست زانکہ ایشان منظر بنیاد دست
 رسم شان آئین ولداری بود در ہمہ حال از خدا یاری بود
 ہر کسی را کی نصیب ہیں دولت است دولت جاوید اند صحبت است
 این ہمہ از صحبت مردان دست دولت ہر دو جہاں در شان دست
 صحبت شان نفع بسیار آورد نخل جسم خاک حق بار آورد
 ہچنین صحبت گجا باز آیت کز برای مردی می شایست
 مردی یعنی بہ حق پیوستن است غیر ذکرش از ہمہ دارستن است
 چون دل بندہ بذر کشن آفتاب حاصل مرد دل آگاہ یافت
 ۲۰۰۔ کاشن از گردن گداں و گزشت بر سر دنیا چو مرداں در گزشت
 این جہاں را بچہاں تمیز کنند آنکہ دل از ذکر حق رنگیں کنند
 در وجودش آفتابی یافتہ نام حق در صحبت شان یافتہ
 نام حق از بیکہ روز و شب گرفت دست او را ذکر مولا برگرفت

خانہ دیراں ز حق آبادہ شد	ذکر مولا آنکہ یار می دادہ شد
کی بدست آید ز گنج دمال دسیم	ذکر مولا دولتی باشد عظیم
شوق مولا بہترین کہیباست	ہر کہ حق را خواست حق اورا بخواست
لیکن او اندر زبان اولیاست	گو ہر مقصود تن یا و خداست
بادشاہی چیت کاں ناحق بود	پارسی بہ کہ بہر حق بود
تا کہ او را خواہد حشدائی کبریا	ہر دو مشتاق اندر دہبارسا
غیر حرف حق ہمہ شرمندگیست	۲۱۰ بندہ تا باشد برای بندگیست
آنکہ آرد مرشد کابل بدست	لیک در ظاہر کسی باشد درست
ہر دو عالم شایق دیدار او	دین دنیا ہر دو فرماں دابر او
در حقیقت عارف مطلق بود	ہر کرا گفت ز نام حق بود
عارف حق مجلہ نیکوی کنند	یا و حق را طالب آدمی کنند
بی ادب دائم ز حق شرمندہ	حق ہماں باشد کہ باشی بندہ
عمر نہ بود آنکہ او بر باد رفت	عمر آں باشد کہ او در یاد رفت
خوش علاجی ہست بہر زندگی	بندہ پیدا شد برای بندگی
مردم چشم دو عالم سوی اوست	ای خوشا چشتی کہ دیدہ روی دوست

۱۰ ہر کرا حق + ۱۱ تا توانی بندگی کش بندگی ۱۲ ۱۳ بندہ ۱۴

ای خوشا چشتی کہ دیدہ روی دوست بندگی ہش مجلہ مقبول ہکو

این جهان و آسمان از حق پرست
 ۲۲۰- هر کسی که با خدا هم رنگ شود
 معنی یکرنگی آمد فوق حق
 او برنگ صاجی با عز و جاه
 او برنگ صاجی فرمان روا
 او برنگ صاجی دار و نظر
 عمر با جویای این دولت شدند
 هر کسی را ذره زان باشد نصیب
 غیر از یعنی ز حق غفلت بود
 دیدن حق تا میسر می شود
 حرف حق در دل اگر مادا کند
 ۲۳۰- هر که خود را سوی حق می آردش
 این همه فیض از طفیل صحبت است
 هیچکس از حال نال آگاه نیست
 در نظر آیند چو دست لاله
 در کسب باشند آزاد از کسب

یک مرد حق بعالم کمتر است
 و صف او در ملک روم و زندگ شد
 بنده را آرام اندر ذوق حق
 مابینک بندگی اندر پناه
 مابینک بندگی نزدش گدا
 بنده را از بندگی باشد خبر
 ساهماشتاق این صحبت نشنند
 آن بخوبی گشت خورشید نجیب
 یاد او سرایه دولت بود
 صحبت مردان تاثر می شود
 درین هر موی او حق جا کند
 از رخ او نور حق میباردش
 صحبت مردان حق خوش دلست
 هر که دمید او را بخاراه نیست
 در حقیقت هر دو عالم اپناه
 عمر گذرانند اندر یاد رب

خوبیش را چوں مورثا مند شاں	در حقیقت بہتر از پیل دماں
ہرچہ می بینی ہمہ حیران شاں	شان شاں بہتر بود از امتحاں
صحبت مردان حق باشد کرم	دولتی کاں را نباشد پیچ غم
خود بزرگ و ہر کسی با شان نشست	او بزرگی یافت تا ہر جا کہ هست
ہر کسی کو خویش را بشناختہ	در طریق بندگی پرداختہ
۲۴۰۔ این زمین آسمان پراز خداست	عالمی ہر شود و اں کاں شدہ کجاست
دیدہ بر دیدار حق گر مبتلاست	ہرچہ می بینی بچشمست حق بناست
ہر کہ شاں او دید حق را دیدہ است	او طریق بندگی فہمیدہ است
طرز بیک رنگی عجب ننگ آروش	کز بدن نور چشمی بار دوش
او بر ننگ صاجی ایں است و بود	ببندگی دائم با داس و سجود
او بر ننگ صاجی ارستاد او	ببندگی تا سر قدم نمیباید او
صاجی با صاحبان سپید دام	بندہ را در بندگی باشد قیام
صاحبان را صاجی باشد شعا	بندہ را در بندگی فصل بہار
صاحبان را صاجی دایم بود	بندہ ہمہ در بندگی قائم بود
انہ برای آن کہ تو سر گشتہ	از پی و نیب از حق برگشتہ
۲۵۰۔ دولت گیتی نباشد پائدار	یک نفس خود را بسوی حق بسیار

چوں دل تو نایل یاد خداست	آں خدائی پاک کی از تو جداست
گر تو غافل باشی از فکر بلند	تو کجا داو کجا آئے هوش مند
یاد او درود و دعا را دوست	یاد او هر گم شده را رہناست
یاد او این جمله را لازم بود	هر که غافل شد از او مکرّم نشود
یا الهی بنده را توفیق ده	تا بیاد تو بگذرد این عمر به
عمر آن باشد که در یاد خدا	بگذرد و دیگر نباشد دعا
مدعا بهتر جز یاد نیست	غیر یادش این دل را شاد نیست
شادی دائم بود یا رحمت	ای زهی دولت که باشد رهنا
گرچه حق در جمله دلبا بود	یک عارف صاحب ایساں بود
۲۶۰ چشم عارف قابل دیدار هست	مرد عارف واقف اسرار هست
صحبت مردان حق را دوستدار	تا تو هم گردی زمینش رستگار
هر چه هست از صحبت ایشان بود	ز آنکه جسم و جان سراپا جان بود
مردان دیده روشن شدند	خاک جسم حجاب گلشن شدند
ای زهی صحبت که خاک اکسیر کرد	ناکسی را صاحب تدبیر کرد
گوهر و لال و جواهر پیشینشان	هر دمی که بگذرد در یاد آں
این جواهر با همه منافی بود	یاد حق بر بنده ارزانی بود

رسم مردان خدا دانی کہ چہیت
 یک نفس بی یاد حق نگذاشتند
 خیر خواہ جسگی پیدایش اند
 ۲۷۰ نام حق مردان حق را زیور است
 حرف شان تعلیم عمر جادوان
 ہر چہ می گویند ارشادست دہن
 این ہمہ مشتاق دیدار خداست
 ہر کہ بامردان حق شد آشنا
 یاد حق یعنی ز خود بگذشتن است
 رشتگی از خوشنیتن دارستگیت
 ہر کسی کو با خدا دل بستہ است
 صحبت دل بستگان با خدا
 دین و دنیا ہر دو جہاں ماندہ اند
 ۲۸۰ ہر کرا این آرزوی پاک ہست
 واصلان حق ترا واصل کنند
 دولت جاوید پیش عارف است
 فارغ اند از قید مائی مرگ زیست
 خوش علم بر ہنہ طہن افراسختند
 زیب بخش این ہمہ آرائش اند
 چشم شان از نور حق پر گوہر است
 یاد حق دارند دائم بر زبان
 بر منی آرند غیر از حق نفس
 برستان دہر گلزار خداست
 سایہ او بہتر از بال ہما
 از خیال غیر حق دارستن است
 با خدا می خوشنیتن دل بستگیت
 او ز چرخ نہ طہن بر جستہ است
 کی میسر آیدت این کہمیا
 بس ز جہانی پریشان ماندہ اند
 مرشد او صاحب ادراک ہست
 دولت جاوید حاصل کنند
 این سخن مشہور بس متعارف است

عارفان و کالمان و اصملاں نام او دارند و آئیم بر زبان
 بندگی شان بود ذکر خدا دولت جاوید باشد حق نما
 چون بناید دولت جاوید و تو ز حق باشی و حق باشد ز تو
 بر دولت گیر توی حق بر فکند خار بجز از پائی دل بکشد
 خار بجز از پائی دل چوں مورشد خانه دل از خدا مامور شد
 همچو قطره کو بدریا و رفتاد عین دریا گشت و صلش دستداد
 قطره چوں شد بدریا آشنا بعد از آن تفریق نتوان شد ز جا
 ۲۹۰- قطره چوں جانب دریا شناخت از ره تفریق خود را قطره یافت
 قطره را این دولتی چون دستداد قطره شد اندر حقیقت با مراد
 گفت من یک قطره آبی بوده ام پهن دریا را چنان پیوده ام
 گرم را در باز راه لطف خویش و اصل خود کرد از اندانه بیش
 همچو موج از پهن دریا رود نمود موج گشت و کرد دریا را سجود
 همچنان هر بنده کرد اصل است در طریق بندگی بس کامل است
 موج و دریا گرچه در معنی یکبیت یک اندر این آں فرق لببیت
 من کی موجم تو بجز بیکان فرق باشد از زمین و آسمان
 من نیم این جمله از الطاف تو من کی موجم ز طبع صاف تو

با ہر گاہ صحتی میبایدت از ہمہ اول ہمیں میثایدت
 ۳۰۰۔ قادر مطلق بقدرت ظاہرست در میان قدرت خود قادرست
 قادر و قدرت بہم آہنختند آن متلع غیر حق را رنختند
 پس ترا ہم باید ای یار عزیز حق کدام دنو کدای کن تیز
 گر تو دہل گشتہ در ذات او غیر حرف بندگی دیگر مگو
 اینہمہ از دولت این بندگیت زندگی بے بندگی شرمندگیت
 حق تعالی بندگی فرمودہ است ہر کسی کو بندہ شدہ آسودہ است
 چوں اناحق بر زبان اظہار کرد شرع آن منصور را بردار کرد
 مستحق معنی ہشیاری است مارقاں را خواب ہم بیداری است
 و حقیقت بی ادب یا بد سزا چوں ادب آمد ہمہ را رہنما
 گر تو سرتاپا ہمہ حق گشتہ واصل بی چوں مطلق گشتہ
 ۳۱۰۔ باز راہ بندگی در پیش گیر بندہ ادب بشم راہ خویش گیر
 در ہمہ حالت خدا حاضر ہیں حاضر و ناظر ہمہ ناظر ہیں
 در وہ حق جز ادب تسلیم نیست طالب اورا بجز تسلیم نیست
 طالبان حق ہمیشہ با ادب با ادب باشند اندر یا در رب
 بی ادب را کی ز راہ طاق خبر بی ادب از حق ہمیشہ بی بصر

۱۔ ہر کسی در بندگی آسودہ است : ۲۔ حقیقت با ادب باید تراہ : ۳۔ خال : ۴۔

بی ادب هرگز بخت راهی نیافت
 راه حق را هیچ کمرایه نیافت
 بی ادب راه خدا آمد ادب
 بی ادب راه خدا کی دانندش
 در پناه سایه مردان حق
 بی ادب اینجا ادب آموزش شد
 ای خدا بی ادب رده ادب
 گرمیابی لذتی از یاد او
 این وجود خاک را قنایم بدان
 شوق مولا ز ندگی جاں بود
 شوق اود در هر دلی کی جاگند
 شوق مولا مزاج چون دستداد
 خاک را هوش مهره چشم سراسر است
 دولت دنیا نباشد پائدار
 یاد او لازم بود دایم ترا
 عارفان دارند با عرفان خربش
 ۳۳۰- مسند شوق الهی بی زوال
 بی زوال آمد کمال ذوق حق
 تا که یابد ذره از شوق حق
 عارفان را به زجاج و افسر است
 در طریق عارفان حق گذار
 ذکر او قائم کنند قائم ترا
 حاصل عرفان در دین جان خویش
 ورنه بینی چه زوالی هر کمال
 تا که یابد ذره از شوق حق

هر کسی کو یافت او جاوید شد	در حقیقت صاحب آئینه شد
چون آینه شصورت حاصل گرفت	درة از شوق جاد و دل گرفت
آب حیوان می پکد از موی او	زنده میگردد جهان از بوی او
ای زهی انسان که حق را یافته	رو زیاد و غیر حق بر تافته
در لباس دنیوی قایم از ان	بمحو ذاتش با شوق را او نهان
نظا هرش در قید شست خاک هست	باطن او با خدائی پاک هست
ظاهر اندر مابل فرزند و زن	در حقیقت با خدائی خویشین
ظاهر اندر مابل حرص و هوا	باطن او پاک از یاد خدا
ظاهر اندر مابل اسپ شتر	باطنش قایم ز قید شور و شر
ظاهر اندر مابل سیم و زر است	باطن اندر صاحب بکر و راست
رفته رفته باطنش ظاهر شده	در حقیقت طبله عنبر شده
ظاهر و باطن شده یکسان او	هر دو عالم بسند و فرمان او
هم بدل یاد خدا و بر زبان	این زبانش دل شد دل شد زبان
و اصلان حق چنین فرموده اند	بنده را در بندگی آسوده اند
صاحبی باشد مسلم شاه	کز نشین سالک این راه
سالک این راه بمنزل او یافت	عالم عمر و دل آگاه یافت
بنده را را بستگی در کاد هست	جام شوق بندگی سرشار هست

صاحبی ز سید خدای پاک را آنکه ز سیت داد مشت خاک را
 ۳۵۰. شوق از یاد حقیقتی مست از کرد سر فراز و صاحب مهر از کرد
 مشت خاک از یاد حق رونق گرفت بسکه در دل شوق یاد حق گرفت
 ای زهی قادر که از یک قطره آب خاک از روشن کند چو آفتاب
 ای زهی خاکبیکه نور افروز شد این سعادت بها نصیب اندوز شد
 ای زهی قدرت که حق بار آورد مشت خاک را بگفتار آورد
 حاصل این زندگی یاد خداست ای زهی چشمی که بر حق مبتلاست
 ای زهی دل کاندیش شوقش بود در حقیقت صاحب نقش بود
 آن زهی سر که بر پیش در سجود همچو چو گاه گویی شوقش در بود
 ای زهی دستی که وصف از نوشت ای زهی پای که در کوبش گذشت
 آن زبانی به که ذکر از کند خاطری آن به که شکر او کند
 ۳۶۰. در همه عضوی که او اندر تنست شوق او اندر هر مرد زن هست
 آرزوی جمله شوی او بود شوق او آغشته در هر مؤ بود
 گرنه خواهی صاحب عرفان شوی جاں بجان ده که نا جانان شوی
 هر چه داری کن همه قربان او ریزه چینی کن دی از خزان او
 شوق عرفانش اگر کامل بود گوهر مقصود تو حاصل شود
 تو هم از این عمر یابی بهره مهر عرفانش چه بخشد ذره
 سه خود

نام تو اندر جهان گرو د بلند شوق عرفانت کند بس از جند
 شوق عرفانیش کسی را دستداد گز کلیدش قفل د بهار اکشاد
 قفل را بکشتا و مال بیکراں در کف خود آرد از گنج نهان
 کاندراں لال و گهر بسیار هست از متاع تویی شهوار هست
 هر چه میخوای ز گنج بیشمار آیدت در دست ای عالی تبار
 پس بخوانی صا دها بن شوق را تاز شاں حاصل کنی این ذوق را
 ذوق و شوق حق گر باشد ترا فیض این محبت اثر بخشد ترا
 گر چه در دلهان نباشد جز خدا عارفان را منزلی باشد علا
 غیر عارف واقف این حال نیست عارفان را غیر ذکرش قال نیست
 بادشاهاں سلطنت بکنند چون گدایان گو بگو بشتانفتند
 از برای آل که یاد او کنند از سکافات دد عالم و آرمند
 واقف این ره اگر دست آمدی مقصدش سلطنت دست آردی
 جملہ لشکر طالبان حق شدی در حقیقت عارف مطلق شدی
 سالک این ره اگر در یافتی دل از این شاهی گجا بر تافتی
 ۳۸۰. بنجم حق در مزرعه دل کاشتی تا عیار بر دل زد دل برداشتی
 بر سر تخت و نگین قایم بوی ذکر مولا گر بدل قایم شدی

بوی حق می آید از مهر موی شان
 زنده می شد هر کسی از بوی شان
 نام حق بیرون نه بود از جیم شان
 مرشد کامل اگر ادی نشان
 آب جوداں اندرون خانه هست
 یکبنی بادی جهان بیگانه است
 چون ز شهرگ به ستاشه نزدیکتر
 چون بصیر می روی ای بی خبر
 واقف این ره چو گرد دریا
 فطرتی در انجمن با شد ترا
 هر چه شان اندر خلافت دهندند
 جگر را یکبارگی بگذاشتند
 از برای آنکه حق حاصل کنند
 پیردی عارف کامل کنند
 عارف کامل ترا کامل کند
 هر چه بخواهی ترا حاصل کند
 ۳۹۰ رستی اینست راه حق بگیر
 تا تو بهم روی چو خورشید بینیر
 حق درون دل که دل داری کند
 مرشد کامل ترا یاری کند
 واقف این ره اگر آری هست
 اندرون یابی مستلح هر چه هست
 مرشد کامل کسی را دست داد
 تاج عرفان را بفرق اذ نهاد
 محرم حق مرشد کامل کند
 دولت جاوید را حاصل کند
 هر دو عالم بسته فرمان او
 این جهان آسمان ستیان او
 معنی احسان عرفان خداست
 عارفان ادولت خوش توانست
 تا خدائی خویش را بشناختش
 نقد عمر جاوداں در یافتش

اود روین دل تو بیرون می روی	اود بخانه تو بهج چون می روی
اوست از مهرشوی تو چون آشکار	تو گنجایردن به دی بهر شکار
م. اندرون خانه است نورالاه	تافت چون بر آسمان رخشنده ما
اندرون چشم تو بینا شده	برزبانت حکیم حق گویا شده
این جودت روشن از نور حق است	روشن از نور خدای مطلق است
یک گفت نیتی از حال خویش	روز و شب جیرانی از افعال خویش
مرشد کابل ترا محرم کنند	درد ریش بجز را مرهم کنند
تا تو هم از فاصلان او شوی	صاحب دل گروی و خوشخوشی
از برای آنکه سرگردان شوی	غما اندر طلب جیران شوی
تو چه باشی عالم جیران او	عرش دگرسی جمله سرگردان او
چرخ میگردد بگرد آن که او	دارد از شوق خدا فرخنده خو
جمله جیرانند سرگردان او	چون گدا جویند او را کو بکو
م. بادشاه هر دو عالم در دل است	لیکن این آغشته آب گل است
در دل تو نقش حق چون نقش است	جمله نفس شوق شدای حق پرست
نقش حق یعنی نشان نام حق	آب حیوان را بنوش از جام حق
آنکه اورا جستم از مهر خانه	یا فتم ناگاه در کاشانه
این طفیل مرشد کابل بود	هر چه میخوای از دمه ابل شود

این مراد دل کسی بی آن نیافت
 نامری مرشد میا ویر بر زبان
 هر گدانی دولت سلطان نیافت
 مرشد کامل دهد از حق نشان
 مرشد هر چیزی باشد مبی
 آن خدای پاک دل را کام داد
 حاصل حق مرشد کامل بود
 ادلا ایدل فنای خویش شود
 واقف از مرشد کامل شوی
 هر که از خود را فنای او نکرد
 هر چه هست آن اندرون خانه هست
 مرشد کامل چه باشد رتبا
 گرد دل تو جانب حق آرد
 هم درین دنیا بیابی کام را
 بیرون از جسم تو نبود هیچ چیز
 تابیا بی این سعادت را مدام
 من چه ذره مشتی از خاک غریب
 ای زهی مرشد که نام پاک را
 از کرم بخشید میشت خاک را
 این همه دولت ز مرشد شد نصیب
 از کرم بخشید میشت خاک را

این همه چو از طفیل مُرشد است
 هر که مُرشد را نداند مرتداست
 مُرشد کامل علاجِ دل کند
 کامِ دل اندر دولت حاصل کند
 منبرِ دل چو مُرشد کامل شناخت
 زندگی عمر حاصل شناخت
 ۳۵۰- زندگی عمر حاصل می شود
 از برای آنکه این پیدا شده
 این متاع اندر دکان حق بود
 مُرشد کامل و پد پاکی ترا
 مُرشد کامل علاجِ دل کند
 صحبت عارف عجب دولت بود
 ای عزیز من بشنوا ز من سخن
 طالبِ مردانِ حق را دوستدار
 خاک شو مردانِ حق را خاک باش
 گرتو خوانی نسخه از نشانِ عشق
 ۳۶۰- عشق مولا مرثرا مولا کند
 یا الهی این دلم راه شوق ده
 تا بیادت بگذرد روز و شبم
 لذتی از شوق خاص ذوق ده
 در رمای بنده را از بندِ غم

دولتی آن ده که باشد پائدار	صحبتی آن ده که باشد غمگسار
نیمتی آن ده که باشد حق گذار	همتی آن ده که باشد جان نثار
هر چه دارد و در بهت قربان کند	جان و دل قربان ره شجاعت کند
دیده ام را لذت دیدار بخش	سینه ام را محزون اسرار بخش
این دل بر یاقین ما را شوق ده	در محویم بندگی را طوق ده
بهر ما را آرزوی وصل بخش	این خزان جسم ما را فصل بخش
هر سیر مویم زبان کنش از کرم	تا بگویم وصف حق را دمیسم
۴۰۰ - وصف حق بیرون بود از گفتار	این حدیث شاه باشد سحر بکار
معنی این کو بگویدانی که چیت	حد که دیگر مگو اینست زیست
زیستن در بندگی اعلی بود	گرچه سرتاپا همه مولا بود
گردید تو فین قنبل ذوالجلال	بنده را از بندگی باشد کمال
بندگی باشد کمال بندگی	بتنگ باشد نشان زندگی
گر نشان زندگی میبایدت	بندگی حق تری شایدت
زندگی بنده را این بندگیست	بندگی حق که عین زندگیست
تا توانی بنده شو صاحب مباحث	بنده را جز بندگی نبود تلاش
این وجود پاک از بندگیست	گفتگوهای دیگر شر بندگیست
بندگی کن ز آنکه او باشد قبول	بگذر از خود بینی و طرز قبول

۳۸۰- در دل صاحب لعل آید پسند
 رتبه ات گردد از آن هر دم بلند
 مرشد کامل که دارشاد کرد
 این دولت از یاد حق آباد کرد
 این همه ارشاد و در دل نقش بند
 تا شوی در هر دو عالم سر بلند
 این وجود من ترا ساز و طلا
 این طلا فانی و صد موج بلا
 آن طلا فانی و صد موج بلا
 دولت اندر خاک پائی مقلدان
 عاقبت دیدی خزان آورد بار
 این بهار تازه باشد تا آید
 هر که خاک پائی شان را نرسد یافت
 عارف الله در دنیا بود
 ۳۹۰- نوکر مولا دمسدم در جان او
 آیت نام خدا در شان او
 هر نفس دارند دل را سوی حق
 شد معطر مغزشان از بوی حق
 هر دمی که با خدا و اصل بود
 حاصل این عمر پیش مرشد است
 حاصل این عمر را حاصل بود
 نام حق چون بر زبانش دارد است
 مرشد کامل بود و یار حق
 کز زبانش بشنوی همه را حق
 صورت حق مرشد کامل بود
 نقیض او دایم در دین دل بود

نقش او چون در دل کس جاگستد	حرف حق اندر دلش ما را گشتد
خویشتم ترتیب این مردانه را	کاشت لعل سازد دل بیگانه را
آب حیوان پر شده چون جام او	زندگی ناته شده زان نام او
کز تکلم بوی عرفان آیدش	وز دل عالم گره بکشایدش
... هر که خواند از ره لطف و کرم	کردش در راه عرفان محترم
هست ذکر عارفان پاک را	آنکه او روشن کند ادراک را
نیست در وی مندرج ای باخبر	غیر حرف بندگی حرف دیگر
یاد حق سرایه روشن و لیست	غیر یاد حق همه بی حاصل است
حرف دیگر نیست غیر از یاد حق	یاد حق هاں یاد حق هاں یاد حق
یا آبی هر دل پژمرده را	سبز کن هر خاطر افشوده را
یا آبی یاوری کن بنده را	مژخو کن هر دل شرمند را
در دل گویا هوای شوق بخش	برزبانش ذره از ذوق بخش
ناشناشد و در آن جز یاد حق	ناخواند غیر حق دیگر سبق
تا نگردد غیر نام ذکر حق	تا نگردد حرف غیر از فکر حق

دیده از دیدار حق پرتو رکن

غیر حق از خاطر دل دور کن

انگنخ نامه

واه گور و جیوست

گور گو بن گوپال گور گور پورن نارائنه
گور دیال سمرنه گور گونک پنت او دمارنه

دل و جانم بهر صبح و مسا	سر و فرقم زردی صدق و صفا
باد بر مرشد طریق نشار	از میر عجز صد هزاراں بار
که ز انسان ملک نمودست او	عزت خاکبایاں فرودست او
خاصگان جمله خاک پائی او	همه ملکوتیاں فدائی او
گم فروزد هزار مہر و ماه	عالمی دال جز او تمام سیاه
مرشد پاک نور حق آمد	زان سبب در دلم سبق آمد
اں کسانی کزونه یاد آرند	ثمره جان و دل به باد آرند
مزرع چر مشربار زانی	چوں به پیشند ز دور سیرانی
انبساط آیدش از ان بدن	برشتابند ز بهر برچیدن
لیک محفل نیارد از وی بار	باز گردد گر شسته خوار و تزار
غیر ستگور همه بدان ماند	کآنجنان زریع بار و رداوند

سلطنتِ اول

سلطنتِ اولش فروغِ انوارِ حق سبحان و لامعه افروزِ علمِ حق
 و ایتقانِ علمِ فرازِ دوام آگاہی و ظلمت براندازِ ضلالت، نثری
 تالاسکانِ عاشیه برودش فرمائش و از لاهوت تا ناسوت خاکِ استانش و صفش
 خود حق التعال و طالبش خود ذاتِ لایزال، کلامِ هر بیت و سدی قدسی از
 توصیفش قاصد و لوائی نور آمائش برپرو عالم ناصر مشعل ارشادش ایزدی
 لمعات و پیش نورش صد هزاران ماه و خورشید غرقِ ظلمات، در ارشاد
 و هدایت بعالمیانِ اعلیٰ و شفاعت هر دو جهان را ادنی، خطابِ حقش
 مژشد العالمین و ذاتِ برحقش رحمت المذنبین، خاصانِ حضرتِ کبریا
 خاکبوسِ قدانش و پاکانِ ملأِ اعلیٰ حلقه بگوش و غلاش هر دو دوزن نامِ پاش
 نبیم و نصیرِ الحق میانه احد و کاتبِ آخرین را آخرین کبیر، فقرش سرفراز
 فقر کامل مکر منتش برپرو و عالم شامل

واه گور و جیوست

نامِ او شاهِ نانک حق کیش

که نیاید چنو دگر در ویش

فقر او فقر را سرفرازی
 طالب خاک او چه خاص چه عام
 حق چو خود و صفش چگونگی من
 صد هزاران مریضش از ملکوت
 همه جبروتیان فدائی او
 همه تا سوتیان ملائک او
 جانشینان او از دلائق
 ابد آباد قدر و جاه و نشان
 مرشد العالمین شدش چو خطاب
 گفت من بنده و عنایم تو ام
 باز چوں بهمن خطاب آمد
 که منم در تو غیر تو کس نیست
 راه ذکرم بعالمی بر شما
 در همه جا پناه و یار تو ام
 هر که نام تو بر تری دانند
 من در ذات خود منم باز
 گرو عالم بر آرد وادی شود

پیش او کار جمله جان بازی
 چه ملائک چه عاضران متعام
 در بر و صف او چه پوئم من
 صد هزاران مریضش از ناشوت
 همه لاهوتیان بیای او
 جلوه اش در آن تحت و فوق بگو
 ذکر توصیف ذات را لائق
 بر افرازد ز یکدگر سبحان
 از عنایات حضرت و یاب
 خاک اقدام خاص و عام تو ام
 متوانم چنین جواب آمد
 هر چه خواهم کنم همان عدلیت
 همه شود و صف من گویا
 باوری بخش و خواستگار تو ام
 از دل و جان بوصف من خوانند
 عهد من سخت گیر بر کن ساز
 که جهان غیر من نیرزد جو

در حقیقت منم چو راه نما	تو جهان را بپائی خود پیا
هر کرا خواهم دشوم مادی	از تو در دل در آرزو شادی
وانکه گمراه سازمش ز غضب	نرسد از هدایت تو بر لب
شده گمراه عالمی بی من	ساحرا گشته اند جادوی من
مردگان را کنند زنده همی	زندگان را بجا کشته همی
آفتنی را کنند آبی و شش	بر سیر آب بر زنند آتش
هر چه خواهند می کنند بهان	جمله جادو فن اند بر سامان
راه شان را می بسوی من	که پذیرند گفتگوی من
غیر ذکر مبعاد دوشی زدند	جز در من بجای نبردند
که ز دوزخ شوند رسته همی	ورنه آفتند دست بسته همی
قاف تا قاف عالمی جمله	دعوت آموز و ظالمی جمله
رنج و فرحت ز من نبیدانند	همه از غیر من پریشانند
انجن می کنند و از انجم	بر شمارند روز شادی و غم
بر نگارند نخس و سعد همی	باز گویند قبل و بعد همی
نیست شان را بذر استقلال	قال داند جمله گان بی حال
روم شا جمله را سوی من کرم	که ندارند دوست جز ذکر م
تا همه کارشان نیکو سازم	ظاهرشان زور بطراز م

من ترا آفریدم از پنی آں	که شوی رهینا بجمله جهان
حسب غیر از ضمیرش از دای	همگنان را تورا راست نمائی
شاه گفتا چه لائق آتم	که دل جملہ باز گردانم
من کجا و چنین کمال کجا	من کی و فرود الجلال کجا
یک حکمت کشم بجان دمل	فتوم یک زمان از وعنا فل
بادی در همنای جملہ توئی	راهبر و دل گرائی جملہ توئی

سلطنت دوم

سلطنت و ہمیش اذل مرید ساجد و از درشت سجودش و فروغ
 آن مشعل حق و ایقان روزا فردا از وجودش از معنی یکدی و عورت
 و مشعل جان افروز و حقیقت احد و بظاہر و شعله ماسوی الحق سوز مطاع
 خاصان بارگاه احدیت و مسجد مقبلان حضرت صمدیت، موصوفان و متعال
 و برگزیده درگاه ذوالجلال و ازلین الصب نام پاکش احاطه گیر فیض و فضلا
 بر اندک و کثیر و بر امیر و فقیر و شرم نوز حقیقت و شجر نشن نواز غده بر فقیر و
 قطیر و ادنی و کبیر کاتب نرسین که نرب د بوان ازل و گیہاں خدیویم
 بزل، دال آخرشش و دوائی ہر نام و راز از ہمیش و کم

واہ گور و جیوسرت

گور و انگہ آن مرشد العالمین	ز فضل اعد رحمت المذنبین
دو عالم چہ باشد ہزاراں جہاں	طفیل کر ہسائی او کامراں
وجودش ہمہ فضل و نسیم کریم	ز حق آمد و ہم بحق مستقیم
ہمہ آشکار و نہاں ظاہر و شش	بطور و عیاں جملگی باہر و شش
چہ و صفات او ذات حق آمدہ	دو جوش ز قدسی ورق آمدہ
ز وصفش زبان دو عالم قصیر	بود تنگ پیش فضا ئی ضمیر
ہماں بہ کہ خواہیم از فضل او	ز الطاف و اکرام حق عدل او
سیر ما بہ پایش بود بردوام	نثارش دل و جان ما مستدام

سلطنت سیدوم

سلطنت سیدومش سلطان ممالک حق پروری و محیط عالم کرامت
گستری، ملک الموت غالب مغلوبش و سلطان ملکوت محاسب محسوبش پیرایہ
فروغ آن ہر دو شعل حق و اہتسام ہر غنچہ بستہ ورق نخیس الف نام قدسیت
آرام بخش ہر آوارہ و ہم فرخ تنظیمش مستمعان ہر جی پارہ را ئی مہمنست
سرکش ریاض جاوید و دل سعادت اشتغالش دستگیر مرزا آمد۔

الف ثانی اشش امان بحریم و سبیه کار سین آخرینش سایه کرد گاره

واہ گور و جیوست

گور و امرد اس آن گرامی نژاد	زافضال حق هستی اشش امواد
زوصف و ثنائی همه بر تریس	بصد جت بیقت مربع نشین
جہاں روشن از نور ارشاد	زین دزبان گلشن از داد او
دو عالم غلاش چه ہزده ہزار	فضال و کر اشش فردن از شمار

سلطنت چہارم

سلطنت چہارم اشش اہر چہار تہ قدسی دالات و مقبلان خاص در گاہ
 صمدیت در خد متش بستہ کمر ہر شقی و ذلیل کہ از بار گاہش پناہ جست
 از میا بہن افضالش بر مسند عزت بنشست۔ و ہر عامی
 تہ کار کہ نام فرخش بر زبان را ند گرد معصیت و جرم کہ داشت
 از دامن وجود بر افشانند رائے کرامت انتہایش روح ہر جسم
 الف بادی اعلیٰ تر از ہر اسم۔ میم۔ سراپا تکریمش مجبوب
 سبحان العظیم و دال بالفض د انما یا حق مقیم سین آخرینش
 سرفراز ہر یکس و بدستگیری ہر دو عالم را بس۔

واه گور و جیو سہ بت

گور و راس آن مطاع الوری جهان بان تسلیم صدق و صفا
ہم از سلطنت ہم ز فقر نشاں گراں مایہ تر انسہ افسراں
ز توصیف اولت قاصر باں از دہت ہم سس گو ہر فشاں
چو حق برگزیدش خاصاں خویش سرافراختش ہم زیباکان خویش
ہمہ ساجدش الی بصدق ضمیر چہ اعلیٰ چہ ادنیٰ چہ شہ چہ فقیر

سلطنت نجمیم

سلطنت نجمیش حلبہ آرائی شوارق آل ہر چہار منحل حق انوار
واز رتبہ بر پنج قدسی والا منزل و بلند اقتدار حق شکوہ و حقیقت پرور
اعلیٰ عظمت فیض گستر مقبول حضرت کبریا و مطلوب بارگاہ
بہ ہمتا۔ او در حق و حق در ذاتش و افروز ترا تہ ہر زباں صفاتش
خاصان خاک را ہش و قدسیاں در ظل پناہش الف نام اہت
انشطامش اعانت بخش ہر نامید و راندہ و رانی راحت افزایش
رفیق ہر ذلیل و در ماندہ حبیم حق نیمش باں فرا بندہ ارادت
گزیناں و نون فیض مقدوش نوازندہ عقیدت آئیناں *

واه گور و جیوست

گور و ار جن اس جله جود و فضال حقیقت پرده هسته حق جمال
و جودش همه رحمت ایزدی سعادت فرا اینده سرمدی
مریدش دو عالم چهل صد هزار همراز کره بانی او جرعه خوار
از نظم قال حق اندیشه را بدونق عسلم یقین پیشه را
بلائی مقال حق آماز فردغ جمال حق آماز

سلطنت ششم

سلطنت ششم جلوه آرائی شوارق و انتشار افزائی قدسی
بوارق. شارقه رحمتش عالمیال افروز و بارقه عظمتش ظلتیال هو و تمخیش
و ثمن افکنش و تیرش خار شکن. اعجاز پاکش. شمس اظهر و منزل علیایش ازهر
علوی برتر زریب هر پنج مشعل جهان آرائی و زمینیت انجمن ارشاد و هدی -
نامی نام هویت ارتسامش با دخی کریم رانی رحمت اقتضایش روشنی هر عین
کاف غایبش گور حق جلا و واو بادی و در الما مای جانفزای ابدیش
باقی باحق شمیم زن فرخ مضمونش نیمه جادانی است و ال آخرش دانای یمن
و ظاهر و اسرار غیب و شهود و برداش باهره.

واپور و جیو سرت

گور و هر گو بند آں سراپا کرم که مقبول شد ز شقی و دژم
فضال و کرامت فزون از حضا شکویش همه فز و کبریا
وجودش سراپا که جماعتی حق ز خواصاں ربایند گوی سبن
هم از فقر و هم سلطنت نامور بفرمان او حمله یز و زبر
دو عالم منور ز انوار او همه نشئه فیض دیدار او

سلطنت مہمتم

سلطنت مہمتم از مہمت و نہ برترین و صد ہزاراں سبع و تنع
فاک نشیں عویان قدسی بستہ کمر بر دشمن قدسیان علوی چاکر قران
از ہم گسل کش مرگ و ہلاک و ملک الموت بہمناک از عظمتش سینہ چاک تخت
نشین سلطنت بیروال و مقبول در گاہ و اہم بہمتعال بمنم الفضال خودکاش
و بر قدرت کستگاہ غالبش از نام فرخ کاف کرامت کرد بیان راسی
حق گراہن ریا حقد و سیاں تہای با الف اوتاب و نہ پنجہ ہمتنان فلک درو
ہائی بارشیں ہر میت انگن خلکہ سینتان سلحشور راہی راعشر برگزین نام دیای
آخرش یا ویر خاص عام .

واه گور و جوست

حق پرور حق کنش گور و کرتا هیرائی سلطان هم در پیش گور و کرتا هیرائی
 فیاض الدارین گور و کرتا هیرائی سرور کونین گور و کرتا هیرائی
 حق و اصف اکرام گور و کرتا هیرائی قاصان همه بر کام گور و کرتا هیرائی
 شاه منشی حق نسق گور و کرتا هیرائی فرمان دهنه طین گور و کرتا هیرائی
 گردن زن سر کشان گور و کرتا هیرائی یار منتظر عاں گور و کرتا هیرائی

سلطنت هشتم

سلطنت هشتمش تاج معصومان مقبول و مطلع مقبلان موصول
 اعجاز قدسیش شهره آفاق و انوار دجود پاکش حق انشراق خاصان قریش
 دپاکان سر پرستانش - و اصف ادصاف جزا ملش هزاران هزار ثلث و
 سکس برگزین و ریزه چین مایه و جلالش بیش از شمارش و عشر حق تمکین
 نامی نام فرخ قریامش هریمیت افکن دیو عالم گیر و ایستی نمائش صد شین
 جادوانی سر پر کاف نازی آن کشا بنده ابواب کرم و شین شرکت نصینش
 سرا فکن دیوان دژم - نرین آخرش نر همت افزای هر دل و جان ندیم خاص
 بنعم الشبان *

واہ گور و جیو سنت

گور و پرکشش آن فہمہ فصل وجود	حقیقت از ہمہ خاصگان پست شود
میان حق و او فصاں الورق	وجودش بہ فضل انصاں حق
ہمہ سائل لطف حق پرورش	زمین و زمان جملہ فرماں پرش
طقیلش دو عالم بود کاسیاب	از و گشتہ بہ ذرہ نور شید تاب
ہمہ خاصگان را کف عصمتش	ثری تا سما جملہ فرماں پرش

سلطنت نہم

سلطنت نہمیش نو آئین تر و سرور و راں حق پرور سلطان
 الدنیاء و الآخرت تخت آرائی اعزاز و المفاخرت با وجود قدر قدرت لا
 سر نہاد و تسلیم و رضا و پنهان ساز عظمت و اجلال کبریٰ آرایش گر
 ارادت گزینیان با صفا و جمال پرور عقبات آئینان پیرا جبروتیان شاع
 المہوتیان ارتفاع قائم بالذات حق القدیم و دایم ندیم سبحان العظیم فہر
 برگزیدگان خاص و ثابت حق پروران حقیقت اختصاص نہائی نامہ مہینت
 التیاسش تزیین از کل تسلیم و یابی فارسیں بل یقین کامل العظیم
 کاف مبارک عجیبش زیم نفیس سراپا حلم و بای با ہمیش بزم آرائی

پرایت و علم. الحق حق موالفتش آرایش حق و ایقان و دال
ایزدی جمالش داویر کون و مکان. رایی آخرش رمز شناس
راه طریقت و حق اساس و الاحقیقت ۱۱

واه گور و جوست

گور و تیگ بهادر آن سراپا فضل	زینت آرائی محفل جاه و جلال
انوار حق از وجود کیش روشن	هر دو عالم از فیض فضلش روشن
حق از همه برگزیده گان بگزیدش	تسلیم در ضار انکو سنجیدش
بر مفضل قبول خود افزودش	مسجود العالیین فضلش فرمودش
دست همه گان بذیل فضل او	بر سر انوار علم حق قال او

سلطنت دهم

سلطنت دهمش دست پیچ دیوان دور گیر و زیب آرائی جاد وانی
سریر جلوه آرائی آن نه مشعل حق فروغ و ظلمت زدائی شب کذب و روغ
سلطان الاول و الآخر باصر الباطن و الظاهر شتهر سازه قدسی اعجاز و ازهر
طاعت و خدمت بی نیاز شیران افواج منصوره شش یک تراز و لواهی عالم
کشایش نصرت طراز کاف فارسی از نام حق اقتسامش گیتی ستان و او بادای

واسطه قیام زمین و زمان بائی ابد بقایش بخشند پناهندگان شمیم نون
 هایونش نوازنده پرستندگان. وال سراپا عظمت و اجلالش دام گسل مرگ
 سین سراپا والا تمکینش سرمایہ ساز و برگ. بوسے نون و اما ندیم شجائی ثانی
 کافی عجبش جانگزائے بادیه پمیان بے فرانی های آخین آدمی الکوین حق
 دین هدایت و ارشادش برتبه طین. صد هزاران ثلث و شدس خدمت
 گزیں و صد هزاران ربع و تنع خاک تنیس. صد هزاران عشر و ثلث و ثلثون
 ستاینده بارگاهش صد هزاران ایشرو برهما و عرش و کرسی خواهنده پناش
 و صد هزاران آسمان و زمین حلقه بگوش آن است و صد هزاران آفتاب ماه
 خلعت پوشش آن. صد هزاران عرش و کرسی و اعداد و غلام نامش و صد
 هزاران رام و راجه و کاهن و کشن خاکبوس اقدامش صد هزاران مقبل خاں
 حمدیت ستانگش و صد هزاران اندر و مار هزار زبان توصیف گویش.
 و صد هزاران ایشرو برهما عقیدت پرورش صد هزاران اتم قدرسی در
 خدمتش و صد هزاران قدر و قدرت پذیرش گریاعتش +

واہ گور و جیوست

ناصر و منصور گور گو بند سنگه ایزد منظور گور گو بند سنگه
 حق را گنجور گور گو بند سنگه جمله قبض نور گور گو بند سنگه

حَقِّ حَقِّ آگاه گور گویند سنگ	شاه شاهنشاہ گور گویند سنگ
برد و عالم شاه گور گویند سنگ	خصم را جاں کاہ گور گویند سنگ
فائز الانوار گور گویند سنگ	کاشف الاسرار گور گویند سنگ
عالم الاستار گور گویند سنگ	ابر رحمت بار گور گویند سنگ
مقبل و مقبول گور گویند سنگ	وصل و موصول گور گویند سنگ
جاں فروز نہر گور گویند سنگ	فیض حق را بحر گور گویند سنگ
حق را محبوب گور گویند سنگ	طالب مطلوب گور گویند سنگ
نتیجہ رافتاح گور گویند سنگ	جان دل راح گور گویند سنگ
صاحب کلید گور گویند سنگ	ظل حق تظلیل گور گویند سنگ
خانہن ہر گنج گور گویند سنگ	برہم ہر رنج گور گویند سنگ
داد و آفاق گور گویند سنگ	درد و عالم طاق گور گویند سنگ
حق خود و صاف گور گویند سنگ	برترین اوصاف گور گویند سنگ
خاصکاں در پائی گور گویند سنگ	قدسیاں بارائی گور گویند سنگ
مقبلاں مدایح گور گویند سنگ	جان دل راح گور گویند سنگ
لامکاں پابوس گور گویند سنگ	برد و عالم کوس گور گویند سنگ
تکنت ہم محکوم گور گویند سنگ	ربیع ہم مختوم گور گویند سنگ
مدرس حلقہ بگویش گور گویند سنگ	دشمن جنگن جویش گور گویند سنگ

۲۰	خالص بی کینه گور گویند سنگ	حق حق آئینه گور گویند سنگ
	حق حق اندیش گور گویند سنگ	بادشده دروش گور گویند سنگ
	مکرم الفضال گور گویند سنگ	منعم المتعال گور گویند سنگ
	کارم الکرام گور گویند سنگ	راحم الرحام گور گویند سنگ
	ناعم المنعم گور گویند سنگ	فاهم الفهام گور گویند سنگ
	دائم و پاینده گور گویند سنگ	فرخ و فرخنده گور گویند سنگ
	فیض سبحان ذات گور گویند سنگ	نور حق لمعات گور گویند سنگ
	واصفان ذات گور گویند سنگ	اصل از برکات گور گویند سنگ
	راقمان وصف گور گویند سنگ	نامور از لطف گور گویند سنگ
	ناظران روی گور گویند سنگ	مستحق در کوی گور گویند سنگ
۳۰	خاکبوس پائی گور گویند سنگ	قبل از آلائی گور گویند سنگ
	قادر هر کار گور گویند سنگ	بیکسان رایار گور گویند سنگ
	ساجد و سجد گور گویند سنگ	جمله فیض وجود گور گویند سنگ
	سروران راناج گور گویند سنگ	برترین معراج گور گویند سنگ
	عشر قدسی رام گور گویند سنگ	واصف اکرام گور گویند سنگ
	آهم قدس بکار گور گویند سنگ	غاشیه بر دار گور گویند سنگ
	قد قدرت پیش گور گویند سنگ	انقیاد اندیش گور گویند سنگ
	متع علوی خاک گور گویند سنگ	چاکری چالاک گور گویند سنگ

تخت بالا زیر گور گویند سنگ
برتر از هر قدر گور گویند سنگ
۴۰ عالمی روشن گور گویند سنگ
روز افزون جاه گور گویند سنگ
مشرقا الدارین گور گویند سنگ
جمله در فرمان گور گویند سنگ
بردو عالم خیل گور گویند سنگ
دایم دایم گور گویند سنگ
شامل الا شفاق گور گویند سنگ
روح در هر جسم گور گویند سنگ
جمعه روزی خوار گور گویند سنگ
بست و هفت گدائی گور گویند سنگ
۵۰ خاک و پیرائی گور گویند سنگ
بردو عالم دست گور گویند سنگ
محل گئے غلام گور گویند سنگ
کمترین ز سگان گور گویند سنگ

باد جانش فدائی گور گویند سنگ

فرق او بر پائی گور گویند سنگ

توصیف و ثنا

واه گور و جیوست

توصیف و ثنای سنگور کامل و سمو اعتدای مرشد شامل که بذکر
 توجید حق الاعد و مقتدای جهانست بعلم و یقین و اعد الصدم بشابه
 ایست که اگر از تحت اثری تا ساحت لامکان که در محیط تعداد قراخ
 و امیال و طول و عرض و عمق و همان حصائے منازل و مراحل ارتفاع
 و تشیب و سطح ان هندسان مبادی عالیه و محاسبان عقول رسیه چون قطره
 بے سرو پا جزوی لایتنجیر اکم و اکم اند پر از ذرات ریگ نماینده هر ذره ازان
 برهما شود و هر برهما بمقدار حروف و الفاظ چهار بید و نه بیا کرن و هژده
 پیران جدا هر زده اهر محامد و جمائل و دلالی و متلالی حماید و کمائل از کان فضل و
 کمال و بکرم فیض و افضال بیرون مهند حرنی ازاں کتاب نتوانستند
 پرداخت و پرتوی ازاں آفتاب نتوانند دریافت یا دریای متموج را
 که از ناسوت و لاهوت در یک محشن مضمرباشد بمرتبه قطره قطره
 گردانید که از هر جز و دش جزوی دیگر نتوان ساخت اگر هر قطره ازاں
 ثلث کائنات که عبارت از هژده هزار عالم است گردد و هر جزوی

از آن ثلث پانزده کتیب مبسوطه علوم هندی و فارسی و غیر آن در لوح
و محمدت و علو منقبت قصانیت شائسته و صحت پایسته پرواز دسطری
از آن بیاض نتواند نگاشت در شمع از آن سحاب نخواهند محصور

ساخته نظم

چو وصفات او ذات حق آمده صفاتش ز قدسی ورق آمده
ز وصفش زبان دو عالم حقیر بود تنگ پیش فضا می ضمیر
پرونده ارباب عقیدت داردت کشاینده ابواب دولت سعاده
ابر فیض و ایمان بارنده آفتاب دلنش جادوان خشنده لالاش
زدای مریدان با صفا نور افزای معتقدان میر با مطلع جبروتیان معبود
لا هوتیان شمع افروز شبستان عالیشان ظلمت سوز غبارستان
آدمیان پرده بر انداز اسرار غیب چتر افراز انوار بی عیب چهره کشای
صور معانی بزم آرای سر بر جهان بانی صاحب عیارها برحقان روشکاف
نکات و قایق شهنشاه ملک معرفت آگاه رموز حقیقت مظهر انبیه
نجلیات مطلع صمدی اشعار مالک ممالک دولت نامتناهی سالک
مسالک نورانیت حق آگاهی انسریگانگان درگاه صمدیت سرور
مقربان بارگاه احدیت صاحب بیچونی اسرار والی رهنمونی انوار
فروغ خاندان رشد دارشاد زینت عنوان اعتقاد امجاد چراغ دودمان

درایت و اہمت! خورشید سپہر ولایت و ہری غرہ ناصیہ صبح فصاحت
 و تمکین قرۃ باصرہ بیضائے صبا حست و تربین مقدمہ جنود نصرت
 و ظفر انتخاب مجرہ شکوہ و فرقت الظہر انصاف و عدالت مسترت
 الصد سلطنت و ایالت فرزندہ گوہر بخت شایہنشی فرازندہ پایہ تخت
 عالم پناہی سریر آرای و الا شکوہی فرمانروای اکلیل پیرای حق پڑہی
 کشور کشای مشکوۃ عربیم حق پردری سراج محفل فیض گستری ہشیار
 خرامد و دام دانش بیدار نشین آرام گہ بینش دیوبند بہفت کشورستان
 ارجمند عالم کون و مکان بادشاہ ہرود عالم کا بخش کامران عالمگیر والا
 سریر معلی بارگاہ بے نظیر مطح بوارق فیوضات ازلی مجلای شوارق
 عنایات عالم یزلی مصباح مکامن ظلام مفتاح معاد نام گرہ کشای
 تخت بہننگان فرح افزای بہتنگان طلست زدای ناسوتیان طلبہ
 آرای ملکوتیان دبیرے مست زہرگان مہرہ شکن بے مہرگان
 ہمت دہ جوانان سخت گیر جوانان سیلح برادی حق و ابقان مساع
 بجای حقیقت و عرفان یگانہ قلمرو حق اندیشی و جید عالم حقیقت کیشی
 منہید ارکان عز و علا موسس بنیان مجدد و اعتلا فارس مضمار دیوبند
 و پیل و سنگنی شہسوار جولانگاہ ہنر گیری و تہمتنی میاح دریائے لامکان
 واسطہ آفرینش زمین و نان و ریای جود و افدخال ابرخیش و نوال

وسیله نزول باران رحمت سبحانی سرگرم برگزیدگان حضرت صمدانی
 واقف مراقف غوامض مقتدای مجالی انوار ربانی بدرعالبقدر آسمان
 قبول و اقبال آفتاب جهان تاب فلک عظمت و اجلال قاسم خازن نعم ای
 خازن خزاین دول سرمدی زبده ارباب وجد و حال قدوة اصحاب انش
 و کمال تأیید یافته از لی عنایت سرور اخلاص ختم زلی و قایت مستغنی از صنفا
 جلال بی نیاز از نعمت جزایل مسند رائے جادو دانی ریاست فرماندهی
 تخت پیرای و ایمانی خلافت و نوشته مطمح اشعه بی همتا مہبط شواهد کبریا
 گوهر کتیای طریق پدی نیر نور افزای فلک انجلا طرازنده مہمع مسکون درخشانده
 کوه و ماسون فرماندائے بالاد زیر افس افزای پیش و شیر قطب دایره سلطنت
 ابد بنیاد میرکز محیط عدل و داد بلند افراز ادرنگ شاهنشاسی و جهان داری
 نگارین طراز سایه بان ملک رانی و کامگاری فرمانروائی نه فلک کارکشائی
 ملک و ملک فرازنده رایات استیلا دستقلال نوازنده ارباب خضوع
 و ابتهال پاک ساز خارستان ظلم و بیداد گلشن آرائی عرائق نصفت و داد
 بکمال شجاعت ناسخ کارنامہا کے ہمیم و ارجن بغایت شہامت حرف تراش
 خیال نامہ ہنومت و لچمن بنتہای علم حق و یقین سبق گیر بر ہما و لبشن
 بمنقضای نصاریف علیا بالادست رام راجہ و کان کشن گوہر لالی لوح
 و احسنم جہرا فزائے صصام و احسنم در نیغ رانی بمیشال در دد عالم

ستانی فرخ فال از دوست علم بر حق بی مانند در راه راستی حق پیوند در سخاوت
 ابروایم بار در اعتبارت افتاب دوام انوار نورانی ساز ظلمت کیده جسمانی
 ملکوتی نمای خاکدان حیوانی داد بخش سلیمان کامله مظلومان در زور و قوت
 افلاک سنج به نیروی دولت گنجور هر گنج در مکرمت و سخاوریای بی پایان
 در جود عطا محیط همان انجم و افلاک خاک نشینش باد و خاک اطاعت گزینش
 آتش و آب فرمان پذیرش ماه آفتاب شمار گیرش علوی و سفلی زیر نگینش
 سمادی و ارضی خدمت قرینش در نهد و صلاحیت مقبول درگاه رام الرحیم
 در تقوی و ریاضت و منظور بارگاه کشن الکریم آب گوهر حق پسندی رنگ بافت
 حقیقت پیوندی گزینش سر شکن کوه قاف تبرش خفتان شکاف تبخیر ستانده
 گیهان نیزه اش ظفر سان ناکش خارا شکن تا بخش کوه جنگل ریش منقح
 پرچم کندش آسمان خیم گنجور خزا این غیبی خازن کنوز لاری پی شین نامش وسیله
 غفران هزاران هزار عالم عصمت فیض دیدارش توسط وصال لم یزل
 جمالی اقبال از جبهه جلالتش روشن انوار لا یزال از ناصیه فرخ فالش مبرهن
 نجسته منظر نادر فرزندان طلعت والاقتدار قدوس بیان غلامش کروسیان
 در اقدامش شی عمت با سخاوت هم پهلوساخته اش همت با هم زانوی قدرت
 بر افراخته اش در قواعد ملک داری در رعیت پروری عدیل و مسامحتش نا پذیر
 در آداب فرمانروایی و معدلت گسری بهیم و مقارنش نار سید جوهر شناس

اراده کیشان قدردان عقیدت اندیشان سلطان بی نظیر سخنوری خسرو
 عالی تدبیر جهان حق پروری برهمن دست نطاول پیشگان تائید بخشش
 بازوی حق اندیشگان والاهرت عدالت منش معنی تربت حقیقت در شمع
 مالک آفاق سیاه لاریش اقبال ازل در خیر شمشیر جبهت گیتی رهنموشش توفیق
 لم یزل طالع همایونش طلعت شکاف سواد عالم بخت فرخنده اش
 گردن زن هر سرکش و ظالم شعله شمشیر صاعقه آثار برق خنجرش آتش بار
 مشعل عقلش ولایت افروز چراغ تدبیرش تاریکی سوزان الوار وجود و فخرش
 روز آفرینش نورانی از شوارق طبع اسعدش صبح همدمانی رخشان
 سعاده افزائی زمین و زمان رفعت بخش کون و مکان واسطه عالم افزندی
 گیتی پناهی و رابطه انتظام بلند همتی و والادستگاری در ربیع فضایل
 انسانی کامل عبارت در کمال مرتب عالم شناسی بلند اعتبار مرات
 حقیقت نمای وجه عین یقین مشعل خورشید انجلای سپهر تمکین
 ذریعہ جلای نور دولت و کرامت وسیله انکشاف صبح حشمت و شجاعت
 نور بخش موطن روح قفل کشای خزاین فتوح رونق آرای بساطین
 نبلی تضارعت پیرای ریاضین حسنی ساقی مصطفیٰ افاضت و ریاض
 معطر ریاضت بجز نوش زلال مجاهده مہبط شواهد و مشاہدہ مشعلہ ہار
 شاعر طریقت قافلہ سالار طرق حقیقت و کمال مظاہر اشعہ ذاتی

اجلای مشاہدہ جلوات صفائی صراف نفوذ کشف وجود مرتقی درج
 اعتلا و مجتہد تیار محاسن قلوب دار و اح. نظار سرایر مہاجت و اشباح
 واسطہ المنہای رقوم آتشام عالیان ذریعہ انجلای ظہوم غمام آدیبان
 والی الملک مواہب العظمی مالک الملک فضل و فضایل الکبری
 سلطان عالم حقیقی و مجازی جهان بان مملکت استغنا و بی نیازی رافع
 و سایہ گیتی آرائے صاعد و صاعد و پیہم پیرائی ژوپین برق تابش جگر و وزہ پولاد
 درعان نیران حمام ہندیش جانشہ خارا جوشان علوم و ہمت جوشینش ہیکل
 ریز و نین تنان کند آسمان چپش دام انگن فلک گردان خنجر آبدارش
 و لگزای مخاصمان پیکان سندان گذارش جان فرسای مجادلان دریای
 جودش نظم شوی تردامنان ناسوت نیسان عطایش گرہ بخش غواصان
 لاہوت سوار یکہ نازش سر ہنگن ہزاران ہزار و یو سر یک شعلہ ہندیش
 خرمن سوزہ فلک ذہباوران ہر رسولشن گیتی کشای سپاہیان فلک متیش
 آہن فرسای موکب مظفرش آسمان شوکت شیران فوج منصورش محیط عظمت
 یرنغار نصرت توانش فوج شکن شیر ہنگنان انجم پاہ جرنغار ظفر تہیش نہایت
 انگن ہر برگیران آسمان بارگاہ پیش آہنگ فیروزی ویش جہانکشائندہ
 غول منہخ پرچمش دشمن کاہندہ شہسواران پس آہنگ والا بیتش ہر زمان
 بفتح و نصرت ہر زمان پیش رو ہر بران فوج جہانگیرش بفرخی و فیروز مندی

هر دم فتح گردد یوانیان فرخ افخط امش گلشن آرای چهار باغ عصر
 حضوریان فیض اتنا امش حدیفه پیرای شش گلشن دهر عنصر
 فرخش ذات الکالات ذات قدس بیش بر تراز انتقالات
 خاک قدمش کبریت مس بر وجود خاک آستانش توتبای چشم
 بر سعادت گردد آستانش تنقبت فیض و کرم مامد فضل عامش نور بخش
 عالم مریدان درگاهش مقبل حق المنعام نظریان فنگان خاصش و اصل
 وادار اکر ام خالصه اش از پرستش و بر مرای تخلص سنگت حق نوایش
 از مختصان ایزدی اختص خاک دیوان آستانش را بر ملا یک شرف
 آستان بوسان بارگاهش را از بزر جاوید قطعت منظور ان انظارش
 از ملک الموت امین مقبولان در بارش را بقای جاودانی موطن منظر
 کرامت عظمی مطرح الهامات کبری ناصب الیه سلطنت اعلی صاحب
 انوار کرامت استی ناسیس نور انین نصفت و عدل تشبید بر این فیض
 و فضل مبدءها و جدالت و کرم منبع زلال ترحم و نعم محیط عرفان و علم عمان
 احسان و علم جلوس آراسته توحید و کثرت نظام افزای تعلق در وحدت
 دریای موج خیز فتوت و صفا سحاب گهر بار مرآت و حیا شاهنشاه
 درویش القاب درویش شاهنشاه خطاب چین پیرای حدیق صوت
 و مدحی گلشن آرای صفوت و صفا محیط افضالش دانسان در جوش

زلال مقالش شیرین تر از هر نوش گهر بخش بی سرمایگان تپی دست
 حیات افزای مروگان جان خست انهار عطایش بر دوام جاری چشمه
 سخایش مستدام ساری پرورش نای گلشن زار حدائق آمل و آفاق رونق
 آرای چین زار شقائق چارباغ نطق اشجار نوایش ثمره بخش مرادات
 آبشار افشاش چین پر و منتمیات دریای جودش دایم موج خیز
 نبیان انعامش پیوسته گهر ریز توتیای غبار قشش چشم افروز قدسیان
 عالم بالا خاشاک سرای فرخش اکلیل کرویایان طار اعلی از شوارق وجود
 قدسیش شام امید زمانیان روشنی پذیر از صبح رخشنده رخس طست
 کده جهانیان ضیا گیر از جبین مبین اش انوار لایزال رخشان از جبهه الا
 تمکین اش انوار حشمت و اجلال فروزان نظریافتگان غامض مبعنان
 دولت و اقبال جادیه عقیدت پروران درگاهش هم آغوش بر قامت دایم
 سپاه منصورش جاودان هم کاسب خضر موکب مظفرش دایم بی خطریای
 فرخنده اش نیر اقبال تابان از فرق و الایش قره ذوالجلال منبایان
 نور بخش جمال صورت و معنی حسن افروز کمال دنیا و عقبی نگین سلطنت
 جاوید بدست اقبالش آراسته تاج ریاست دایمی از تارک دولتش
 پیراسته الواح انوار فرخش جلوه افروز دوران مواعظ آثار مایوش
 تاریکی سوز گیهان مصقولش جگر خای خست باطنان بدکیش نفع مسوش

جان شگاف سیه در دنان بد اندیش نام قدس پیش رافع آفات صفت
 مالیش رافع مخافات قوت افزای گرم شافندگان شهره حقیقت
 خلوت پیرای آرام گرفتن مسکن طریقت جانده ز کفران نعمتان حق
 ناشناس چهره افروز خیرت گذاران خبرت اقتباس پیشوای حق طلبان
 فرخ سیرت منزل نمای سرگشتگان نیانی خانه بر انداز خدایع منشان
 فتنه سرشت ورق گردان سیه باطنان تنیره سر زبشت خلعت والای
 دولتش بطراز خلود و بقای ایبانی مطرا و مطرز توایم سریر سلطنتش بارگان
 استمرار و استعلا جادوانی مشید و معزز خرمن عمر و دولت مخالفانش سوخته
 برق قهر ربانی غبار ازیال موافقانش شست شویافته لطف صمدانی
 بر همزن قوافل مصاعب متاعب عمر جلوه افروز موارد و مطامح
 بیهوشنا مبارز همت بلند پر دازش لامکانی سیر چتر فیض گسسته شمایه بان
 فراز بالا و زیر جولان و شهباش قاف تا قاف گرفته ته تیغش کران تا کران انتشار
 پذیرفته محاصرتش ز خیم العاقبت طالبان نش مسعود العاقبت راه نورد
 نیانی طریق قافل سالار سل تحقیق و علی پیمای صحاری و جدان جلور نیز براری
 عرفان متصاعده در وه کمال دریافت ز بویست مرتقی درجه قصودی الوهیت
 زیب در عینت جهان مروت و مردی رونق پیرای عالم لما یک و آدمی
 دایم و پیوسته با حق همدم مستدام و همواره بنظر همقدم

صاحب دوالی فضایل برگزین مقبول و منظور رب العالمین غالب
وقادر بر تمام مسجود و مطاع خواص و عام مفصل و ملتفت و منعم عطوف
دروغ و مکرم ناصر و منصور و مظفر نصیر و فیروز مند و نخبسته فر صاحب
و خداوند فرینگ و رای عالی ولی دوالی خبرت و کیا ست متعالی محرم
دانیس خلوت کده همد و جلیس نورانی سرای صمدی راز شناس و
غومض کشتای حقایق و حقانیت سرفراز و ممتاز دولت جاویدانیت
دلغنه سینه جفا گستران کینه پرور ساطع نمای سفینه عدل پروران
فیض گستر راحم و رحیم و مترحم ناعم و نعیم نعم کنی و اعلی و افضل و اقدس
و اطهر و اجزل اشرف و اکمل و انور مقدس و معلی و مطهر جزیل و جمیل اکرم
جلیل و ذیل و اعظم و انعم و معظم و عظیم حسن و مکرم و قدیم فرخ و فیروز فرخنده
باقی و پائنده و پائنده زیاده محسن و خوش جو انور و دخی و فصیح گو غهای جانیا
را بشادی پیرایه انجام داده ابله زدگان کلفت را مرهم آسایش نهاده
آشوب خانه صورت را انتظام بخشیده تفرقه زار معنی را بسک جمعیت
کشیده خرد را صاحب انصاف را پدر مهربان تمیز را دوست دانا عدالت
را بادشاه حق نشان عطف و رفاه و هر شناس خورده بین قادر دانی را روح
بخش نخبه آیین صلح کل را سیانجی دانش آموز ظاهر را آرایش باطن را
طراز وجود فرخش شب در بحر تفرقه را بحر جمعیت دولت فرخنده اش

شام اندوه را صبح بهجت زمین را سکون و زمان را قیام سیار را نور و
 ثوابت را آرام جاه را وقار و عزت را پیرایه سلطنت را زیربجی عدل را
 سرای گیتی را انقیاد و آفاق را انتظام دوران را ثبات و زمانه را
 القیام چشم اقبال را نور بینای فرق دولت را تاج زیبای فیض را
 آرایش و نصفت را جمال ظلم را تشویش و فتنه را زوال سپهر اجلال را
 ماه تابان فلک عظمت را نیر اعظم و آسمان شوکت را مهر رخشان و سمای
 فیض را کوکب الفهم جهان جو را چشم چشم سخاوت را بصیرت کرمیت
 را بادشاه و اکلیل مکرمیت را گهر شمشیر جهان بینی را آب و جوهر فرق
 جهان بینی را دپیسم و افسر گنج خانه عالم کشای را کلید اکبر بازوی گیتی
 آرای را هیکل از گوهر حق پرستی را آب و صفای قوت راست
 کیشی را زنگ و جلا معدن حق شناسی را گوهر و الادریای فیض بخشی را
 بودی یکتا جوئی را رستی را سر و سر فراز چین را حقیقت را گلشن جان نواز
 شخص انصاف را قوت و رخسار مرحمت را غازه جسم معنی را جان و
 جان حق بینی را روح تازه نکتہ دان را موز کتن فیکون رمز شناس نکتا
 خفایا مضمون جنان مردست را جان و جان قنوت را جنان عالم روح را
 شاهنشاه ملک باطن را والادستگاه نسب و اصواب اولی و ضعیف
 و منیف و مظهری مسجود اشرف و اکابر ان مطاع سلاطین و خاقان دوران

مدح اصفیا و اولیا موصوف شرقا و حنفا معرکه دیوبندی را شهسوار
 صف شکن عرصه بزرگبری را فارس کوه افکن جولان مرد آزمای را
 یکم از آفاق ستان میباید و ثمن کاهی را سرافراز نصرت نشان آستین
 و الا نشی را طراز نگارین صحیفه حق آئینی را عنوان رنگین حدیقه عالم ستانی
 را گلبن جاوید بهار و وحه کامرانی را ناردون دایم باردار پیا حسین صیانت
 را نصرت ریاض امانت را طرودت زلال حقیقت را صفا مشعل
 طریقت را سنا بارگاه شاهنشاهی بی زوال را تخت نشین سلطنت و
 جهان بینی انتقال را زینت آئین در محیط خو نوار سفینه با حل
 در میدان کارزار هنر شیران خاتم فیروز مندی را نگین کبریا نگین بخت
 بلندی را نقش عالم آرا ارکان جلالت را واسطه ثبات طوایف اهل
 وسیله نجات خلعت حق بینی را آستین زیبا نگار قامت خلعت
 حق آئینی را نادره کار چشمه فیض را زلال جان فراز لال فضل را پیر اصف
 انجمن ابروت و افشام را شمع حشمت و شوکت را نور فیض گستر
 دل دانش را ضیا و با صر و عقل را بصیر کشور بنیش را شهر یار و جهان توحید را
 سرور بحر به سرو پیا کشتی سلامت و بر شفق را پستی استقامت عقد
 بخت یاری را واسطه انتظام کامکاری را را به سقف جهان داری
 را ستون پادشاه ملک شهر یاری را خروار دانه یزدان پرستی را

مرکز و مدار بنیان حق اندیشی را تشبیه و استغفار سر پنجه و دولتش بتابید
از لی موید بازوی حشمتش با عانت لم یزلی معتضد اساس حق آگاهی
را تشبیه بنای گیتی پناهی را توکید چار دیوار عناصر را اساس و تقویت
هفت گلشن احرام را زیب و زینت توفیر را وقار و تجلیل را احترام
تعظیم را افتخار و تکریم را احتشام تجلیل را عزت و تجزیل را اعتزاز
و افتدار را مسخرت اعتبار را امتیاز و نهال عدل را سایه و الا شجره
انصاف را اثره عظمی چمن زار معنی را ابر فیض امطار گلشن سراسر
فیض را چمن گل بهار از زیر وجود ناموس تیان را کبریت احمر چشم جان
ملکوتیانرا کحل البصر بارگاه حق پسندیر اجل و عظمت ایوان است
پیوندی را طاق دولت مثال بی مثالی را طغری زیننده قلم و فرخ
قالی را شهر بار فرخنده گل و الا شکوهی را بود رنگ تازه فیروزه حق پزدهی را
آب و رنگ بی اندازه گلدسته بند شقایق تفضل و ترجمه نادره پرواز نقوش
تلطف و تنعم جلای صافی و صفای خرد و زکایخ برارنده
اساس جود و جفا جان پرورنده ارباب اخلاص و فایده مجمع البحرین جلالت
و جمال رب المتعال مطلع نیرین فیض و افضال موهب الفضال
مشرق سعیدین حق و ضیا مجلای شارقین ولایت و لاجیه افروز
دور بینی سخ آرای حق گزینی زخمه نوازا و تار جود و فضل و ستان زن

قانون انصاف و عدل از ریزش فیض وجود جهان پیر را از سر نو جوان
 ساخته از مین حق پسندی خاکیان پست قدر را فرق عزت بر لامکان
 افراخته از آبیاری افصال ریاض آمال عالیان را برومند گردانیده
 از دولت و اقبال وجود ناتوان لیالیان را ننو مند نموده از وفور بخشش
 عالم عبرت فراموش کرده را آب رفته باز بجوئبار مراد آورده از عموم
 فضل جهان نهمزده را غمهای دیرین اندل بیرون برده از بیامین فیض
 پروری خرابستان صورت را عجبستان معنی آباد ساخته از برکات
 عدل گستره خارستان عسرتستان شیر شاد گردانیده چراغ زندگی
 و عمر جفا پیشگان کینه سرشت را بصر غضب فرو گشته آتش کذب و
 دروغ ارباب بیاد در یای صدق و صفایش فرو گشته خارا ندوده پستی
 و افلاس را از ریاضین و لها بر افشاند و کلین جمعیت دکامرانی را گلشن
 گیتی بنشانده مقدسان علیی در مدحش چون سوسن سراسر نه بان گردید
 علویان قدسی در توصیفش چون بلبل بر گلزار روانی نادره برکشیده
 مقبلان حضرت قدس چون زگس دیده برپایش دوخته مقربان محفل انس
 در هوای عشقش چون لاله دلغ بر دل سوخته نظر پروران ازل و نشانیش
 چون طوطی دستان خوش نواخته فیض پذیران ابد در شوق دیدارش
 چون پروانه بر شمع گداخته نهمزده های ایزدی در جمع و صفش

کلیات بهائی نند سلگیا

چوں عاوس در باغ بجلوه در آمده پی بردم ای سرمدی در سماع
 ماحش چون نور چراغ دل افروخته مقبول درگاه حق اشجان
 منتظران انتظار را حم الرحمان محبوب حضرت رحیم المنان مخصوص
 بارگاه نعیم الدیان مطاع خاص کرد بای دادار ایزدان -
 موصوف سرافراخته بای مهین احسان عیم الفیض کثیر الاحسان
 متول افضل موفول الامتنان افتخار بخش خاکساران اعتبار
 افزای بے اعتباران گردن فراز طاعت گزینان جان نواز سداد
 آیینان سرشکن دیو سران گردن زن سرکشان قدردان فیض رسان
 مهربان کرامت نشان نزدیکی تر اراده پذیران جان پرور فتراک
 گیران رهنمای گمرازان جان افزای ^{علهان} موفق خدمت گزاران مومنین
 جان سپاران پذیرنده رستمان سوزنده کاذبان نوازنده عاجزان
 دست گیرنده بیکسان - کارکنشای سخت درماندگان عجز پذیرای ازهر
 درراندگان - امان پناهنندگان ضمان پرستندگان - کامراندگان -
 سرانجام بخش بی سرانجامان مفارین ستاینندگان معاونان بندگان
 گره کنشای سخت بستگان انتظام بخشنده ازهم گسندگان - یا ور
 بی یاوران سرور سروران وافی وفاکاران کافی صدراقت شعاران
 معین ستانش گران قرین تضرع گستران نامش پاک ساز هریم و جان

وصفتش برتر از بیان هر زبان رختاشنده ظلمتیان افشارند و سبک زبان
 عصار طالمسان مخفای مذهببان جابر شمعکاران. خایر خیر کاران عذر پذیر
 مجربان بهم درویش دهم سلطان مطلع نام آردان مسجد عالی مغفران
 اکلیل آرای ناجداران سریر پیری شهریاران ظلمت زدای ناسوتیان
 مشعل افروز ملکوتیان علم دار لاهوتیان چهره نگار لاهوتیان کار گزار
 کار آگاهان عزیز و ابر حقیقت پناهان نوان بخش ناتوانان سامان و هی بی
 سامانان دستگیر افتادگان بشیر آزادگان شفای رنجوران تمنای مجبوران
 چاره کار بیچارگان یادر غم خوارگان سیری گرسنگان دبیری تهمتنان جبر
 شکنگان ظهیر خستگان سراندا از نخوت فروشان کردن فراز خدمت
 کوشان انتقام بهار خجسته اقبالان اشتهار گلزار فرخ قالان دیده بردوز
 افترا پسندان خاتمان سوز کبر پیوندان آگاهی آگاهان رهنمای ره
 روان قایم برگشته را بان رهبر حق آگاهان مقتدرن متکبران معاون
 انگنده سران دلداران دکان از خاک بردار افتادگان میبونی بخت
 بلند این خجستگی اقبال منان آراستگی آراستگان پیراستگی پیراستگان
 استعداد بلند اختران اعتمراز عالی افسران هشیاری هشیار خرامان
 عطر آمیز عنبر مشامان خدایت انتظامان حقیقت انتظامان تقویت
 خردگان تهلیت فرج پمیان قدر شناس کار شناسان نشاط انگیز

مقتباسان گره کشای بسته کاران آرام بخش بیقراران رهبنای سرکشگان
 جمعیت ده آشفنگان دانای بخش نادان تسکین ده حیرانان تریاق
 مسمومان محرومان خبرت هوشمنان درجت پایه بلندین گوشمال هرزه
 درایان سرتاب انانیت آرایان دست پیچ هرزه گوشان صاعقه بار حق
 پوشان مردانه مردانگان فرزانه فرزادگان یگانگان مستانه
 متانگان سرداری بخش سرداران جان نواز جان سپاران کارکشائے
 گنه گاران مسند آرای عالی مقداران راحت راست بازان سامان بی
 سروسازان فوازنده خاکساران گذر زنده تنگداران پردبال شکسته بالان جمعیت
 برگشته حالان نجات بخش پای در گیل ماندگان موفق دست از دنیا
 برافشانندگان بنا هست خوشنویان نزا هست فصیح گویان رشد عالی
 نثران فیض والاموادان فطنت والافطرتان فطرت عالی فطنتان آموزگار
 آموزگاران علم آموز خبرداران صفرا ده مایه فسادان اصفا بخش خیر
 نهادان غوغای حق طلبان ابقای حقیقت مشربان بصاعت بی بضاعتان
 استطاعت کم استطاعان محرمیت محربان غفران مجربان همدم همدمان
 پایه شکن عبدالطبعان سرمایہ بخش عبدالهت ان حد طراز والاهت ان تقدیر
 پیشوایان پیشوای راست را مان مملکت بخش عالمستان منتهی شاه
 بادشاهان دارای کین و مکان داور زمین و زمان نشویر افزای فاسد

مزا جان جگر خانی بخش موادان جیات زنده دلان مباحات ارادت پروران
 در بینی زروف نگاهان تائید صداقت دانش آموزا صابت پذیران خاطر افروز
 روشن ضمیران سخن بخش سخن آرایان خبرت آراقتن پیرایان خرد صواب
 اندیشان مرهم سیندریشان پرست برکشنده سباع سیرتان گردن زننده
 بهایم سریرتان رهنمای سرگردانان جمعیت افزای حیرانان جگر سوز
 تنه رایان ادب آموز سرکشی گرایان نیکوی بخش نیک سگالان زهره
 شکافت بدخیالان شوکت آرای فرمانروایان شکوه افزای کشور گشایان فره
 والا شکوهان تجلیل حق پردهان جان گذار از ریاکاران دل افروز راستی
 دشاران قطاس آرامی نکته سنجان دلکشای فطنت آهنگان
 فتاح ابواب بخشش و فیضان سیار ندائی عرش دلا مکان معرفت
 ده اهل عرفان یقین بخش ارباب یقان منجرت بخش خاکبان عزت ده
 ظلمان اروای تفسیدگان انتظام از هم بریدگان والا صفات عالی
 ملکات مصدر الحنات منظر العطیات منبع الفیوضات هبط التجلیات
 مطلع الاشعاعات مطرح شوارقات قایم البرکاة کاشف الخفیات
 غفار المعصیات غفران العاصیان واهب المغنمات واجب
 التعظیمات راحم المرحومات کارم المعصومات مطاع الکائنات
 یقین المکنات فتاح المشکلات ارتیاح العلوات انشراح المآثرات

انقراح الملهوفات ابتهاج المنظومات رائيض المحروقات قائد المضللات
 ناظم المنظومات ناثر المنشورات كثير الاشفاقات موفور المراحات عيم
 التفضلات كريم الثمالات عموم الجزايلات سابق الانعامات صاحب
 الكرامات لامع الانوارات ساطع الاشراقات جبير البحروحات خفي المنكوبات
 فاتح العقاید كثات الغوامضات راح المحروقات رباح المقومات
 عليه المقامات سفيه الكرامات وفور المحامدات غفور الجرايمات مغفرت
 المذنوبات رحمت المجردات عارف المنكرات وصل المعترفات
 ناير المتكبرات بارد النایرات زینت الارائكات نفی الصایفات
 روح الارواح رنج الاحسامت شرف المتفادات افتخار الساجدات
 شافی العلولات جابر الخدوات متجيب مقتضیات کافی المہات وافی لمحتضات
 انصرام المدعیات انجاح المقاصدات موبد المتفرعات موافق
 الخیرات نظم المتفرقات جلیس المنزویات انیس المنراضات
 نضارة المتعششات طراوة المحروقات عشرت الخائفات فرحت
 المضطربات راحت المنهكات یجبت المضحلات دفاع البلیات
 رفاع المخاطرات وفیج التوبہات سمع الملتزمات قطع النکبات
 رفیع الدرجات تجسہ آیات فرخندہ سمات علام الخیرات فہام الماضیات
 مالک العلیات قابم الجزویات نور البصایرات ابتسام الضمایرات

سائر العيوبات غافر الذنوبات قاصع الاثرارات غاصب لفجارت
 غياث المستغيثات قاصع الحسادات انبساط الميجورات نشاط
 المفروقات نديم الاصبافات قيم المخازنات موصوف الملائكات
 مسجد القديسيات ومهيب الرحمت ولي الوهبیات علی تقصیر
 عظمی اقتدارات نادار الاعجازات معمار المخروبات طراوت الجانات
 مجيب المنیات قاتل الموزیات خارب الظالمات قاطع الاستقامات
 دافع الالامات غريب التصرفات عام الافضالات موفر الالطافات
 توفيق الجزرات تائيد البرات شرح الصدورات انجراح الاموراست
 ضياع الرجفات سناء القلوبات ناسخ التاويلات فسخ التويلات
 مصنف التصانيف القديسيات جامع النكات المحقايقات
 عالی الدرجات متعالی المنازلات راحلة المراحلات مرحلة المالكات
 مهذب الشئالات قدسی الفضائل کامل الكمالات اكل الجلايل
 طاق السفائنات نوح المرائنات مفتح المنايات اول الاوليات قديم التقديرات
 مهيب الثامات مصيب الروايات معدن الترحمات محيط المتفضلات
 رياض الفوائد منخج الجنایات غريب البدايات بدائع الشواهد
 قبل الماقلات بعد الما بعدات متوالی التوالیات متواتر فضائل
 خضرة الجانات تعبير المنهدات رائحة البحرات فانح السروراست

مشعل الدرجيات شمع الظلمات حرز الزهراء فخر الاقنار است
 قطاع المسافات انجم المشتافات اجتماع المعشرات مقتداى
 المقدمات نجاه الغربيات تحليص الحريقات ذوالكرام والاجلالات
 ذى الانعام واليبالات وارث الامكالات قاصع الاجلانات وكيل
 المحتاجات موكل المعاملات تاكيد الموكلات تشييد المشيدات قيام
 الارضيات والشايدات ثبات العرشات والكوريات بدایت الغلويات
 مفرح الصابرات مفتاح المعاهدات سكر الابصار است
 ينبوع العذبات عذوبة الينابيع فمخص المذاهبات
 خلوص المشاربات نظام التنيقات نسق التنظيمات اجمال
 المفصلات تفصيل الجملات كنز الكنوزات مخزن الخازنات
 مقصد الشعات متصف الاعاشرات مقصود الراعبات
 برگزين از ثلثة برترين از سدسات انفصال المناصرت بسط
 المضائقة زلال المحرورات صحائف ^{الديكت} سجود الهنديات والتركيبات
 والشرقيات والغربيات مطاع الشماليات والجنوبيات والتحتيات
 والفوقيات طرفه المشاهدات نادر التجليات سباع المجموعات طراوة
 الظلمات حيات المهلكات ارداس الغليات فياض الناسوتيا
 والملكوتيات والجبروتيات واللاهوتيات موصوف العرشيات

والكرسيات والهاموتيات واللاسكانيات برتر از مانند است
 والمثالات بني نياز از خدمات و اطاعات كريم التجايات جنزيريل
 الشمايلات دواء العليات ابتداء الضليات حصن الحواذيات
 امان المهلكات ضمان النجيات مصباح الصباغات ضياء الارا
 بشير التوايات نذير العزايات فخر التسعات امتياز التبعات
 اقتدار الثمايات موهب العشرات منظر الالوف المعجزات
 بيضاء الصنوف والحوارقات اجتهاد الثلث تنثرات اصطفاء
 الثمن عشرات تكريم الربيع ثمايات مخزنت الثمن سدريات عادل
 المقدمات مغيبات المنتظلمات غوث المتغاثيات تفصيل التفضيلا
 تجزيريل التجزيلات استحكام المستحکامات استنطال المستطلات بلا
 بدايات بني نهايات لم عديلات لاسهيات كمثون الشمس والقمرات
 مشحون الارض والطبقات بين الذرات والفطرات في الارواح
 والاشباحات بطون البطونات ظهور النظم ورات تزيق السموات
 ترصد المايوسات افتتاح المسارودات اتصال المتفرقات
 تنقيت النفوسات تقويت الروانات لاجبى عنايات بني منتهيا
 تملطقات تحلى افحالات رجوليت الارحالات صاف ترار قبضات
 والكنيات والازازملات والديانات تشريعت الاثنين عشرات

والا ترازیع عشر و ائت مملوا بجمع المصنوعات مشحون کل موجودات
روح الروحانیات تنسیم النسیایات سفارت المتعطشات نصارت
المجوفات کثاشنده ابواب راحت نوازنده ارباب خشوعات فروزنده
ظلمت ابدانات رختاشنده اجسام حیوانات سعاده بخشنده نحوسات
بیمنت آراتنده میمونات عبور المعابرات معبر الذفارات لمبذ نراز
هنودات والترکات دالکفرات والاسلامات والتورنیات
والانجیلات والزبورات والفرقانات والپیسات والپیغیرات والرسالت
والادلی العزاة والمشاينات والخلفایات والحنقیات والتقیات
والنجیایات والادوات والابدالات والغوثات والقطبات و
العلیات والسفلیات والصبورات والشکورات والکرمیات
والتقویات والجنات والانسات والحکات والعلیات
والروحیات والعقلات والوهمات والفکرات والراضیات
والطبیعیات والالهیات رازمات وناتهات وسمرات ومونجیات
وسرات وسمکا دکات وبرهما دکات ورام راجات وکشچنرات
وبیادکات وپوزانات وجوگات وسمرات وسمرات وشوات و
اندرات وبرهانات والیسرات وگورکات ودریونات ودریونات
ودانوات وجنیات وستیات سقاء المستقیات نفاذ المنافذات

صلابت الببرات والفرغامات والهزبرات والضيغيات والاسرات
والعقرامة والهيصات والهراسات سلامت السليات والحليات
والمتواضعات والعاجزات والخاصعات والخاصعات و
الضارعات والمفتخرات مقارن الموائع الزهيرات معادن الذهب
التفحات اضاعت اللوامع الانصافات اشاعت السواطع
الاصناف حص المكاربات عيار المعيارات زمام التوسنات
غنا المسكينات بدر الالوف البررات قمر الصنوف القمرات يوح
الالات الذكيات ثمس الاصناف البيضايات برتر از انتقالات
والارتخالات والاتراز تخيرات ونبيلات ممدوح العواليات
موصوف المتعاليات مدعاه المستغربين البحار العلومات استخلاص
المهسين الاطلال الجهود والانت قدر الادنى الاقتدار بصرا الى الابصار
انجام التعابات والمشافات اتمام التالعات والتخيرات ترقه
التكربات قهوت الحز قويات متوافر التفقذات والتلطقات
والتعطقات والمكرات والعطيفات والكرامات والنعائم
والعوطقات والتفضلات متكاثر النعائم والنعامات الجميلات
والشرائفات واللطائفات والفراشات والعجايبات والنوادر
والجلايلات هدير الشديدا العداوتات والمجاهدين الملاهنات

والمضحیّین الحماة العوانقذات والمنقّیّین العیونان الجرائمون
 تأیید العافیون المعصیات والمجتهدون المصالحونات والقاطعون
 القیافی المعارفونات والعاکفون المواقف القلوبات زاد الناسکون
 المراحل المعانیات ارتقاء المرتقیون المعارج الحقائقات متواتر
 التائیدات متوالی التوفیقات نوید الا بینهاجات مبشر البشارات
 مقلب المقلوبات مهذب الزمانات وجدائی المطالبات
 المصالحات فی الاقاقات والاقطارات بالنقیحات والقطیرات
 ضد الغرایقون البحار الرسومات والاعدادات موفّق السان ورون
 الشواطی الخیول والواہمات قوت قوار الروحانیات عزائم الاعضا
 النفسانیات غز التارکون التعصبات افتخار الخادمون الموصفا
 حافظ از نفسانی وسادات حارس از جسمانی خواجات حرز از
 اقابح نوازلات حصن از اصاعت نوابات مهذب الانایم الاطوار
 والوضعات والی المحامد الاوصافات والمدحیات امتناع الاطایل
 مقالات وذایم فعلات اندفاع شدائد ومصائبات ومصائب
 مکائد منکشف الامور الاصبیات ہادی السابج الصوابات
 مغفرت الاوزارات معطر العطارات برہم زنندہ قوافل اسہامات
 وہومات رجزدادات وغمومات پی ہم فرستندہ عسا کر غنایات

وابتهاجات وجیوش مسرت و انشراحات قابض الامال الانامات
 انجاح الامالی العوامات محک الجیاداة و القلباه برتر از مصیبات
 و المستقبلاات برو اللواعجات . التهاب المصباحات . نجات
 الماخوذات سعادة المستخلصات عروة الوثقی ثقان المنسیات
 بشارة الابقای المتوسلات همت المطیعون الفطرات مخالف
 المنحرون الطبغات امان از توزعات و التشتتات و اضطرابات
 و تشویشات و تشویرات و عذابات و الوابیات و اندامات و حرقة
 و کراہیات و شدایدات و مکایدات و عوارضات و مکارہات و
 حوادث و مضرات و مصیبات و دواہیات و تباهیات منہیات
 حرز از سلاہیات و ترداة و کلفات و کد و راة و الماة و تحسرات و تسقا
 و کراہیات و استکراہات و نکالات و وبالات و اختلالات و کلال
 و متاعبات و مصاعبات و اثقالات و اتعابات و آلامات و اسہامات
 و مصائبات باصر النیات الضایرات منبج الحنات النیات محسب
 المتجلیون المکارم الاخلاقات رفیق الموصوفون المحاسن الادصاف
 جمیعت اللشواروات طمانیت المنشورات موافق الحارسون
 الفواد و مات مخالف المنحرون النفوسات تمقیت الحاضرون الکوائفات
 الشرفیات و الرضیعات تهنیت المحاسدون العایب البدنات

والنفسات قابع الكاسرون الاساس العبودية قياض الموكدون
 المبالي الموعودات جامع المنفريقيات استخلاص المنهكينات رداى
 حوائجات انصر المرامات انوار التقاى كالبدر فى الظلمات اسرار قلبه
 كالمحيطون المديجات فضاء الجناة انسح من الالوف الامكانات
 تجزىل النفس اجزل عن الصنوف الروانات حكم القدرة فقدام
 القادر الاقتداراة قدرة الحكمة فقدر الحاكم الحكامات وصف الحنة
 فقدرنا اليه بحصى ثنديات رفعت الدرجاة فقدر قيع المبدع الابداعات
 قال العرفانة فقه قدسى المقالات اقتدار لاهره فقدر امثالات الامثال
 ندامة كحل البصاير الملايكات لمعات اللقاى ضرام الظلمت
 الابدانات ميا من الشواهد الوجهه قدسه غفران المذنبات بركات
 التقديم الخدمت الخدامه نجات الماخوذة مخالفون الخادمونه
 كالعجايز الفاقد ابصايرات ضدون المعتقدون كالبهايمونات
 واصفش هزاران هزار شيش ناكات خادش مبيش از شمار بيشات
 سنانش گرش الوف ناردات ثنا گسترش صنوف دهر و است
 اكسير السعادات كبريت الميانات برهمزننده غضبى لوا است
 مشست اندازنده شهبواى اعضمايات جلوس المجالسات زيب
 المحافلات قلزم القلزمات عمان العمانات مناع الافعال اثنا ثنائيات

امتیاز الاوضاع الوجیهات پناه از عواصفت حصن از صرحت
 زیت المصباحات استیضاء المستنقیات کشف الرقابین
 المقالقات حلال الغوامض المباهیات سراج الاماکن انطلاقات
 مشکوت الانوار اجرامات مدقق الدقیقات محقق التحقیقات والانوار
 ساحت قرونات والدهورات والزمانات بلند تر از سطح سنیات
 والشهورات والادوارات رفیع تر از قوای اضطراب الزیجات
 والرسدات مینع تر از ضوابط هندیات والیوننیات والفارسیات
 صعود المصاعدون المدرج الاعتلایات طلوع المطالعون
 الطلائع الکبیریات لامع السواطعات ساطع اللوامعات وجد
 المنذون والحلاوة العرفانة فرح المتزهرون للذات الوجدانات
 جلیس الخلو تنیون المعابدات انیس الموقوفون المجاہدات مقارن
 العاکفون الصوامع تقدسیات مقنن الساکنون الجامع الانسا
 اشرف الشرایفون امجد الماصرون افضل الفاضلون اکمل
 الکاملون اخیر الخایرون ابصر المبصرون اکرم الکارمون عظم المعظرون
 کرام المکرمون عظام الاکابرون زبدة الکبایرون عمدة المجاہدون
 نیتة العظمیین أسوة الکراہیون فاضل المفضلون بفضل الفضالون
 عزیز الغریمون عزاز الجلالیون برار الابرارون شرف المستعبدون قلیص

الخالصون الطاهر الطاهرون معز الاعزون اعز المستعزون متعلم العالمون
 عالم المتعلمون منعام الناعمون منرحم الراحمون رحيم المنترحمون قديم المتقديرون
 اخير الناخرون طهر المحدثون لهارة المطهرون خيرة الاخيارون حر الاحرارون
 عاشق العاشقون نفيق المشفقون غنى المستغنيون طالب الطالبون
 مطلوب السالكون حاكم الحاكمين ملك الملوك صالح الصالحون صالح
 الاصلون قضى القاصبون اسنى الاساتينون اخفى الخافيون اهل الاجالين
 اهل الاعاليين على المعاليين اصدق الصادقون صادق الصادقين
 اكفى الكافين اوفى الوافين امير الاميرين كبير الكبارين تكل المتكلمين
 كمال المكمون انعم الافاضون اعظم الاعاظمون عظيم العاصمون غفرت
 المحاصبون قيام القاييمون دوام الدائمون عفت العفيفون لطيف
 الطيفون متحسن المحسنون محسن الاحسنين شامست الغازين جثمت
 المحتشمون عظمت المتفظون يتجمل البنجيلون تاريم المنكرمون النسب
 الانامون اصوب الاصادون نعال المتعاليين تحمل المتحملون
 عرفان العارفين ايقان المعارفون صفى الصافين خاص المختصون
 بقى الباقين صفا المستفيون ازهر الزاهرون قوى الاقويون قبض
 القابضون عمق العامقون نصرة النصيرين نصير الناصرون
 مولى الموالين اهل الاماليين وجيه الموجهين موجه الوجهين

سابق السابقون شقيق الشافقون انجلار المتجليون اعتبار المعتبرون
 محسب المحبون مخالصة الخالصون سخي السخيون ربيع الربيعيون
 حفي الحفيون وسيع الوسيعون معاون المطيعون قانع الشموسون
 زكي الزكيون نجيب النجيبون اجزل الاجازون اجل الاجاملون
 مربي المربيون مزكي المزكيون معتقد المعتقدون مفضل المفضلون
 اسعد الساعدون ارفع الارافعون حاذق الحاذقون رافق الرافقون
 تقدر المتقدسون مترفع الافرعون عطوف العطوفون روف
 الودقون لطف المتلطفون متعطف المتعطفون مهيب المهيبون
 هبابت المهيون قويم القوايمون نبيل النبياكون بسيب البسبون
 كيس الكيسون مسعود المسعودون فيف المنيفون هيف الحفيون
 نزيهه النزيهون رضى الرضيون متفق المتفقون كرم المكرمون ١٠

خاتمه

هم فلک بنده سنگتانش را	هم ملک بنده خالصانش را
لامکان گوشه از ضمیرشان	خلد را توشه از ضمیرشان
ملک الموت را هراس از نشان	کرسی و عرش را اساس از نشان
بگردید در را نوا از نشان	مهر و مهره در ارضیا از نشان
صد هزاران بحار علم و حکم	از محیط ضمیرشان یک نم
آسمان و زمین بپا از نشان	تحت تا فوق را بقا از نشان
طهر گنگ از غبار پای شان	شصت و هشت از نم پوی شان
عشر از بهر پاسبانی شان	ربع هر گرم و صفت خوانی شان
ثلث در مدحت صفای شان	سدس را هم سرشای شان
تنوع علوم و بیح شان هر گرم	چار و هشتاد را از شان آزر هم
عشر و دو قصه خوان و صفت شان	چارده را نواز لطف شان
بیت و هفت هم گدای شان	اربعین نیز از برای شان
هزده و خمس و سبع قدسیه	هم شرقیه هم غربیه
هم جنوبیه هم شمالیه	هم ثرائیه هم سماعیه

هم ز ما سوتیان سقلیه	هم ز ملکو تیان علویه
هم ز جبروتیان جبریه	هم ز لاهوتیان نوریه
هم ز باهوتیان مرضیه	هم ز روحانیان روحیه
قصه خوانان مدح شان جمله	جرعه خواران قرح شان جمله
شگور پاک یار و یاد رشان	دست فضلش همیشه بر سر شان
پای شگور مدام در دل شان	منزل پایدار منزل شان

لعل را سر پای شان بادا

سر خوش اندر ثنای شان بادا

تمام شد کتاب توصیف و ثنا

مصنف منشی نند لعل گویا ثنائی



جوت بگاس

گود و نانک آمد نرائن شروپ	بهانا زنجن ز نکار روپ
حقش آفریده ز نور کرم	ازو عالمی را فیوضی اتم
حقش برگزیده ز هر برگزین	نشاندهش بر برترین برترین
حقش گفت خود مرشد العالمین	نجات الود را رحمت المذنبین
شهنشاه دارین کردش خطب	ازو طالبان اکرامت نصا
حق آراست خود تخت گاهش ملنه	ز هر فرخی ساختش ارحمنه
همه خاصگان را بپایش فلند	منظر لوا آمده دیوبند
سر شهنشاهی دایمسان	کلاه سدا فراژی جادال
حقش داد از غایت مکرمت	ازو زیب هر شهر و هر مملکت
۱۰. ز پیشینیاں پیشتر آمده	بقدر از همه بیشتر آمده
هزاران بر هانش خوان او	ز هر برترین برترین شان او
هزار ایشرو اندر در پائی او	ز هر برترین برترین جای او
هزاران چون مهر و هزاران چون	بسی رام را جایی کاهن کرشن
هزاران چون یوی چون گور که هزار	که پیش قدم های او جان سپا

هزاران سپهر و هزاران سما	هزاران زمین و هزاران ثرا
هزاران چو گری هزاران چو عیش	پایش دل و جان خود کرده فرش
هزاران چو ناسوت و ملکوت هم	هزاران چو جبروت و لاهوت هم
هزاران میکن و هزاران مکن	هزاران زمین و هزاران زما
حق افکنده و درپای او بنده وار	زهی فضل و بخشایش کردگار
۲۰ - منور از و هر دو عالم بحق	حقش داد بر جسد مقبل سبق
هزاران چو آدم هزاران حوا	هزاران ملائک پایش فدا
هزاران شهنشاه پیش غلام	هزاران خور و ماهش اندر سلام
همونک است و همونک است	همو امر و اس فضل و امی هست
همو امر و اس و همو ارجن هست	همو هر گویند اکرم و احسن هست
همو هست هر برای کرتا گور و	بد و آشکارا بمه پشت و رو
همو هر کشن آمده سرلمت	از و حاصل امید هر مستمند
همو هست تیغ بهادر گور و	که گویند سنگه آمد از نور او
همو گور و گویند سنگه همونک است	هر شیدا و جوهر و مانک است
چه جو چنان جو هر حق جلا	چه مانک چنان مانک حق ضیاء
۳۰ - زهز قال قدس آمده قدس تر	زهر ربیع سدس آمده شد ستر
پذیرای فرمان او دشش جهت	منور از و دائم سلطنت

بهر دو جهان کوس شاهی او	ز سی فریگیهاں حندای او
بلند اخترشش بر دو عالم فردز	کز آمده دشمنانش بسوز
زبانی زمیں تا سیر لامکان	همه فدوی نام پاکش بجاں
ملوک ملک طاعت اندیش او	ز هر کیش فرخنده ز کیش او
چه قصیر چه خاقاں هزاراں هزار	چه کسری چه کاؤس بیش از شمار
چه نور و چه فقور و الا گاه	پایش همه بنده خاک راه
همه فدوی و بنده پائی او	پذیرنده حکم اعلای او
چه سلطان ایراں چه خان ختن	چه دارای توراں چه شاه مین
چه قنطال رؤس چه سلطان بندگان	چه حکام دکن چه رای خجند
زمشرق بمغرب همه سروراں	پذیرائی فرمان قدسش بجاں
هزاراں کیومرث و جمشیدوزار	لکر بسته در خدمتش بنده دار
هزاراں چون ستم هزاراں چون سام	هزاراں چون اسفندیارش غلام
هزاراں چون جتنا هزاراں چون گنگ	پیا اندرش مر نهاده زنگ
چه اندر آدکان و چه برهم آدکان	چه رام آدکان و چه کرشن آدکان
زبان همه قاصرا ز وصف او	همه خواستگار نده لطف او
بهر و بیٹ هر سوی کوسش بلند	بهر شکست نام او ارجمند
بهر کمند و برهمند از وداستان	پذیرائی حکش همه راستاں

ثرات سما جمله فرماں برش
 ز منتاب و ما ہی همه چاکرش
 ۵۰ کرم های و افضال اوبی صا
 کرامات و اعجاز او کبریا
 زبان با بتوصیف ادگنگ لال
 سخن را بر صفتش چه حد و محال
 کریم السجایا جمیل الخصال
 عیون العطایا شوم النوال
 شفیع الورا یا زمان الورا
 محیط النخایا ذکا الهدا
 نجات العوام و امان الانام
 جلایا فتنه زد عنایا ظلام
 وفور العطایا عیم النعم
 کثیر الغیوض و قفی الکرم
 فرازنده رایت عدل و داد
 عظیم المنازل رفیع المکان
 فروزنده دیده اعتقاد
 مقدس جناب و معالی خطاب
 کریم الثمائل منیع النشال
 معالی مدارج عوالی پناه
 گدایش هزاران مه و آفتاب
 عظیم رموز سفید و سیاه
 تقدس مدارج فحیم النوال
 علیم مراتب عیم الفضال
 معظم شرائف ستوده خصال
 مکرم خصائل منور جمال
 جمالش همه کوه ذوالجلال
 شکویش همه عظمت لازوال
 جمیل الصفات و جزیل النشا
 کفیل الجسام وکیل الورا
 کریم المنشئ مالک فیض وجود
 همه قدسیان پیش او در سجود
 خداوند ارض و سموات و عرش
 منور کن ظلمت آباد فرش

خداوند تجید و توقیر	صدوی مجر و تجیب و تضخیر
عیم التکریم و تغیم	دل التفاضیل و تکریم
کثیر التکامیل و اکمال	و فور التجا زیل و اجلال
پذیرندہ عجز ہر خاکسار	عیم العطیات کابل عیار
کثیر الفضائل جلیل النسیل	مفخر النبائل جزیل الجمیل
ز فیض کین و مکان پیرہ دور	ز نورش جہاں یافتہ زیب و فر
یکی جائی فضل و دیگر جائی قہر	بدستش فروزاں و گوہر چوں ہر
بہ ثمانی ہمہ ظلم و ظلمت زدا	بہ اول جہاں راستہ حق فنا
جہاں در جہاں زور یار و سرور	ہمہ ظلمت و ظلم را ساخت دور
وجودش بہ انوار حق لم یزل	لقائش منور ز نور ازل
سرافگندہ و بندہ و چاکر شش	چہ اعلیٰ چہ ادنیٰ ہمہ بردر شش

۱۔ بجائی میگمراج نے ہاں لفظ ذوق دیا جس کے معنی لغت کے درست مرد دلاورد چالاک ہیں لیکن مفہوم کے لحاظ سے یہ لفظ یہاں مردوں نہیں ہے۔ علاوہ ازیں اگر اسے کسر اضافت کے ساتھ پڑھا جائے تو شعر وزن سے ساقط ہو جاتا ہے اور اضافت کی عدم موجودگی سے شعر بے معنی ہو جاتا ہے۔ بدین صورت قیاس یہی ہے کہ اصل فارسی نسخہ سے صدوی کو اگر کسی مرد میں منتقل کرتے وقت شکستہ میں ملتی ہوئی لمبی ی کوئی سمجھ کر لفظ ذوق بنا دیا۔

۲۔ نکاب۔ آن پوستی باشد کہ با تمام دست و دوزخ دبیر شکاراں بدست کشند بہ جہت برداشتن بارز شاہین (فرنگستانہ راج) ۱۰

چه سلطان چه درویش از و بهره مند
 چه علوی چه سفلی از و سر بلند
 چه پیر و چه برتا از و کامیاب
 چه دانا چه نادان از و پُر ثواب
 به کلجک چنان ست جگ آورد باز
 که خورد و بزرگ آمده رستبار
 همه کذب ناراستی گشت دُر
 شب تیره رختان شده همچو دُر
 ز دینیت و ز دانب جهان کرد پاک
 همه ظلم و ظلمت زدوده ز خاک
 از و روشن آمد شبی عالمی
 ماند به گیتی از و طال می
 زمانی بر آراست از رای و بوش
 از و دیگر هر دانش آموز بوش
 همه دیده آمد تن قدس اود
 هویدا بچشمش همه پشت رو
 همه را به عالم برد آشکار
 همه چوب خشک از و من بار ا
 چه انجم چه افلاک محکوم اود
 چه خاک چه آتش چه باد چه آب
 چه عرش و چه کرسی همه بنده اش
 سگانه موالید و عشره حواس
 ۹۰ ستون خرد یافت تشبیه از و
 بنای سخا را ست توکید از و
 مشید از و راستی را اساس
 ز نورش جهان یافته اقتباس
 جمال حقیقت بر آراسته
 ز ظلمت جهان جمله پرداخته
 رخ عدل و انصاف افروخته
 دل جبر و بیداد را سوخته

بنای ستم را بر انداخته	مهر معدلت را بر افراخته
ریا جبین فضل و عطا را سحاب	سمای کرامات را آفتاب
بساتین فیض و سخا را غمام	جهان عطیات را انتظام
محیط فیوضات و بحر فضال	سحاب عنایات و ابر نوال
جهان خرم و عالم آباد ازو	رعیت خوش و مملکت شاد ازو
پذیرای حکمت بنیک اختری	همه عالم از شهری و لشکری
جهانی ز فیضش هم آغوش کام	دو عالم از ویافت نسق و نظام
حقش داد مفتاح هر مشکلی	نشاندش زبردست هر مقبلی
شهنشاه تسلیم تجلیل را	خداوند دیران تحسین را
گهر تاج اعجاز و توقیر را	ضیاء بخش اصفاء و تزییر را
جلال و لوی عجز و تعظیم را	سستی نیر فخر و تفضیم را
درخ عزت و جاه را انجلا	روی تبا جیل را اعتلا
محیط سخا و کرم را گهر	پیر سخا و عطا را قمر
جهان بان ملک فضال و کرام	مهمات دارین را انتظام
مس شخص آفاق را کیمیا	رخ مهر و انصاف را انجلا
قیامت دولت و قدر را	بصر ویده عظمت و صدر را
ریاض جنات را نسیم سحر	درخت کرم را نو آئین ثمر

طراز آستین مه و سال را	فلک رفعت عزدا قبال را
دلیر و تنومند و فیروز جنگ	گل عدل و انصاف را بوی رنگ
جهان سحر عالم کرمست	میبط عطا قلزم عاطفت
سپهر علا صاحب اجتنی	سحاب کرم آفتاب بدری
فروغ جبین رسوخ و سداد	جمال رخ عدل و انصاف داد
چراغ شبتان مجسد و بها	بهار گلستان عزو عسلا
نگین فاقم نصفت و عدل را	ثمر شجره رحمت و فضل را
گهر معدن فضل و اکرام را	ضیا بخش احسان و انعام را
طراوت ریاحین توحید را	نضارت بساتین تجسید را
۱۳۰. بر زم اندرون نزه شیر دمان	به بزم اندرون ابر گوهر نشان
به میدان جنگ آوری شهسوار	به جولان خصم هنگنی نامدار
به بحر تجارت مندره نهنگ	دل خصم دوزان بتیر و خدنگ
فرونده مبری به ایوان بزم	دام بازوای به میدان بزم
هایول هما اوج تکمیل را	درخشنده مه اوج تفضیل را
گل آرای باغ جهان پردری	فروغ دل و دیده سروری
نوا آئین گل گلشن فروزیب	لبند از شمار فراز و نشیب
جهانبان ملک دوام و ابد	به علم البیقین در دو عالم احد

همه اولیا و همه انبیا همه اصفیا و همه اتقیا

بنجاک درش سر نهاده به عجز بپا اندرش او ناده به عجز

۳۰ چه او ناده چه ابدال چه اقطاب فر خنده اقبال

چه سده دچ ناته دچه غوث دچه پیر چه سزین چش جن چه شنه چه فقیر

همه بنده و فدوی نام او همه خواستگار ناره کام او

قضا و قدر هر دو در طاعتش سپهر و زمین هر دو در خدمتش

خور و ماه هر دو گدائی درش برو بحر هر دو شنا گسترش

تو الی تفضل تو از کرم تو افر تراحم نکا تر نعم

مقالش ریح العجم و العرب زورش فروزان شرق و الغرب

هر آن کس که از راه صدق اعتقاد پیامی همایون او سر نهاده

سرافراختن حق زهر سر بلند اگر سرنگون بخت داد اخته نژد

هر آن کس که ادوات نامش به صدق روا شد بر امید و کامش به صدق

۳۰ هر آن کس که داد نام او را شنید زیاد اش هر معصیت داره پید

هر آن کس که دیدار پیکش بید به چشم اندرش نور حق شدید

هر آن کس که او گشت منظور او به وصل خردش حق فرود آبرو

طفیلش همه بربان را نجات زیبا شوی او مردگان را حیات

چه حیوان مقابل به پاشنوی او که آن نیز شد بنده کوشی او

ز حیوان اگر مرده گل بازیند ازین آب جان و دل بازیند
 جلال مقالش چنان آمده که صد آب حیوان در آن آمده
 جهان در جهان مرده را زنده کرد هزاران دل زنده را بنده کرد
 چه گنگا مقابل به امرشش که هر پشت و شصت آمد چاکش
 وجودش بحق پادار و مدام دلش روشن از نور حق الکرام
 ۱۵۰ بحق دانی از جمله والا نظر بحق بینی از جمله روشن بصر
 به آگاهی از جمله آگاه تر در اتلیم دانش شهنشاه تر
 جبین متینش فرو زنده نور ضمیرش درخشنده هور
 به فضل و تراحم سر امر فضال به زیب و تزیین سراپا جمال
 به همت بلندی بلند از همه به اقبال فیروز مست از همه
 اگر چه به تنجیر مرد جهان نیازش نباشد به تیغ و سان
 ولی جوهر تیغ افروخته ز برقش دل دشمنان سوخته
 ز توپین ادبیل را خون جگر ز تیرش جگر سوخته شیر
 که پیش و دو دام در بسته کرد سانش ز دیوان بر آورد کرد
 چنان ناو کش حلقه در کوه کرد که ارجن نکرده بر وز نیر
 ۱۶۰ چه ارجن چه بهیم و چه رستم چه سام چه اسفندیار و چه لخمین چه رام
 هزاران همیشه هزاران گنیش بپایش نهاده سر عجز خویش

همه بنده اوستا و فیروز جنگ
هزاران علی و هزاران ولی
چون تیرش جدا از کمان تیز
خندگش چنان سنگ خاره درد
چه سنگ چه آهن بر تیر او
عمودش چون برفی پیلان سد
نشانی ز نقد حسابی برون
ازان برترین ترکیه آید گمان
۱۰- وجودش سنون سقیت تحقیق را
دلش مهر رخشان ز انوار حق
ازان برتر آمد که داند کسی
جهاں در جهاں کمرست ذات او
چون صیفش آمد فزون از حساب
کجا گنجند اندر حجاب کتاب

سر لعل بادا پیاکشش فدا

از و باد جان و دلش را نوا

تمام شد جوت بکاس من تصنیف بجائی نند لعل گویا

اک اونکار سنگور پرسلو

جوت بکاس

(بزبان پنجابی)

- ۱- واه واه گرتیت اُدھارنم واه واه گرتنت اُبارنم
- ۲- واه واه گرپار اُتارنم واه واه گراگم اپارنم
- ۳- واه واه گر ہر اُدھانم واه واه گر اُپر اپارنم
- ۴- واه واه گر اسر سنگھارنم واه واه گردیت دِچارنم
- ۵- واه واه گردشت بدارنم واه واه گر نادھارنم
- ۶- واه واه گر اُد جگادنم واه واه گراگم اگا دھنم
- ۷- واه واه گر بیج ارادھنم واه واه گر پورن سادھنم
- ۸- واه واه گر تخت بدورنم واه واه گر نہیل استنم
- ۹- واه واه گر بھ پناہنم واه واه گر پتی رہنم
- ۱۰- واه واه گر شکست سادھانم واه واه گر سنگت تارنم
- ۱۱- واه واه گر اچھ چبادنم واه واه گر نام جپادھنم
- ۱۲- واه واه گر دھرم در بھادھنم واه واه گر میت پادھنم
- ۱۳- واه واه گر نایک پچ گندھنم واه واه گر اچھل اگندھنم

- ۱۳- واه واه گر روپ نرنجتم واه واه گر بھر م بھ بھنم
 ۱۵- واه واه گرا چھل اچھیدنم واه واه گر پورن دیدنم
 ۱۶- واه واه گر کنٹک چھیدنم واه واه گر الکھ ا بھیدنم
 ۱۷- واه واه گرا چنت دیالتم واه واه گر سد اکر پالتم
 ۱۸- واه واه گر سرب پرتپالتم واه واه گر پر کہ اکالتم
 ۱۹- واه واه گر نونڈھ دیونم واه واه گر سد اسدیونم
 ۲۰- واه واه گر ایکو سیونم واه واه گر الکھ ا بھونم
 ۲۱- واه واه گر بیچ پیچیرنم واه واه گر مکت کپیرنم
 ۲۲- واه واه گر پورن ایشرم واه واه گر بیچ پیچیرنم
 ۲۳- واه واه گر گھٹ گھٹ پیا واه واه گر ناتھ انا تھنم
 ۲۴- واه واه گر تھاپ تھاپنم واه واه گر ہر ہر جاپنم
 ۲۵- واه واه گر سمر تھ پورنم واه واه گر سچت سورنم
 ۲۶- واه واه گر کھنڈھ مجورنم واه واه گر کلا سپورنم
 ۲۷- تانک سو انگد گر دیونا سوامر داس ہر سیونا
 ۲۸- سورام داس سوار جنا سو ہر گو بند ہر پر سنا
 ۲۹- سو کرتا ہر رائی داتا رنا سو ہر کرن اگم اپارنا
 ۳۰- سو تیغ بہا درست سوردپنا سو گر دگر بند سنگھ ہر کار پنا

- ۳۱۔ سبھ ایکو ایکو ایکتا نہیں بھید نہ کچھو کچھو پیکھنا
 ۳۲۔ اُنک برہمایشن مہیشتم اُنک دیوی دُرگا ویشتم
 ۳۳۔ اُنک رام کیشن اوتارتم اُنک نرسنگہ ہرناکش بارتم
 ۳۴۔ اُنک دھرو پر بلا دتم اُنک گورکھ بڑہ سادھتم
 ۳۵۔ اُنک اکاش پاتا لتم اُنک اندر دھرم رائی جیکانتم
 ۳۶۔ اُنک سڈھ ناتھ تپسیرم اُنک جوگی جوگ جوگیم
 ۳۷۔ اُنک آنہد دھن تا دتم اُنک بیکنڈ بڑہ سادھتم
 ۳۸۔ اُنک کھانی بانی برہمنڈتم اُنک ویپ لوانو کھنڈتم
 ۳۹۔ اُنک سورار ریرتم اُنک پیغیر پیرتم
 ۴۰۔ اُنک تیتیس کر دتم اُنک چند آر سورتم
 ۴۱۔ سبھ دین گور دگھر دارتم سبھن میرگر اوتارتم
 ۴۲۔ جن لال داس داستم سرن آئو سنگر پاستم
 ۴۳۔ صدقا سرت سادھ سنگنا سنگرت ہر نام سنگنا

واگور و جی سمت

جوت بکاس سپورن ہویا۔ رحیت منشی نند لال جی گمتانی
 محل چک بخشی۔ صدقا سرت ست سنگت جیو کا برد اپنے کی پیچ رکھی۔
 سرت ست سنگت صدقا نہال کرنا داہ داہ داہ +

رہبت نامہ و تنخواہ نامہ

بنتول بھائی کاہن سنگھ صاحب مرحوم رہبت نامہ و
 تنخواہ نامہ بھائی نند لعل اور گوردگو بند سنگھ صاحب کے
 سوال و جواب کے متعلق کسی معتقد مسکھ کی تصانیف ہیں۔
 خبر اگر یہ بات درست بھی تصور کر لی جائے تو بھی چونکہ
 یہ ہر دو تصانیف مرید و مرشد کے سوال و جواب کی ترجمانی
 کرتی ہیں اس لیے انھیں کلیات نند لال میں درج کرنا
 عین مناسب ہے۔ مگر بھائی صاحب کے خاندان کے لوگوں کا
 عقیدہ یہی ہے کہ یہ تصانیف خود بھائی صاحب ہی کی ہیں۔
 گ

ایک اونکار ست گور پر ساد

رہت نامہ

سرگورو واج

چھوٹی

گور سکھ رہت مندو میریت	اٹھ پر بھات کہے بہت چیت
واہگورو پن منترہ جاپ	کر اشنان پڑھے جپ جاپ
درسن کرے میرا پن آئے	ادب سیوں بیٹھ گور بہت چت لائے
تین پہر جب بیٹے جان	کتھائے گور بہت چت لان
مندھیا سمئے رہا اس	کیرتن کتھائے ہر جاس
ان میں نیم جو ایک کرائے	سوسیکھ امر پوری میں جائے
پانچ نیم پڑ سکھ جو دھارے	اکیں کل کٹنب کوتارے
مائے کٹنب مکت سوہوئے	جنم مرن نہ پاوے سوئے

نند لال واج

دوا

تم جو کہا گور دیو جی درسن کر موہ آئے
لکھئے تمرا درس کہاں کہو موہ بھلائے

لے جپ جی صاحب (از گور گرتھ جی) لے جاپ صاحب (از دسم گرتھ صاحب)

سری گور وواج

دوہا

تین روپ ہیں موہ کے سنو نند چیت لائے
بزرگن سرگن گور شبدیں کہیں توہ سمجھائے

چوٹی

ایک دپ تہہ گن تے پرے	نیت نیت چہہ نگم اچرے
گھٹ گھٹ بیایک انتز جامی	پور رہیو جیوں جل گھٹ بھائی
دوسر روپ گرنٹھ جی جان	ان کے انگ میرد کر مان
روم روم اچھر سو اہو	جدا رتھ بات تم سوں ست کہو
جو یکھ گور درس کی چاہ	درس کرے گرنٹھ جی آہ
پر بھات کے کرے سنان	تین پرد چھنا کرے سجان

دوہرا

ہاتھ جوڑ کر ادب سوں بیٹھے موہ حضور
بیس ٹیک گور گرنٹھ جی بچن مئے سو حضور

چوپی

شبدرے گور بہت چت لائے گیان شبدر گورے سنائے
 جو ہم ساتھ چاہے کربات گرنہ جی پڑے پالے ساتھ
 جو مجھ بچن سنن کی چاء گرنہ جی پڑھے سنے چت لائے
 میرا روپ گرنہ جی جان اس میں بھید نہیں کچھ مان
 پیسہ روپ بسکہ ہے مور گور بانی رت چہنس بھور
 وساہ پریت گور سجد جو دھے گور کا درس نت آٹھ کرے
 گیان سجد گور وٹے سنائے جب جی جا پد پڑے چت لائے
 گور دوار کا درس کرے پردار کا تیاگ جو کرے
 گور بسکہ سیوا کرے چت لائے آپا من کا سگل مٹائے
 ان کر من میں جو پردھان سو بسکہ روپ میرا پہچان

دوہرا

ایسے گور بسکہ مان ہے سیوا کرے جو کئے
 تن من دھن پن ارب کے سو مجھ سیوا ہوئے
 ایسے گور بسکہ سیوا کی موہ پھوچے آئے
 سنو نند چت دیئے کر مکت سیکھے جائے

همه بنده اوشاه فیروز جنگ دو عالم از دیافته بوی و رنگ
 هزاران علی و هزاران ولی پائش بتاده میر سردری
 چون تیرش چد از کماں تیز همه دشمنان را شکافت جگر
 خدنگش چنان سنگ خاره درد که شمشیر مستی گیاه را برد
 چه سنگ چه آهن بر تیر او چه فرزانگان پیش تدبیر او
 عمویش چون برفی پیلان سد اگر کوه باشد بخاک افکند
 نشانش ز نقد حصای بردن علوش ز فهم ملائک فروز
 ازاں برترین ترکیه آید گماں ازاں برترین ترکیه گوید زبان
 ۱۴- دودش سنون سقیت تحقیق را رخسار روشن از رحمت کبریا
 دلش مهر رخشان ز انوار حق به صدق از همه صادقانش سبق
 ازاں برتر آمد که داند کسی ازاں برگزیده که خواهد کسی
 جهان در جهان مکرمت ذات او ز حد برتر آمد کمالات او
 چون تصیفش آمد فروز از حساب کجا گنجند اندر حجاب کتاب

سر لعل با دا پائش فدا

از و باد جان و دلش را نوا

اک اونکار سنگور پرسلو

جوت بکاس

(بزبان پنجابی)

- ۱- واه واه گرنیت ادهارنم واه واه گرسنت ابارنم
- ۲- واه واه گرپار اتارنم واه واه گراگم اپارنم
- ۳- واه واه گر ہزار دھانم واه واه گر اپر اپارنم
- ۴- واه واه گر اسر سنگھارنم واه واه گردیت وچھارنم
- ۵- واه واه گردشت بدھارنم واه واه گر ثادھارنم
- ۶- واه واه گر آد مجکادھنم واه واه گراگم اگا دھنم
- ۷- واه واه گر بیج ارادھنم واه واه گر پورن سادھنم
- ۸- واه واه گر تخت بھارنم واه واه گر پنچل ہسنم
- ۹- واه واه گر بھے پناسنم واه واه گر پتی رہسنم
- ۱۰- واه واه گر ٹکت سادھانم واه واه گر سنگت تارنم
- ۱۱- واه واه گر اچھہ چھاوٹنم واه واه گر نام چھاوٹنم
- ۱۲- واه واه گر دھرم ویرھادھنم واه واه گر سیت پاوٹنم
- ۱۳- واه واه گر نایک پچ گندھنم واه واه گر اچھل اگندھنم

- ۱۳- واہ واہ گر روپ تر بنجتم واہ واہ گر بھر مہ بنجے بھنجتم
 ۱۵- واہ واہ گرا چھتل اچھیدنم واہ واہ گر پورن دیدنم
 ۱۶- واہ واہ گر کنشک چھیدنم واہ واہ گر الکھرا بھیدنم
 ۱۷- واہ واہ گر اچنت دیالتم واہ واہ گر مسدا کر پالتم
 ۱۸- واہ واہ گر سرب پرتیالتم واہ واہ گر پر کہ اکالتم
 ۱۹- واہ واہ گر نوبدہ دیوتم واہ واہ گر مسدا سدیوتم
 ۲۰- واہ واہ گر ایکو سیوتم واہ واہ گر الکھ ا بھوتم
 ۲۱- واہ واہ گر بیچ پھیرتم واہ واہ گر مکت کیتیرتم
 ۲۲- واہ واہ گر پورن ایشتم واہ واہ گر بیچ پھیرتم
 ۲۳- واہ واہ گر گھٹ گھٹ بیاتم واہ واہ گر ناتھ انا تھتم
 ۲۴- واہ واہ گر تھاپا تھاپتم واہ واہ گر ہر ہر جاپتم
 ۲۵- واہ واہ گر سمر تھ پورتم واہ واہ گر سچا سورتم
 ۲۶- واہ واہ گر کھنڈنہ جھوڑتم واہ واہ گر کلا سنپوڑتم
 ۲۷- تاک سوانکد گر دیونا سوامر داس ہر سیونا
 ۲۸- سورام داس سوار جانا سوہر گو بند ہر پرانا
 ۲۹- سوکرتا ہر رائی داتا رانا سوہر کرفن اکم اپارنا
 ۳۰- سوتیج بہادرست سُر دپنا سوگور دگر بند سنگھ ہر کار دپنا

- ۳۱۔ سبھ ایکو ایکو ایکتا نہیں بھید نہ کچھو بھی پیکھنا
 ۳۲۔ اُنک برہما بشن مہیشتم اُنک دیوی ڈرگا ویشتم
 ۳۳۔ اُنک رام کشن اوتارنم اُنک نرسنگھ ہرناکش نارنم
 ۳۴۔ اُنک دھرو پرہلا دنم اُنک گورکھ سدھ سادھنم
 ۳۵۔ اُنک اکاش پاتال نم اُنک اندر دھرم رائی جکال نم
 ۳۶۔ اُنک سدھ ناتھ پتیسرم اُنک جوگی جوگ جوگسرم
 ۳۷۔ اُنک انہد دھن ناد نم اُنک بیکنٹھ سدھ سادھنم
 ۳۸۔ اُنک کھانی بانی برہمنڈنم اُنک دیپ لوانو کھنڈنم
 ۳۹۔ اُنک شورار بیرنم اُنک پیغمبر پیرنم
 ۴۰۔ اُنک تلیتیں کرورنم اُنک چندار شورنم
 ۴۱۔ سبھ دین گوڑ دگھر دارنم سبھن برگر اوتارنم
 ۴۲۔ جن لال داسن داسنم سرن آئو سنگر پاسنم
 ۴۳۔ صدقا سرت سادھ سنگتا سنگرت ہر نام سنگتا

واگوروجی ست

جوت بکاس سپورن ہويا۔ رحیت منشی نند لال جی گنتانی
 بھل چک بختی۔ صدقا سرت ست سنگت جیو کا برو اپنے کی پیچ رکھنی۔
 سرت ست سنگت صدقا تہال کرنا۔ داه داه داه +

رہبت نامہ و تنخواہ نامہ

بقول بھائی کاہن سنگھ صاحب مرحوم رہبت نامہ و
 تنخواہ نامہ بھائی نند لعل اور گوردگو بند سنگھ صاحب کے
 سوال و جواب کے متعلق کسی معتقد سکھ کی تصانیف ہیں۔
 خیر۔ اگر یہ بات درست بھی تصور کر لی جائے تو بھی چونکہ
 یہ ہر دو تصانیف شریہ و مرشد کے سوال و جواب کی ترجمانی
 کرتی ہیں اس لیے انہیں کلیات نند لال میں درج کرنا
 میں مناسب ہے۔ مگر بھائی صاحب کے فائدان کے لوگوں کا
 عقیدہ یہی ہے کہ یہ تصانیف خود بھائی صاحب ہی کی ہیں۔
 گ

ایک اذکار ست گور پر ساد

رہت نامہ

سرگور و واج

چوئی

گور سکھ رہت سُنو میریت	اٹھ پر بھات کہے بہت چیت
واہگور دپن منترہ جاپ	کر اشنان پڑھے جپ جاپ
درسن کرے میرا پُن آئے	ادب سیوں بیٹھ گور بہت چت لائے
پتین پہر جب بیٹے جان	کتھائے گور بہت چت لان
سندھیا سمجھنے رہا اس	کیرتن کتھائے ہر جاس
ان میں نیم جو ایک کرائے	سو سکھ امر پوری میں جائے
پانچ نیم پڑ سکھ جو دھارے	اکیس کل کٹنب کو تارے
تارے کٹنب مکت سو ہوئے	جنم مرن نہ پاوے سوئے

نند لال واج

دوا

تُم جو کہا گور دیو جی درسن کر موہ آئے
لکھیے تُمرا درس کہاں کہو موہ بھائے

۱۔ چپ جی صاحب (از گور گرتھ صاحب) ۲۔ جاپ صاحب (از دسم گرتھ صاحب)

سری گور وواج

دوہا

تین روپ ہیں موہ کے سنونند چیت لائے
 بزرگن سرگن گور شبیدیں کہیں توہ سمجھائے

چوٹی

ایک دپ بہتہ گن تے پرے	نیت نیت بہتہ نگم اچرے
گھٹ گھٹ پیایک اشتہ جامی	پور رہیو جیوں جل گھٹ بھائی
دوسر روپ گرتھ جی جان	اُن کے انگ میرد کر مان
روم روم اچھر سو اہو	جدا رتھ بات تم سوں ست کہو
جو بیکہ گور درسن کی چاہ	درسن کرے گرتھ جی آہ
پر بھات سمے کر کے سنان	تین پرد چھنا کرے سجان

دوہرا

ہاتھ جوڑ کر ادب سوں بیٹھے موہ حضور
 بیس ٹیک گور گرتھ جی بچن شے سو حضور

چوپی

شبدئے گوربت چت لائے گیان شبد گورسے سنائے
 جو مم ساتھ چاہے کربات گرتھ جی پڑھے پچائے ساتھ
 جو مجھ بچن سنن کی چاء گرتھ جی پڑھے سنے چت لائے
 میرا روپ گرتھ جی جان اس میں بھید نہیں کچھ مان
 پیسہ روپ بیکہ ہے مور گور بانی رت جہنس بھور
 و ساہ پریت گور سبد جو دھے گور کا درس نت اٹھ کرے
 گیان سبد گور دسے سنائے جب جی جا پڑھے چت لائے
 گور دوار کا درس کرے پردار کا تیاگ جو کرے
 گور بیکہ سیوا کرے چت لائے آپا من کا سگل مٹائے
 ان کر من میں جو پردھان سو بیکہ روپ میرا پہچان

دوہرا

ایسے گور بیکہ مان ہے سیوا کرے جو کرے
 تن من دھن پن ارب کے سو مجھ سیوا ہوئے
 ایسے گور بیکہ سیوا کی موہ پڑوے آئے
 سنو نند چت دیئے کر مکت بیکنٹے جائے

همه بنده اوشاه فیروز جنگ هزاران علی و هزاران ولی
 چون تیرش چید از کماں تیزتر خدنگش چنان سنگ خاره درد
 چه سنگ چه آهن بر تیر او عمویش چون برفق پیلان سد
 نشانیش ز نقد حصای بردن از آن برترین تر که آید گماں
 ۱۴- دجوش سنون سقفت تحقیق را دلش مهر رخشان ز انوار حق
 از آن برتر آمد که داند کسی جهان در جهان مکرست ذات او
 چون صیفش آمد فرزند از حساب کجا گنجند اندر حجاب کتاب
 سر لعل مادا پیاکشش فدا
 از دباد جان و دلش را نوا

اک اؤنکار سنگور پر ساد

جوت بکاس

(رنجان پنجابی)

- ۱- واہ واہ گر پیت اُدھارنم واہ واہ گر سنت اُبارنم
- ۲- واہ واہ گر پار اُتارنم واہ واہ گر اگم اپارنم
- ۳- واہ واہ گر ہزار دھارنم واہ واہ گر اپر اپارنم
- ۴- واہ واہ گر کٹر سنگھارنم واہ واہ گر دیت دِچارنم
- ۵- واہ واہ گر دشت بدارنم واہ واہ گر کٹنا دھارنم
- ۶- واہ واہ گر آد مجکا دنم واہ واہ گر اگم اگا دھنم
- ۷- واہ واہ گر بیچ ارادھنم واہ واہ گر پورن سادھنم
- ۸- واہ واہ گر تخت بدورنم واہ واہ گر نہچل استھنم
- ۹- واہ واہ گر بھے پناسنم واہ واہ گر پتی راسنم
- ۱۰- واہ واہ گر شکست سادھارنم واہ واہ گر سنگت تارنم
- ۱۱- واہ واہ گر اچھہ چھا دنم واہ واہ گر نام جپا دنم
- ۱۲- واہ واہ گر دھرم دیر دھارنم واہ واہ گر میت پادھنم
- ۱۳- واہ واہ گر نایک پیچ گندھنم واہ واہ گر اچھل اگندھنم

- ۱۳- واہ واہ گر روپ نرنجتم واہ واہ گر بھر مہ بھنجتم
 ۱۵- واہ واہ گرا چھتل اچھیدنم واہ واہ گر پورن دیدتم
 ۱۶- واہ واہ گر کشک چھیدنم واہ واہ گر الکھ ا بھیدنم
 ۱۷- واہ واہ گرا چنت دیا لتم واہ واہ گر سد اکر پالتم
 ۱۸- واہ واہ گر سرب پرپالتم واہ واہ گر پرکھ اکالتم
 ۱۹- واہ واہ گر نونڈھ دیوتم واہ واہ گر سد اسدیوتم
 ۲۰- واہ واہ گر ایکو سیوتم واہ واہ گر الکھ ا بھوتم
 ۲۱- واہ واہ گر بیچ پھیرتم واہ واہ گر مکت کبیرتم
 ۲۲- واہ واہ گر پورن ایشرم واہ واہ گر بیچ پھیرتم
 ۲۳- واہ واہ گر گھٹ گھٹ تیا واہ واہ گر ناتھ انا تھتم
 ۲۴- واہ واہ گر تھاپ تھاپتم واہ واہ گر ہر ہر جاپتم
 ۲۵- واہ واہ گر سرتھ پورتم واہ واہ گر سچا سورتم
 ۲۶- واہ واہ گر کھوٹھوٹھوتم واہ واہ گر کلا سنیوتم
 ۲۷- تانک سو انگد گر دیونا سوامر داس ہر سیونا
 ۲۸- سورام داس سوار جانا سوہر گو بند ہر پرنا
 ۲۹- سوکرتا ہر رائی دا تارنا سوہر کرن اگم اپارنا
 ۳۰- سو تیغ بہادرست سوردپنا سوگورد گو بند سنگہ ہر کارپنا

- ۳۱۔ سبھ ایکو ایکو ایکتا نہیں بھید نہ کچھوگی پیکھنا
 ۳۲۔ اُنک برہما بشن مہیشم اُنک دیوی دُرگا دیشم
 ۳۳۔ اُنک رام کشن اوتارنم اُنک نرسنگہ ہزاکش نارنم
 ۳۴۔ اُنک دھرو پر بلا دنم اُنک گورکھ بَدھ سادھنم
 ۳۵۔ اُنک اکاش پاتنا لنم اُنک اندر دھرم رائی جکالنم
 ۳۶۔ اُنک سَدھ ناتھ تپسیرم اُنک جوگی جوگ جوگسیرم
 ۳۷۔ اُنک آنہد دھن نادنم اُنک بیکنٹھ ستھ سادھنم
 ۳۸۔ اُنک کھانی بانی برہمستھنم اُنک ویپ لوٹو کھنڈنم
 ۳۹۔ اُنک شورار ریرنم اُنک پیغمبر پیرنم
 ۴۰۔ اُنک تیتیں کرڈرنم اُنک چند آر سورنم
 ۴۱۔ سبھ دین گور و گھر دارنم سبھن میرگر اوتارنم
 ۴۲۔ جن لال داس داسنم سرن آئو سنگر پاسنم
 ۴۳۔ صدقا سرت سادھنگنا سنگرتے ہر نام منگنا

واگور و جی ست

جوت بکاس سپورن ہویا۔ رحیت منشی نند لال جی ملتانی
 محل چک بخش۔ صدقا سرت ست سنگت جیو کا برو پئے کی پیچ رکھی۔
 سرت ست سنگت صدقا نہال کرنا داہ داہ داہ +

رہبت نامہ و تنخواہ نامہ

بقول بھائی کا بن سنگھ صاحب مرحوم رہبت نامہ و
 تنخواہ نامہ بھائی نند لعل اور گوردگو بند سنگھ صاحب کے
 سوال و جواب کے متعلق کسی معتقد سکھ کی تصانیف ہیں۔
 خبر اگر یہ بات درست بھی تصور کر لی جائے تو بھی چونکہ
 یہ ہر دو تصانیف مریہ و مرشد کے سوال و جواب کی ترجمانی
 کرتی ہیں اس لیے انہیں کلیات تہذیب میں درج کرنا
 میں مناسب ہے۔ مگر بھائی صاحب کے خاندان کے لوگوں کا
 عقیدہ یہی ہے کہ یہ تصانیف خود بھائی صاحب ہی کی ہیں۔
 گ

ایک اذکار ست گور پر ساد

رہبت نامہ

سرگور و واج

چوپی

گور سکھ رہبت سندھو میریت	اٹھ پر بھات کہے بہت چیت
واہگور دپن منترہ جاپ	کر اشنان پڑھے جپ جاپ
درسن کرے میراپن آئے	ادب سیدوں بیٹھ گور بہت چت لائے
تین پہر جب پیتے جان	کتھائے گور بہت چت لان
سندھیا سمجھئے رہر اس	کیرتن کتھائے ہر جاس
ان میں نیم جو ایک کرائے	سو سکھ امر پوری میں جائے
پانچ نیم پڑ سکھ جو دھارے	اکیس کل کٹنب کو تارے
تارے کٹنب مکت سوہوئے	جنم مرن نہ پاوے سوئے

نند لال واج

دوا

ثم جو کہا گور دیو جی درسن کر موہ آئے
لکھیے تمرا درس کہاں کہو موہ بھائے

۱۷ جپ جی صاحب (اگر رگرتھ جپ) ۱۸ جپ صاحب (ازدسم گرتھ صاحب)

سری گور وواج

دوہا

تین روپ ہیں موہ کے سنونند چیت لائے
 بزرگن سرگن گور شبید میں کہیں توہ سمجھائے

چوٹی

ایک دپ بہتہ گن تے پرے	نیت نیت چہہ نگم اچرے
گھٹ گھٹ بیایک انتہ جامی	پور رہیو جیوں جل گھٹ بھائی
دوسر روپ گرتھہ جی جان	ان کے انگ میرد کر مان
روم روم اچھر سو لہو	جدا رتھہ بات تم سوں ست کہو
جو بیکہ گور درس کی چاہ	درس کرے گرتھہ جی آہ
پر بھات سے کر کے سنان	تین پرد چھنا کرے سجان

دوہرا

ہاتھ جوڑ کر ادب سوں بیٹھے موہ حضور
 سیس ٹیک گور گرتھہ جی بچن سنے سو حضور

چوٹی

شہدے گوربت چت لائے گیان شہد گورے سنائے
 جو ہم ساتھ چاہے کربات گرتھ جی پڑے پچائے ساتھ
 جو مجھ بچن سنن کی چاء گرتھ جی پڑھے سنے چت لائے
 میرا روپ گرتھ جی جان اس میں بھید نہیں کچھ مان
 پتھر روپ سکھ ہے مور گور بانی رت چہنس بھور
 وساہ پریت گور سب جو دھے گور کا درس نت اٹھ کرے
 گیان شہد گور و سنے سنائے جب جی جا پڑے چت لائے
 گور و دار کا درس کرے پردار کا تیاگ جو کرے
 گور سکھ سیوا کرے چت لائے آپا من کا سگل مٹائے
 ان کر من میں جو پردھان سو سکھ روپ میرا پہچان

دوہرا

ایسے گور سکھ مان ہے سیوا کرے جو کہے
 تن من دھن پن ارب کے سو مجھ سیوا ہوئے
 ایسے گور سکھ سیوا کی سہ پہنچے آئے
 سنو نند چت دیئے کر مکت سیکھئے جائے

نند لال واج

زرگن سرگن گور شہیدی کے روپ تم تین
زرگن روپ نہیں دیکھے سرگن سکھ اچھین

چوپی

ترا زگر روپ اپارا سوکس دیکھے دین دیارا
جگت گورو تم کہو سوامی گھٹ گھٹ واسی انترجامی

سری گورو واج

تم سن ہم سے بچن رسال سن سکھ بھائی نند سولال
پر ختم سید گور ہمت چیت کان گور سکھ سرگن روپ سچان
سید سروپ سوا یہم پردہ لہو گور سکھ سید سبد جو گہو
تس تے لکھیں اپر اپارے سبد سروپ واک جو دھاکے
پڑھنے جو چیت ہمت لائی تے میں گور شٹ کہی سو بھائی
جوتی جوت بے موہ مان رتس کی ہما کہوں بھسان
گھر شدی نوی سکھ داون سمٹ منزہ سہیں سو باون
بچن کے نند لال سو میر شتر گودار سندر رو تیر

دوہرا

واگور و گور چاہیے واگور و کردھیان
مکت لا بھ سو ہوئے ہیں گور سکھ رو میں مان

ایک اذکار ست گور پر ساد

تخواہ نامہ

پرشن بھائی نند لال جی
واک شری گورو گو بند سنگھ جی

دوہرا

پرشن کیا نند لال جی گورو بتائیے مہے
کون کرم ان جوگ ہیں کون کرم نہیں سوہے

دوہرا

نند لال تم بچن سنو سکھ کرم ہے ایہہ
نام دان انسان پن کرے نہ ات سیدوں نیہہ

چوپی

پرانہ کال ست سنگ جئے تخواہ ہار بہہ وڈا کہاے
ست سنگ جئے کرچٹ ڈلاے ایہاں اڈاں ٹھورنہ پاے
ہر جس سننے بات چلاے کہے گو بند سنگھ وہ جم پڑ جاوے
نزد حسن دیکھ نہ پاس بہاے سو تخواہی مول کہاے

سید گیان پن کرے جو بات تاں کے کچھو نہ آدے ہاتھ
سہر بھوگ نہ نوا دے سبیں تاں کوٹے نہ پر م جگدیں

دوہرا

جو پر ساد کو بانٹ ہے من میں دھارے لوچ
کے تھوڑا کے اگلا سدا رہے تیں سوگ

چوٹی

کر راہ پر ساد کی بدھ سن لے	یقین بھانت کو سمسر کیجے
لیپن آگے بھکر دیجے	مانجن دھر بھانجن دھو بیجے
کر اسنان پوتر ہوئے تھے	واہ گوردین اور نہ کہے
نوتن کنجھ پور جل لیہہ	گوبند سنگھ پھل تن دیہہ
کر تیار چوکی پر دھرے	چار اور کسیر تن بہہ کرے

دوہرا

مہر ترک کی سر دھرے لوہ لگا دے چرن
کہ گوبند سنگھ سنو لال جی پھر پھر تیں من

چوٹی

لگے دیوان سن مٹول نہ جاوے رہت پنا پر سادو رتاوے
 شوہا پہن لئے لشوار بکے گو بند سنگھ جم کرے خوار
 لئے بھین جو آوے سنگت درشت بڑی دیکھے تیش پنگت
 سکھ ہوئے جو کرت کرودھ کنیا مول نہ دیوے سودھ
 دھمی بھین کا پیسہ کھائے بکے گو بند سنگھ دھکے جم کھائے
 سکھ ہوئے بن لوہ جو پھرے آوت جادوت جنے مرے
 مال اتہھ کابل کرے چھلے جپ تپ تاں کو سب نہہ پھلے

سورٹھا

کنگھا دوویں دقت کرپگ چنے کر بانہی
 داتن کرے نیت نیت نہ دکھ پائے لال جی

دوہرا

دسوندھ گورڈ نہہ دیوئی جھوٹھ بول جو کھائے
 بکے گو بند سنگھ لال جی تیش کا کچھ نہ باہ

چوپی

ٹھنڈے پانی جو نہیں نہا دے بن جپ پڑھے پر سا جو پا دے
 بن رہ راس سندھیا جو کھو دے کیرتن پڑھے بن رہ بن جو سو دے
 چھلی کر جو کاج بگاڑے دھڑک تیں جنم جو دھرم پالے
 کرے پجن جو پا لے ناہیں کہے گو بند سنگھ تیں ٹھوڑکت ناہیں
 لے ٹر کن تے ماس جو کھا دے بن گور شبز پجن جوئی گا دے
 تریار اک شے چت لائے سنو لال سو جم پور جائے

چوپی

ارداس بتا جو کاج سدھاکے بھیٹ کے بن کچھ ٹکھ پا دے
 تیاگی بست گر بن جو کرے بن تریا اپنی سبج جو دھرے
 اتھھ دیکھ نہیں دیوے دان سو نہیں پا دے در گہ مان
 کیرتن کتھ سیدوں من نہیں لایے سنت سیکھ کو برا لا دے
 بنداجٹواہرے جو مال ہاں دکھ پا دے تیں کو کال
 گور کی بندائے نہ کان بھیٹ کرے تیں سنگ کرپان

دوہرا

گو لک را کہے ناہ جو چیل کا کرے دیار
 کہے گو بند سنگھ لال جی بھو گے ترک ہزار

واہگور وین کہے جو کھاوے	ویسوا دوارے سکھ جو جاوے
پراستری سیوں نہیہ لگاوے	کہے گو بند سنگھ وہ سکھ نہ بھاٹے
گوتلی کپٹی ہے جوئے	بڈو تنخواہی جانو سوئے
گور کو چھوڑا درسیوں مانگے	راتری سوئے تیر ہوئے نانگے
نگن ہوئے کر بھوگ جو کرے	نگن ہوئے جل مجن کرے

دوہرا

نگن ہوئے باہر پھرے نغن سیں جو کھائے
نگن پر ساد جو بانٹی تنخواہی بڈا کھائے

چوہی

خالصہ سوئی جو نہا تیاگے	خالصہ سوئی لڑے ہوئے آگے
خالصہ سوئی جو پنچاں کو مارے	خالصہ سوئی کرم کو ساڑے
خالصہ سوئی مان جو تیاگے	خالصہ سوئی جو پر تر پاتے بھاگے
خالصہ سوئی پر درشت کو تیاگے	خالصہ سوئی نام رت لاگے
خالصہ سوئی گور بانی بت لائے	خالصہ سوئی سار چہیہ کھائے

دوہرا

خلق خالق کی جان کے خلق دکھائے ناہ
خلق دکھئے مند لال جی خالق کو پے تاہ

چوپی

خالصہ سوئی نزدھن کو پالے	خالصہ سوئی دُشت کر گائے
خالصہ سوئی نام چپ کرے	خالصہ سوئی بلیچہ پر چڑھے
خالصہ سوئی نام سیدوں جوڑے	خالصہ سوئی بندھن کو توڑے
خالصہ سوئی جو چڑھے ترنگ	خالصہ سوئی جو کرے بنت جنگ
خالصہ سوئی شستر کو دھائے	خالصہ سوئی دُشت کو ملائے

دوہرا

دوہی پھرے اکال کی نندا کرے نہ کوئے
بن پریت سمجھ بھیجے گے ترہ جگت میں سوئے

چوپی

سنو نند لال ایہو ساج	پرگٹ کراڈں آپنہ راج
چار برن اک برن کراڈں	واہگور وکا جاپ جپاڈں
چڑھیں شرننگ اڑا دیں باج	ٹرک دیکھ کر جاویں بھاج
سوالا کہ سے ایک لڑاڈں	چڑھے سنگھ نٹن تکت کراڈں
جھولن نیزے ہستی ساجے	دوار دوار پر نوبت بلجے
سوالا کہ جب قحکمے پلینہ	تب خالصے اُدے است لوجتیا

دوہرا

راج کرے گا خالصہ آتی رہے نہ کوئے

خوار ہوئے سب ملیں گے بچے سران جو ہوئے

بچن ہے سری گور دجی کا کہ جو کرئی سکھ داجیٹا ہوئے اور مونا ہوئے

جاوے بتن کی جڑھ شکی اور جو مونا سکھ ہوئی جاوے تن کی جڑھ ہری

ات سری تنخواہ نامہ ہم پور نم

~~~~~

# دستورالانشائی

این سرکار اعتماد را نشانده با مهنته پیران ناتقدیر و بنکار حضور می آئین  
سلوک را از دست نیاید داد که شکرگزاری بی گناشته باشد منشیان در پروانه  
در هر فقره القاب نوشته بودند بندگان نواب و صاحب قبله فقره دوم را  
به دست مبارک خود مترک فرمودند در مصورت تقصیر منشیان هیچ نیست  
و برای خلعت بهمته و لول گفته شد لیکن عطای پارچه درین سرکار بمقابل  
فیل است بهر حال سعی نموده می شود و چون بعضی کسان تلاش اجاره  
نیابت فوجاری مینمایند لازم که آن کار نیز کیفیت آنجا در یافته  
بزرگان قلم دهند که در صورت اختیار اجاره چه مقدار پسند تواند شد  
اگرخواه ناخواه مرضی حضور بر با المقطع باشد و آن کار هم رضامند  
باشد بقرار با المقطع گرفته شود مطابق مکتوبی مرقومه ماه جمادی الثانی  
ابلاغ داشته جواب و دعوات مشروطا بزرگان قلم خواهند آورد و درینوال  
رقیمه بحجت آموذمرسوله طبیعت و سیم جمادی الاول بتاریخ صدر  
بعد دوپهر مسرت و درود برافزود یقین که با الحال عمل نایب جباری  
نموده کیفیت تفصیلا بزرگان شسته باشند و پروا نجات عالی در برابر  
عرایض مایه که از حضور صادر شده مفرفت است کیفیت سبندی

زور برتر نگارند که سند حاصل گردد و رضای نامه عاقل جاگیر میر باقر خان  
 جیوالبتنه ابلاغ داشته ابلاغ خواجند فرمود که رفیع گران باطن خاں  
 معراایه توانا نشینیش ازین بموجب صلاح دبدر ایزلوه فتح چند  
 نگارش یافته بودن مهتته و لول نظر بر واقفیت دربار با تفاسق  
 مشار الیه باطل دفاتر ضرورت پانزده روپیہ بامد دگار در راه موی  
 الیه مقرر شود تا اگر ادر ضرورتی رونما مدد گارش بدر بار حاضر  
 باشد و از طرف ثانی که همیشه بدر بار رجوع دارند خبر داری  
 از قرار واقعی نمایند جواب این معنی را بزودی برسد که تسلی مشار  
 الیه نموده شود مکاتبه مهتته عجب سنگه و خط مهتته گلاب راسی و کیسل  
 تلفیف یافت برای موجودات فکر نموده شود متعاقب آنچه صورت  
 می باید بان کار بیان خواہد رفت تقاضای مزارعان عرض و این فیصل  
 نموده نارغ خط و داده شده ملک چور مل برفاقت مرزا دینا بیگ جیو  
 از صدر کرہ بملتان رسیدہ بمرزا مشار الیہ سلام رسانیدہ اند مهتته  
 راجی بخما دن نیز بعد غارت اسباب و اشیاء داخل شدہ یکدہ تن  
 مہرہ دار دسہ دستہ سس پنختہ کم کا غزوہ فتمتری دینا پوری مرسلست  
 دیگر ہم ہر گاہ ہم پیر سدر تریل مینایدہ

مکتوبی از ہر دم ماہ جمادی اذل با سند قیمت فوجداری سرکار



بهمکر و خطوط بدست قاصد اجوره دار بسخت ابلاغ داشته  
درینولاء رتایم بحجت نمایم یکی مرقومه چهارم و دوم و هفتم  
معه تمیلی عرضداشت و خطوط و سویم و هفتم شهر مذکور بیت و  
ششم بیت چه وصول برافزخته موجب انبساط فراوان گردند  
برخوردار نورالابصار میان محمد سعید نوزدهم برای گذرانیدن چلکا  
و ضامنی و حصول جواب مطالب بقیه پیشکار رسید پروانه جواب  
عرضداشت سابقه نویسانیده بود که بمدرین عرضیه یکجا داده خواهد  
شد و فشی را پروانگی دارند چنانچه پروانه تیار شده موقوف بر مبصر  
و هر است خود میدانند که در بار کار یک روزه بده روز میکشند و برین  
اشنا چون برخوردار مشارالیه را بجهت کارهای خانگی بشهر طلبیده شده  
محبت پناه و لول برای حصول جواب تقید دارد انشاء الله تعالی  
امروز و فردا همین که حاصل می شود بدست قاصد اجوره دار فرستاده  
بآن کامگار ابلاغ می یابد رسید هندی و صدور و پیه مرسله پردل  
خان خواهد شد پیش ازین ترقیه یافته جمع و خرج آن متعاقب فرستاده  
خواهد شد کیفیت یلغ مثلاً بزبان قلم رفته که فالینز و خربوزه بقدر و بیکه  
دزبوز نیم بیکه و باد انجان همان قدر همگی سه بیکه کاشت شده تقسیم  
جاگیر بسیار هر جا و موقع بوقوع آمده لیکن این معنی تقسیم لایق که احدی

در بار مستغاثی نیامد که درین ایام از وزارت پناه نواب نظام الملک  
نواب صاحب قبله بغایت ملاحظه میداند و بالمواجه نورالابصار  
ناگید فرموده اند که نباشد که متنفسی از جاگیر داران بحضور معالی استغاثه  
نمایند از احکام بنام عامل صدور یا بدین صورت رفق و سلوک  
بهر یکی لازم خصوصاً خان عالیشان میر باقر خان جید بعنوانی مصدر  
رعایت و عنایت میباشد که شکر گذاری بر نگارد و ارفع غبار  
ملال که در باطن خان معزالیه راه یافته و از روی ظاهری هیچ بزبان  
نمی آرند تواند شد خطوط حضور معرفت محبت مهنته آسانتر دانه  
میشود محب نامی جاگیر دار الور قریب نموده که آن نورالابصار دینا  
تمام پرگنه را در هم برهم ساخته چنانچه التماس او را مجبویه نورالابصار  
و انموده هر چند آنچه باید جواب داده شود و عرضی که نقل آن ملفونست  
حواله را مجبویه نموده اند اما آن نورالابصار بدین شتی کار باید پرداخت  
که هیچکس آزرده خاطر نشود و بمضمون عرضی مسطور عرضداشتی که بجناب  
نواب صاحب قبله قلمی نمایند رسمیات عزیزان دینا پور در باب که  
فرستاده خواهد شد که قرار داده همچنان بمیان آمده و بخت در ضبط جاگیر  
فدات الله خان که در عرضداشت مندرج بود وقت گذشتن عرضداشت  
چون نماند که در حضور بود اظهار این معنی پیش از اطلاع خان مسطور

در عالم دوستیها بعنایت نامه مطبوعه نموده لازم که مقدمات آشنایان  
 با آنها باید نوشت و دو سه روز بعد از آن بحضور معروضه داشته شود  
 که موجب آزدگی نگردد چون فوجاری مقدمه خطیر است سرانجام  
 جواب و سوال مقدمات از آشنایان و عزیزان با یکی تواند شد  
 مصلحت آنست که مبلغ پزده روپیه در ماه محبت پناه و لول  
 معمدگار مقرر شود و از در ماهه مفصل او را ایما بدهند تا از جمله  
 در ماهه موقوف خود مددگاری نکرده بخاطر جمع در امور مرجعه و کالت  
 قیام نماید و اگر وقتی او را کاری ضروری رونماید بجای او مددگار  
 بکار پردازد و بطرف و لول قلمی شود که آنچه نور الابصار بگوید قبول  
 نماید در ای هیرا لعل حی و قطب خان جیو و حمایت اشتریک میر نرنگ  
 که بحضور مصاحب است و چشمداشت رعایتی دارند لازم که هر کس تحفه  
 لایق ابلاغ یا بدو یا نقدی برسد که از انجمله صنی خریده داده آید و محرران  
 و فتر را با الفضل ده روپیه داده شد آنها طمع دیگر هم دارند هر چند گفته  
 میشد که همین قدر از خود می شود و بآن نور الابصار نوشته خواهد شد  
 اما راضی نمی شوند البته برای آنها هم یک چیزی بنویسند که داده  
 شود

بر خوردار چند و راست که ترقیم جواب مکاتیب بجهت سالیب

توقف در میان آمده باعث، بدون نورالابصار بشکر و الا این همه دیر  
نمیکشد و سابق بمقدار آن عرض دامن تقاضا نموده شده بود اما چون تا بکمال  
طلب فوجدار و نبال آنها ماند بنابر آن رجوع نشدند.

درینوالات تجدید دستک طلب بنام رافعان فرستاده متعاقب آنچه  
انفصال میباید بزبان قلم خواهد رفت و خبر فوت محمد خان تا حال  
استماع ز فتنه عند الطلاع ترقیم خواهد یافت و تنسک زمین مسماة  
سمی بمواجه خود را آن نورالابصار نوشته بگماشته جاد اعلی رسانیده  
محبت پناه ملک چو نه مل همراه زایران پیر کاکون بملتان می آید در راه  
قافل رهمزان غارت نموده قریب چهار یک روپیہ را نقد و جنس بردند  
و مشار الیه یک کلمه دو گوش باز بنقید کرده رفته بموتی رام نوشته است  
که بعد ایمنی راه روانه ملتان خواهد شد آن بر خور دار با مهنته گویال سنگه  
پیشکار حضوری امین سلوک خواهد داشت نباشد که در امری آزرده  
خاطر شد که ضرر بنگار موجب مل باطنی را مجبور شود بر عنایت بندگان عالی اعتماد معلوم  
..... مجبان اعتضاد و استظهار دوستان سلامت  
بعد از اشتیاق ملاقات سامی مکشوف ضمیر منیر اتحاد تصویر میگردد  
قبل ازین رقیمة الوداد محتوی رویداد در بار جهاندار نافه ردائی  
و و متمندان نافه بیده کار مرسل داشته اغلب که بطلان مکنه دل



فراست رسای من، شرف پذیرفته و از راه باطن ازین طرف  
 نزدیک رسیده باشد هر بانا اگر شرح لشکریان به تخریب آورد طومارها  
 باید که سازد و بهر صورت برخی و نمودجی بوسیله قلم شکسته زبان  
 به قرطاس می گذرد و او سبحانه تعالی بفضل و کرم خویش احدی از  
 بنده های خود را در زمان لشکر که قیامت نمونه اوست بگذارد.  
 از آنجا که مختار همه کارها فاعل حقیقی است بهر جا که مقوم قسمت  
 آب میکند آدمی بے اختیار در صد و آن میشود اگر آن مهربان ر قسمت  
 آب و خورد و درینجا خوردنی است بنی آنکه در استفسار حالت اینجام قوم  
 قلم گردد عازم خواهند شد اما فقر از بس اخلاصها و اتحاد منیگار و  
 که ز نهار صد ز نهار عازم این طرف خواهند شد که فاقه آنجا هزار درجه  
 بر جمعیت و طمانیت لشکر ترجیح دارد که بخورد دولت نو که چشم دلبری  
 اگر در خانه کس یک حرف بس آن مهربان دانای زبان اند و این مراتب  
 را باین بهترین تمیز اند چه احتیاج که درین باب بزرگارد و واضح شود  
 توقع که تا ملاقات بخت آیات بار سال مکاتبات سامی مسرور و مبتهج  
 میفرموده باشند که بعید از توجه نخواهد بود.

برخوردار سلامت کمان با ترگش بموجب پیغام زبانی که در گاه  
 رسانیده مرسول است چهار تنگه بجهت چله دارند از خود داده و سه تنگه

راضا من خرید و به هفت تنگه باز خواهند داد و یک خط آن بر دوازده  
معه و روپیه تبدیل نذر بجهت فلان رسانیده شده جواب خواهند  
نوشت عجب از مهنت فلان که آنچنان آرا حیف که پله جنبان آنرا  
نشوند بان کامگار قلمی فرمایند و هزار عجب آنرا بر خوردار که چنین  
باد و مقامات بسیج و پوچ به مهنت صاحب بزبان قلم دهند دراز نفسی  
و طول کلام این قدر نمایند بر خوردار را چه مهنت صاحب چه بر خوردار  
اقبال مهنت فلان و فلان غیر از خیر اندیشی ایشان راهی نمی روند و  
هرگاه معاندان از راه حق و غرض بد سلوکی رایا کهر لان در تحصیل  
مال سرکار نظام نمایند جواب میدهند که تحصیل مال و انجام کار سرکار  
برضا مندی نمیشوند و چه بدر بار و چه در خانه خیر اندیشی و مری کبری  
در ریغ نمیفرمایند و هر چند رسانیدن خط به مهنت جیو مصلحت نمی آید  
اما چون قبله گاهی جیو به مهنت فلان بخانه فلان و فلان که هر یکی یکجا  
نشسته بودند و رسانیدند روز دیگر مهنت فلان پیش بنده آمده کیفیت  
انظار قبله گاهی و اعتراف هرج بر بنده و آن بر خوردار که بخانه مهنت  
جیو رفته حرفها زدند و جواب سوال چنانچه از نوشته مهنت فلان  
تفصیلا ظاهر خواهد شد پیش بنده مفصل گفتند عذر خواهی نموده اید  
بهر حال مرتبان دهمه سرمان دعا می شکر گذار است و چون استه کام

جبل المنین توکل و تولا ستگور دیال مد نظر و نصب العین است  
 از هر مخاطره دنیوی و اخروی بهین پناه و حرز آن برخوردار کافی است  
 از کهرلان که برای کار مکر کار ما بها نقضا باید کرد از کفران نعمتی صد که  
 نام آنها بر زبان نیاید آورده تا از مثال سندی مگر که شاید در کار مرضی  
 او بدست نیامده باشد چه ملاحظه فضل ستگور دایما حافظ و ناصر آن  
 برخوردار و هو المقصود هر دم بادا عمر و دولت دراز باد .

ایزد تقدس و تعالی کامگار اقبال منش و سعادت الطوار عزیز  
 از جان نور البصر ارشد نشان دولت اساس مهتة چین داس چو  
 طول عمر و دوام دولته را از آنچه نباید و نشاید پیوسته محفوظ عذایت  
 و حمایت خویش داشته کامیاب مرادات صوری و معنوی گرداند  
 ذیج و حرد ملالی بردا من جمعیت آباد خاطر اقبال مستطیر آن  
 برخوردار جوآن بخت نرسانا دو بعد شوق دیدار فرحت مشحون که در  
 رنگ سعادت آن دولت آثار روز افزون است مکشوف ضمیر  
 اقبال تنویر باد که دو گلدسته سعادت و دولت یعنی دو قطعه مکتوب  
 فرحت اسلوب یکی بخشش روپیه دیک تهمان یافته و ددیم متضمن  
 استدعائی رسیدان در احسن زمان مکثت رسان مشام اشتیاق  
 گردید مسرت و نشاط فراوان و ابتهاج و انبساط بی پایان را متکفل آمد

ای وقت تو خوشی که وقت ما خوش کردی

آنچه از واهمه طبعی نو کز یز خامه موافات شمامه شده بود بر خور دار ابراقبال  
منشی و سعادت جلی آن کامگار خاطر نه چندان مطمئن است که اگر او  
سبحانه پناه بخشند بحسب ظاهر امری گستاخانه که در مذاق فاسد برادران  
طبعی روزگار چاشنی تلخ دهد و از ان سعادت منشی سر بر زند گریه ملامی  
بر صفحه خاطر مصفا نشیند یا از عدم ارسال حربی که اختیار آن هم بدست  
آن کسی است که بشنودی عند الامر دارد دوچه بر یکو چه آن گرامی برادر  
که هر چه توان شمر و عزیز است بدگمان توان شد و آنکه از روی کمال  
عظمت که در خواست جمیعت روزگار اینجانب از حضرت واهب  
بی منت می نماید که از لطف او شانه نظر از اسنخیا مطرز باد او سبحانه  
عنقریب در رحمت برکشاده ماراد شمار بجمیعت ظاهر و باطن فایز  
گرداناد کار موقوف بوقت است که چون وقت رسید خواب از  
بند ربانید مه کنعان را قدری فتد ری  
زعفران چنانچه ز ایران سری گنگا جیومی  
آوردند علی الترتیب او نصفی برای شما  
نگهداشته شد و نصفی در یاران صرف گردید  
بها تقدیر با جدا جدا مرسلست رسید آن قلمی خواهند فرمود بهای حسب



خدا یگانگور مکرمه صفت بهای گور بخش سنگه جیو از خدمتگاری  
 آن بر خوردار بسیار شکر گزار است و نیز رضامندی بهای صاحب  
 و فیله صاحب صورت و معنی بهائی شکار دهن جیو ظاهر ساختن شادمانیها  
 داین نصیب و توفیق بر مزید یاد از مرده اسپ که آن بر خوردار  
 کامکار خریده اند خوشوقتی رونموده او سحانه مبارک کناد اسپان  
 و فیلهان و پالیکها بخشاد .

درین حدیقه بهار و غزان هم آغوش است

زمانه جام بدست و جنازه بردوش است  
 اگرچه از سنج واقعۀ عالمه سکونته گامی مهتۀ فلان گرد کلفت بمرتبه  
 کمال بر صفحۀ خاطر گرامی رسیده باعث کدورت وقت و ملال  
 حال گردیده باشد اما از آنجا که دانایان حق شناس و فرزانهگان  
 حقیقت اساس بر تقای زود و زوال اوضاع عالم و ثبات سرنج  
 الانقلاب حالت بنی آدم محرمست دارند یقین که با استصواب خرد  
 و در بین و استصلاح فکر صواب گزین در مقام رضا و تسلیم درآمده  
 چهر صبر و تشکیبای بر افروخته باشد معاذ الله این غلط خوان فراق تحقیق  
 را چیرا که در خدمت افلاطون زمان و استلانی از عالم آگهی بمیان  
 آورده لب باندا ز کشاید یاد و حضرت همه دان فصلی از جهان معاش و

و باقی از عالم معاد و ارسال نموده از در مودت عظمت  
 در اید لکن بمقتضای اسم ارباب معرفت و عادت و بستی سلسله  
 مجاز و صورت که ترک اسمیات غیب و تمهید عرفیات بمنزله اند  
 این کلمه سمت نگارش یافت که ایزد تعالی ذات شریف بکمال  
 عمر طبعی رساند و بعد ازین هیچ وجه رنگ عالم بر آئینه ضمیر معنی پذیرد  
 از واقعه جانسور و قضیه دگرگشتش خان مرحوم که داغ ناکامی بر  
 دلبائی احباب گذارشته ازین سیمپنجی سرای در گذشته طبیعت  
 بشری و قالب عنصری چندان سرد سوزش گشت که در بیان زبان  
 درمی ماند و هزار افسوس که سر و جو عمار اقبال از تند باد اجل در هم  
 شکست و صد حیف که نهال بوستان جاه و جلال به برگ ریزفت  
 از هم فرو ریخت اگر چه غم و الم این مانم جانگداز مخصوص بان نتیجه  
 خاندان امارت و اعتلاد انست می آید لیکن بمقتضای اتحاد دحانی  
 عالم در دیده دوستان یک رنگ تاریکی می نماید و آه سر و برب  
 گره می بندد اما چه توان کرد که این درد لادای را بدون تسلیم و  
 رضا و رمان نیست در نیصورت لازم دانش پر کمال آنست که  
 سر بر خط تقدیر ایزدی نهاده روح پر فتوح آن سفر گزین عالم قدس  
 را بفاتحه مروج شناخته از جرع و فزع که مستلزم حال مانیان است

باز خواهند ماند دل‌های وابستگان را که اکنون چشم امید همه را  
 اینشانست خواهد بود بصبر و شکیب تمسک خواهند نمود و در هر  
 باب آنچه باعث پیش آمد در روزی بدر بارگیتی دارد تواند بود بکار  
 خواهند برد که انشاء الله تعالی العزیز قدر و منزلت آن فروغ ناصبه  
 دولت خان رضوان مکان ارتقا یابد و این معنی موجب خورسندی  
 مرحمت محبان شود.

منتهی در ای آفتاب اقتضای میگرداند که از سنوح واقع مآله خان  
 مغفرت نشان هر چند صفحه خاطر گرامی بنهایت غبار آلود و حاشیه ضمیر  
 منیر هنر نویز نهایت کدورت اندود شده باشد اما چون نظر خداوندان  
 دانش بر کمال طبع این جهان از صورت خیال و نقش مثال پیش  
 نتواند بود و روشن دلان حقیقت آگاه میدانند که بقای جاد دانی  
 وثبات دائمی مخصوص بذات واجب الوجود است و صورت ممکنه  
 بر مثال عکس آئینه دمای و قیامی ندارد برین تقدیر تعین حاصل می  
 شود که بمشورت خرد درین در مقام رضا و تسلیم سر بر خط فرمان  
 ایزدی گذاشته باشند که خدا و انا که این قضیه و تحریرش چه صعب  
 حالتی و چه سخت اند و بی برده‌های ارباب محبت دالاراه یافته لیکن  
 باقضا متوان آوخت.

نواب عالیجاه سلامت درین جزو زمان که سلوک معاشش  
عزیزان وقت معلوم همگنان است در تمام هندوستان جنت  
نشان نواب عظیم الشان سلمه امیر و خان مرحوم مغفور بقدر دانی  
و حق شناسی مذکور السنه خاص عام می شدند الحال که خان مبرور  
بفردوس برین غرامیدند بزرگی که از چشم مهربانی و مخلص نوازی  
توان داشت و جوهر شناسی مردم تعلق الناس تواند بود و جود  
فیض آموذمانده امید که بیامن آن ذات عالی درجات بسیار سال  
زینت پیرای مسند دولت و اقبال باد بعد ازین پیچکونه در بگذرد برتر  
باطن خورشید مثال برساناد ۴

از کلفت الم قضیه جانگاه نواب غفران پناه دستور عظم که عالمی  
را در تنگدلی انداخته چه نویسد که آه در جگر و نفس در گلو گره می بندد هزار  
افسوس که سرجو بیار گشتن دولت و اقبال از پا افتاد و نهال  
سر بلند چین جاه و جلال از هم فرو ریخت ۵

اینجا شجری نشد برومند کنش بادفتنا اینفلکند

از آنجا که بقای دائمی مخصوص بذات واجب الوجود است  
و بفجرای کل شیء هلاک همه را از دار دنیا باید گذشت درین صورت  
چاره امین در دلا و اجز تسلیم و رضا نتوان یافت منت ایزد را



که اساس این خاندان اقبال نشان بارکان ثابته اخلاف نامدار  
 کامکار قایم و پایدار است و با وجود چنین زلزله عالم آشوب ظلی  
 در بیان این دولت خانه فیض کاشانه واقع نیست اکنون صلح  
 چنان مینماید که طول جیات حضرت گیتی خداوند در خواسته روح پر  
 فتوح آن سفرگزین عالم نورانی را به فاتحه مروج داشته آید که  
 با قضا نتوان آویخت و سر از خط تقدیر نتوان بیرون کشید +  
 از استماع قضیه نامرضیه ارتحال فلان علیه الرحمت والغفران  
 ازین رهگذر که در عالم اتحاد و لها از رنج و راحت متاثر است خاطر  
 محبت اکثر بغاوت متناغم گردید و نهایت متاسف شد لیکن چون دو عالم  
 کون و فساد هیچکس را از خصمت اقامت نداده اند و بقای جاودانی  
 خاص بذات واجب تعالی است در چنین مصائب ناگزیر غیر  
 از رضا و تسلیم چاره و درمان درد و الم نتوان یافت حق عز و عل اکمال  
 عمر طبعی بان عمده خاندان امارت و اعتلا کرامت کند و از خیر  
 کلفت اثر ارتحال وزیر عظم چندان گردد غم و الم برار و اح خاطر  
 و لهای دوستان ریخته آنقدر غبار الم بر صفحات ضمیر مجبان پیچیده  
 که قلم در رقم اشکباری شود و زبان در بیان از شرک باز میماند اگر چه  
 در دین ماتم اندوده افزا مخصوص بان نقاده خاندان ابهت و

اعتماد است اما از آنجا که چنین بلند اقبال صاحب کمال گاه گاه بعالم  
وجود شتافته باعث آبروی جاه و جلال میگردد ازین گونه دستور کامل  
الذات بعد زمانی در از کسوت سرکردگی پوشیده پایه شناسی انبای  
روزگار مبروی کاری آرد و ماتم این مصیبت فی الحقیقت جمیع افراد  
انسانی شامل است چون لباس حیات مستعار است و اساس  
این خانه ناپایدار یقین که آن عمده و درمان اقبال بخواهی رضا بقضا  
اشد خود را از عادات عوام الناس و دل بستگان معرف و رسم باز داشته  
از بهر طول بقای حضرت بگهان خدیو گیتی خداوند جان و رازی برادر زاده  
ما که همزگی شائسته مسند اہبت و نمانداری و رنگ افروز انجمن دولت  
و کامکاری است شای خواسته بروج پرفروش آن رهگرای نرہست  
گاه روخوانی را بقائت و فائت شاد خواهند داشت که چاره این رنج  
درمان ناپدید بجز رضا و تسلیم نمیتوان یافت.

آن مفرح که اولیاسازند در شفاخانه رضا سازند

مدل کدورتی که بنا بر طہور امور عالمایم بر باطن شریف راه یافته اگر چه  
بمقتضای نشاء بشریہ مشاہدہ انقلاب روزگار خصوص در وقتی  
که زمانہ بمقام نفع دلال آمده حوصلہ آزمای میکند در ہر مذاق انبای  
زمان ناخوشی آید اما دور بینان عرصہ شہود که گل و خار این چنین

خزان و بهار این گلشن را دوش بدوش هم می یابند امعان نظر بکار  
برده حقیقت پنج بر عاقبت کاری گمارند هر چه بصورت نگری بنا  
هست بمعنی همه تن جانفزا.

می که بود تلخ بطعم از اثر بیست مگر مایه طوایر  
بعد ابلاغ دعوات مصافات آئین و اظهار اشتیاق ملاقات  
بهجت آگین مکشوف ضمیر منیر عطوفت ناثر میسر گرداند که گرامی  
صیغه شفقت طراز که بنا بر سنج واقع با کماله نواب مغفرت قباب  
برای دلداداری محبت بی ربامر قوم قلم اتحاد رقم شده بود و رود نمود  
چه نویسم که خاطر غم آمود و سینه درد آلود که از برگذر ارتحال والده ماهر  
و برادرزاده داغ داغ داشت ازین سانحه و فخرانش چه مقدار  
کلفت و چه مایه کدورت اندوخت.

تا کی زمانه داغ غم بر جگر نهند یک داغ نیک نشود و اگر نهند  
آنکه چون شکیب روی و قوع اینگونه متعلق بشیبت قادر است و بدون  
صبر و شکیبای چاره بدست نمی افتد لا علاج طریق اصصبار اختیار  
نموده می آید رضینا بقضا است تعالی و ان الله و اننا الیه راجعون .  
گرامی نامر برادر غمخوار یگانگی و تار مشحون بکمال محبت و ولا برسم  
تغزیت از بهر دلداداری و شکیب افزای الم دیدگان مصائب جانگزا

ورود نموده آنچه از ناثیر در دین ما تم بنا بر علاقه مهر و محبت  
 و لہای ہم مرقوم قلم دوستی رقم شده بود الحق بمقتضای خلاص  
 و اتحادی کہ فیما بین ثابت و متحقق است کلفت و آشوب  
 باطن احباب خاطر کوب خدام اخوی شدہ ماشہ ازین واقعہ  
 جگر خراش ہر چند سینه داغ داغ سوخت و جان اندوگین و  
 کدورت بسیار اندوخت لیکن چون بقای جاوداتی ذات جتبی  
 را مسلم است و ممکن الوجود را ناچار ازین سپہ نجی سرای باند گذشت  
 لاجرم چارہ کار بدون صبر و تسلیم بدست نیفتادہ ایزد عز اسمہ آن  
 رہبر عالم روحانی را غریق مغفرت کند و ما را و شمارا توفیق رضا  
 بقضارفیق گرداناد و مفضل افضال اکراما ذوالفضلالا امجدالایزالا  
 لم یزل اللہ ذوالانفرد استخدا کریم متعالا رحیم ذوالکرامات تعالیما دایما  
 قایما قدیمیا لطیفاعظیما قائما بقما کردگارانی مانندانی مکانا عطا  
 پاشا اقدس ذوالجلال اصدابی زوالا صمد اخطا پوشا جرم بخشا عذر  
 نبوشا قادر را آفریدگار ادا نا سخا یا رحمانا فیاضانی مثالالانزالا  
 فیض بار فضل بار امیدانی رفیقا متیفاشفیقا بی پایانا صیقا ایقا  
 ایزد اصحاب خداوندانی نظیر بخشندالم ولد اغفارالم یلدا امرزگارا  
 اخلاق محبطار از قاصب طاجودانی و زبیرا خبیر عالمایلیما نصیرا حکما



بصیرا تقدسا تعالی مجیدا برکالا سابق الانعاما صاحب الاكراما  
 پاكا قدیرا هراسان کبیرا ذوالاختصاصا خفا کبیرا عجز پذیرا انتهای  
 اسمای تو افزون از شمار و نعمایت سرا فراز هر خاکساز نامست در هر  
 زبان هزاران هزار و انعامت افتخار بخش هر بی وقار تغایر نعمات  
 صد هزار الف و فی الحقیقت یکی توی الف سبز بختان بر احدیت  
 معرفت و سخت بختان را تو مخوف مغز هر چپا بید نام تو + هم عجم  
 هم عرب غلام تو + همه خاصان نیز فقر ایان + هم حکیمان نیز علایان +  
 مغز هر علم خوانده نام تو + از همه برترین کرام تو + هندیان متفق بر احدیت  
 هم عجم هم عرب برین نیست + و دو طرف هر دو شد ترا جویان +  
 هم کی خوان و هم کی گویان + هزار نامست بهت روی و عربی +  
 هم هزار از شرقی و غربی +

بها بخت

حروف و معانی هر اسم با هم کی و ذات پاکت برتر از پیش خواندگی  
 مار هزار زبان که هر صباح هزار نامست به تجدد بری خواند هنوز از  
 هزاران یکی و از بسیاران اندکی نمیداند صد هزاران از قدرتت مار  
 هزار زبان و از وصف هزاران زمین و آسمان مکانست لا مکان و  
 نشانست بی نشان فضلت مجرا امان و ذکرست مجرمانرا اند بنانرا...  
 ذاتت بیرون از هر صد و جنس صفاتت افزون از بیان ملائک

وانس و انامیان جی جمع ادیان در راهت پریان علمایان روشن اذنان  
 مرتزاجیان منکرانت و عذاب دوام و طالبانت بوصلت نشاد  
 کام و معتبرانت را دایما بقا و منوریت را فرکبر یا مفکها انت مدام  
 و مستدام مسرور و متعبدانت در حضرت منظور ذاکرانت همیشه  
 خورسند و اصفانت برتر از هر قدر بلند تر اصفیا انت صدر نشین جاه  
 و عزت و خواهند گانت مسند آرای تمکین و دولت مغروران را  
 قهرت کاهنده و عاجزان را فضلت خواننده منکران از تو خوار  
 و خاکساران از کرمت بلند اعتبار فضلت دستگیر»

|                           |                          |
|---------------------------|--------------------------|
| هم فلک بنده ذاکرانت تو    | هم ملک بنده و اصفانت تو  |
| ذکر تو برترین زهر قدری    | وصف تو بر گزین زهر صدی   |
| هم خود را از ذکر          | هم شوارق فرو نتر از فکر  |
| چه پریدن کجا مکان چون طیر | چه ملایک چه عرش کردن زیر |
| چه زمین را بر آسمان برون  | چه فلک را بر یرش آوردن   |
| هم نیست آمدست فقر بلند    | جملگی ناپسند و ذکر پسند  |
| ذکر تو رهنمای کور دلانت   | نام تو پیشوای پیغمبرانت  |
| نام پاک تو واحد آمد حق    | ذاکران هزار جمله سبق     |
| چه بود جنت و چه عور عین   | چه بود هم بهشت و خلدیرین |

چه بود زنده مرده را کردن      نشسته از آب بحر آردن  
 از میا من افضال خویش و بحق فقرای حقیقت کیش و ذکران  
 پاک زبان و واصلان قدسی نشان و مواجدان حق بین و صادقان  
 اهل یقین و محققان بی غرض و کین و تجرد گزینان صدق آئین  
 سرمارا پیای خود تنگن و دل مارا نبور ذکر مصفا کن شهوت خشم  
 بر ما غالب گردان نفس مارا جانگداز و از هوای غیر ضمیر ما بپرد از  
 دل مارا حضور خود جاوه و پای پا کان بر فرق مانه خاطر از مار پس  
 کن و تیر و عای بر هفت اجابت زن \*

عمر ما شد در گشتان سرسبز      در وجود ما از طاعت بی هنر  
 شرمسار هستیم از افعال بخش      رو سیاه و منفعل از اقوال بخش  
 گرنه فضل تو بگیر دست ما      کیست که نبخشد و نوبخت ما  
 فضل تو آمد پناه مجسمان      یک نظر بکشای بحق نیکوان  
 رو سیاهی مان تو گردد سفید  
 جمله را بر فضل تو آمد امید

تمام شد کتاب دستورالانشای

من تصنیف منشی تندعل گویا ملانی

# عرض الالفاظ

## یافتن

|                                |                                |
|--------------------------------|--------------------------------|
| هزاران ستایش هزاران سپاس       | بدرگاه دادار پاک از هر اس      |
| که الفاظ این عرض تمام یافت     | ز روی معانی چو خورشید یافت     |
| ز هر لفظ شد چنان معنی پدید     | ز کتب لغات قدیم و جدید         |
| ضوابط که در علم شد منتشر       | ز دانش پژوهان و الا نظر        |
| چه اقسام کات و چه اصناف یا     | چه الفاظ جاده چه اسماء         |
| در دامن درج از سر بهش برای     | ایلی ریاضی و طبعی منا          |
| چشمش مژگن علم و چه حکمت و قیام | کز آن هر دو شد هر یکی را سه ام |
| کنون جمع الفاظ و جمع الجمع     | ز بهر افاضت نئی از طمع         |
| بیان گر شود این چکار نکوست     | که هر کار و توفیق هر کار دوست  |
| همان به که آغازش از آفرین      | شود بر خدای جهان آفرین         |
| مسپاس خدای کریم الرحیم         | که ذاتش قدیم است نامش عظیم     |
| هو الواحد و اقدس و ذو الجلال   | عیم الفضال و شمول النوال       |
| پناه همه قادر کردگار           | باب قریقین پروردگار            |



|                                |                                |
|--------------------------------|--------------------------------|
| معز الاعز و عزیز العظیم        | تعالی تقدس قدیر الحکیم         |
| خداوند زاق روزی رسان           | پدید آور و انجم و آسمان        |
| وحید الاحد لا شریک الشهد       | عیم الکرم لم یلد منقر و        |
| مقدس معظم جزیل الجلیل          | و فور الفیض و ذیل الجلیل       |
| عظام الکرام و نعیم الفخیم      | کثیر العطا یا حکیم الحکیم      |
| سمع البصر و سخن آنسیرین        | بری ذاتش از تهمت آن این        |
| بزرگ از قیاس و عقول و فهم      | فرزون از شمار سما و نجوم       |
| درین ره از وضع سمات کور        | چه انس و ملائک چه ماه و چه هور |
| چه عشر و چه سبع و چه اربع چشمت | چه ثلث و چه ثوره چه ارواح قدس  |
| همه خیره و تیره در راه او      | بلند است از جمله درگاه او      |
| هو القدس و قدسی و قدوس پاک     | فرزند جم از تیره خاک           |
| هو التاعم و منعم و بی مثال     | هو الاحسم و مکرم و لایزال      |
| نزیبه نبیه و اجل و بلند        | فرزنده قدر هر هوشمند           |
| فرزنده چشم دلهای پاک           | مه و مهر و اختر از دنا بتاک    |
| هو المطلق و واثق و بس وثیق     | هو المشتق عامق و بس عمیق       |
| سین و دهر و قرون جمله زر       | شهور و درون و بیرون جمله زر    |
| اقاصی از دوالا دانی از د       | همه ارضی و آسمانی از د         |

|                                |                               |
|--------------------------------|-------------------------------|
| هوالمالک الکل رزاق کل          | هو الیهادی الکل و خلاق کل     |
| الله و خرد بخش و آموزناک       | هو الله سبحان منان پاک        |
| حامد کرایم فضا یل ازو          | بنزایل جلا یل جمائل ازو       |
| چه زکته و چه تزکیه و تصفیه ازو | چه تشبیه از وی چه تنزیه ازو   |
| و جوه و حواحب تقایا ازو        | لحوم و عظام و نقایا ازو       |
| درختان اشجار متراخمه           | جبال و کسریای متراکه          |
| فواد و سپر زود دم و قبح ازو    | ظباء و کلاب و نماسح ازو       |
| حامیم ازو و الحاصل ازو         | خقاب یکاک و قافضل ازو         |
| هم افراس نازی و ترکی ازو       | بط و کبک و راج و کرکی ازو     |
| حل و احمرو سبزه رمان ازو       | چه سیمرغ از وی چه ثعبان ازو   |
| شب و روز و عصر و صبح           | چه عقده و حایل ازو و الوشاح   |
| ازو مینه والد لایل ازو         | رعاش و عقود و جمایل ازو       |
| چه انوار اشراق و الاشعه        | دعش از وی و اشع و الاشعه      |
| بحر و شواطی عوامق ازو          | ازو اقصه و الیلامق ازو        |
| ازو رنگ زیبای آفاق را          | ازو هذب و نهذیب اخلاق را      |
| منازل به تدبیر از کار او       | سیاست مدن را و اصرار او       |
| هزبر و غفرنا و ضیعنم ازو       | چه بهر و چه بهر اس و بهیم ازو |

|                              |                              |
|------------------------------|------------------------------|
| دوت و متمحان و وفات ازو      | زم و زمهریر و عباقت ازو      |
| الرج والعین و الشمتة ازو     | غنایم عناد الصریمیت ازو      |
| هو الباری و لمفضل و لمینزل   | عیم العییل و ابد و الازل     |
| من افضاله خاص بالاصدقا       | ایادی و اکای لا انتہا        |
| زیاتون زوی اغریه هم ازو      | رغم ازوی و اتزیه هم ازو      |
| غویضات زوحل و التشکلات       | صعوبات ازو دفع و المعصبات    |
| ارباب زوی و جمله اعضا ازو    | یراق و کتوف و تزانازو        |
| قلوب و فوادات و الا فنده     | هم احشای امعاد و الا شعره    |
| جزا و خود که از سنگ آب آورید | زخون شیر و در مفر خواب وید   |
| مصلی دویم و المصلی سویم      | که هر یک قیمت بود بیش و کم   |
| جزا و خود که ده فتم اسپ فرید | مجلی و سابق که اول گزید      |
| و گرنای و باز و مرتاج هم     | پس آنگاه عاطف بود خوشم       |
| خطی و مویل بطیم و سکیست      | چه او هم چه اشتهب چه ابل کیت |
| چه فکل و چه قاشور متشکلس     | که فتم سکیست و او هم چه خوش  |
| که در ناف آهونند مشک خام     | جوار از که یابد که مرام آغام |
| جزا و خود که عنبر زگاد آورد  | زهر گونه فیض از سما آورد     |
| که از چوب می آورد میوجات     | که نخیل بعد از آوران معصیات  |

|                              |                             |
|------------------------------|-----------------------------|
| هوالباری و جمله اسرار ازو    | همه اشعه و جمله انوار ازو   |
| هو الفایض و فیض بار همه      | همه یاوری بخش و یاری همه    |
| خواقین سلاطین اساطین ازو     | بساتین ساطین بساطین ازو     |
| روایح فوائج شمسیم ازو        | صبوب و حبوب و نسایم ازو     |
| مشاهد منظر مشاهیر ازو        | عناصر جواهر زواهر ازو       |
| ازوقوت و اهمه و الخیال       | و هیب العطیعات و اجتنال     |
| ازوقوت سامعه و البصر         | ازو ذایقه یافت شیر و شکر    |
| همان ناطقه تطق زو یافته      | رخ لعل و یا قوت زد تا فته   |
| ازو شاید و لامسه هم ازو      | ازو فکرت و حافظه هم ازو     |
| هو الغافر المذنبین و الغفور  | هو الراحم الذاکرین و الشکور |
| نبات و جمادات و حیوان ازو    | ثری زو سمک ذو و کیوان ازو   |
| ریاضی و طبیعی الهی ازو       | بشاهشهان و سرشاهی ازو       |
| ازو عظمت و خنثت باسلان       | میر از الوات کون و مکان     |
| روای ازو جمله حاجات را       | نمودن و نباتات را           |
| ازو علویان را سمود و علا     | ازو قدسیان را سنا و ضیا     |
| ازو گشته تا سوتیان سرفراز    | کشاده بملکوت درهای راز      |
| چه گرز و عمود و چه گویال ازو | ازو جمله مقیاس و یکسال ازو  |



|                               |                                 |
|-------------------------------|---------------------------------|
| هو العزت و ذوالفضل کرم        | هو النصرت و ناصر و مجتتم        |
| زمان زودمان زویران جمله زو    | گزان زویران زویران جمله زو      |
| چه قاروره ازوی چه سنگ خشک     | چه سامطه ازوی چه توپ تفنگ       |
| لغت های ازوی زیانها ازو       | ورقهای ازوی کمانها ازو          |
| چه رخ و چه تیغ و چه تیر و تبر | چه ناوک چه پیکان ازو سرسبز      |
| چه حربه چه خنجر چه عصا ازو    | لویات و رایات و علام زو         |
| تناسل ازو و التولد ازو        | تعلق ازو و التجرد ازو           |
| جناح ازوی و فرزندگ ازو        | یین و یسار و پس آهنگ ازو        |
| عساکر و ماکب زامرار زو        | چه قلب و چه غول این همه کار ازو |
| ذوی الرحمت و رحم و الاقشاش    | هو الواجب العز و الاحترام       |
| چه راهب چه سالک ازو جملگی     | صفوف و معارک ازو جملگی          |
| بست کبریا ازو عذاب الالبیم    | هو الحارق الجابرین فی الجحیم    |
| عقوبت مشوبت عذوبت ازو         | برودت پیوست رطوبت ازو           |
| چه شاه و گدرا جمله از حکم او  | چه درد و دوا جمله از حکم او     |
| نشاط و ألم باهم آمد ازو       | چه شادی چه غم باهم آمد ازو      |
| معانی ازو و الصور هم ازو      | بهیم عسیر آماز حکم او           |
| جوامهر زو و اهر ازو آبدار     | سر و الارانک ازو تا بدار        |
| حصول مقاصد مآرب ازو           | ملل و نخل و المشارب ازو         |

|                              |                                 |
|------------------------------|---------------------------------|
| گل و نسترن زود و نسرين زود   | خو که نفاق و ثمریات ازود        |
| سخاوت شجاعت عدالت ازود       | بلند اختران را جلالت ازود       |
| ازد و مکت و ثروت و جملگی     | ازد و عفت و عصمت و جملگی        |
| ازد و ذاکران را دوام بخت     | ازد و صالحان راست صدق و         |
| قلق زو و شفق زو و داله زو    | ضمیمه ان بنفشه گل و لاله زو     |
| بیادش فروزین بود تیره گل     | بذکرش مطیع آیدت نفس دل          |
| سرور همه فرحت و سورا ازود    | شود و جسم خاکی همه نور ازود     |
| چه ابيض چه اسود چه اصفر ازود | چه احر چه قافی چه اخضر ازود     |
| سقرها جنیارت یکسر ازود       | چه آلات ادوات یکسر ازود         |
| چه حور و چه غلمان و سرمری    | چه دیو و چه عفریت و جن و پری    |
| چه صرصر چه باد بهاری ازود    | شکار و اخاذ و شکاری ازود        |
| وز و ماه را ثوب سیمین بهر    | از و یافت خورشید زین کمر        |
| از و روی ناهید چون مهر یافت  | عطار و ازین خامه در دست یافت    |
| فروزش از چشم اجرام را        | از و تیغ و در دست بهرام را      |
| که بر شمتری باب دولت کشاد    | زحل را جزاد خاک مسند که داد     |
| که روی ثواقب فروزان نمود     | که راس و ذنب را امکان کرد و داد |
| بعاشق که درهای رحمت کشاد     | هو العاشق الراسخون الوداد       |

|                              |                                |
|------------------------------|--------------------------------|
| دونا کرد در پای شان غرب شرق  | همه عاشقان را بر افراخت فرق    |
| همه خایقان را ز فضلش سرور    | از و ذکران قاطبه غرق نور       |
| بیتوا ضعیفین چمنش را ز دل    | هو المنذر الغاضبین الجہول      |
| همه کار متواضعین ز و نیکو    | کرم بتخا نتعین خاص او          |
| هو الناطم جملہ زیر و زبر     | هو الصانع کائناتی صورت         |
| همه ایح و اصلاح و افلاح از و | همه ارواح از وی هم اشباح از و  |
| هو الکاشف الدج و الاولیاء    | هو الفاتح المشكلات الانام      |
| متور از و چشم اہل یقین       | هو المہرم مستقن و المنتہین     |
| صفات موجود جملہ بذات         | یکی اسم ذات و دیگر با صفات     |
| بدون آمد از ہر گسان و شکی    | توئی جامع جملہ اسمایکی         |
| کہ فضلش بہر دو جهان شامل است | گرو نامک آن مرشد کاملست        |
| کہ ہر ہر ہری را بگو بار بار  | ز شہدش یکی حرف شد آشکار        |
| ہمہ آشکار و نہال مصر است     | ز ہر دم ز ہر دل عیان ہر ہر است |
| ز صوت و ز سموات کن جستجو     | ز باد و ز آب ز آتش شنو         |
| یکی حرف تعظیم و فت در تمام   | یکی حرف تعلیم و عمری دام       |
| کہ آمد یکی حرف را جلوہ گاہ   | ز ہی سنگور و سنگور و دواہ      |
| ز نقد و ز نسیم فرا رفته اند  | بیک حرف آنہا کہ دل بستہ اند    |

|                              |                             |
|------------------------------|-----------------------------|
| ز خلد و ز فردوس برتر شده     | بلا همت و با همت سرور شده   |
| همه ملک ملکوت در پای شان     | ز هر جایی برتر بود جای شان  |
| سرسل باد اسپائی همه          | که شد پای شان جانفزای همه   |
| زهی هر هری هر هری واه واه    | خهی هر هری هر هری واه واه   |
| ز تاسوت و ملکوت در گوش کن    | ز جبروت و لاهوت بشنو سخن    |
| مرا و را نه مادر نه اورا پدر | نه اورا برادر نه اورا پسر   |
| نه اورا تعطش نه جوع و شباع   | غنی از آفانی و رقص و سماع   |
| خدا خود یکی تا هابیشمار      | بهر یک زبان همش آمد هزار    |
| یکی خوان یکی دان یکی گوی بش  | یکی در پذیرد یکی جوی باش    |
| همه ذاکرش هر چه او آتشید     | همه و اصفش هر چه زو شدید    |
| بانسان سه روح از وی از نهیت  | تباقی و حیوانی انسانی است   |
| نختین نمود و برانگخت داد     | و دیم دست و پای تحرکت کشاد  |
| سویم برکشوده و رمعرفست       | که دانش بود برتر از بهر صفت |
| یکی روح از وی نباتات را      | از و پای بر جا جمادات را    |
| بجیوان دوروح از سر حکمتش     | نمود از یکی در و دیم حرکتش  |
| بحکمت سه روح است اندر شمار   | نفوس و چهار آمد اندر نگار   |
| یک اماره و مطنه دو نیم       | ازان پس بود طبعه خود سویم   |



|                              |                             |
|------------------------------|-----------------------------|
| چهارم ازان است لوايه نام     | نخستين بود سرکش و نامتسام   |
| که ميل هوا و هوس کار دوست    | همه کار بد روز بازار دوست   |
| دويم تارک کارهای شنيع        | وزان پيش حق منترش شد رفيع   |
| سويم رازهای نهانی کشاد       | باهل صلاحيت الهام داد       |
| چهارم ملاست اگر ماضی هست     | ازان ذات باری براه راضی هست |
| تن آدمی شهر بل عالی است      | دل اندردی از حکمتش حاکی هست |
| وزیرش بود عفتل ز اسرار او    | که تدبیر نیکو بود کار او    |
| بود عالمش شهوت و شمنه خشم    | حواس دهنش کار داران چشم     |
| وگر شهوت از حق دگر سورد      | بشمنه مرا و را خود بسپرد    |
| وگر شمنه از راستی بگذرد      | موکلش گذارد دل اش از خود    |
| که خود شهواز بهر حيلت نیکوست | با بل غرد نیکوی ابرو ست     |
| غضب بهر دفع مضار آمده است    | دو منصدی از کردگار آمده است |
| بود عالم آباد زمین گونه زیست | وگر برخلاف است باید گریست   |
| یکی روح تن را و دل را دگر    | همه تا در آتشت زد و سر بسر  |
| چو دل زندگی یافت از ذکر حق   | بود کار او جاودان و مکر حق  |
| بود زندگی نخست از نهوا       | دویم زنده باشد بذر خدا      |
| نه میرد دل او میرد اجزا جهان | که ذکر حقش جاندهد هر زمان   |

|                              |                             |
|------------------------------|-----------------------------|
| طبیعت بود نفس را پیشکار      | حواس ده آمد و را کار دار    |
| همه کارش آمد هوا و هوس       | تماشاگر خوش غذا هر نفس      |
| بجز شهوت و خشم گیر طمع       | که هر یک بود شهیدان و خلع   |
| طبیعت ندارد و گر هیچ کار     | بود باطلش عشق باطل بکار     |
| ز فطرت پیشکار دویم           | همه کار او نیکوی و کرم      |
| بجز ذکر حق نیست تدبیر او     | همه نیکی آمد ز تاثیر او     |
| سقا و شجاعت بهم آوری         | بساط عدالت نگو گترید        |
| همه عفت آمد از دوسر طبعند    | نگهدار دشمن ایند از هرگز ند |
| بود شهوتش جملگی کار نیک      | که آخر ز نیکی بود بار نیک   |
| ز خشم و غضب دفع اضرار است    | زهی خشم و شهوت این کار است  |
| حواس پیش جمله نیکو سگال      | طمع نیز از نیکی آرد خیال    |
| بود عشق او بر حق و حق نگار   | رسد آفرینش ز پروردگار       |
| اگر نفس غالب همه جاہل اند    | ز نیکی دفر زانگی عاقل اند   |
| اگر روح غالب کمال همه        | زهی فروزیب و جمال همه       |
| هوا الحرد و البهرد و ادار کل | از و ر و ذی کل و ادار کل    |
| هوا الرافق و باسط دین سیح    | هوا الواسع و رافع دین سیح   |
| بسیط و محیط و شریف و منیف    | قیم الخزانین لطیف و ضعیف    |

|                              |                           |
|------------------------------|---------------------------|
| هو العز و الجل و المحترم     | علی و معلی و بیسب النعم   |
| هو القاسم دولت و مملکت       | هو المعطی لعلم و المعرفة  |
| هو الرافق و شافق و ملتفت     | هو الوالی الملک و المملکت |
| هو المفضل و افضل و بی نظیر   | جهان بان فرمانده بی وزیر  |
| هو المغنی و بی نیاز و غنی    | ستی و جلی کار ساز هستی    |
| هو اکمل و اجزل رفیق و شفیق   | معین و نصیر و امیر و انیق |
| هو صفی هو اعلی هو الکبیر یا  | کبیر و جمال و جلال و علی  |
| تفاضل و صفا و صفاء ازو       | منازل مناصب ازو           |
| چه تار و چه بطیخ و دایره ازو | صیغ زو و صباغ و مضبوط ازو |
| امجد اجازل اکارم ازو         | مجامد محاسن مکارم ازو     |
| ضباع و ضبا عین اصابع ازو     | شیار و اتمل اصابع ازو     |
| افاضل افاتم اعظم ازو         | اعالی اکابر اجازم ازو     |
| ازو رفعت سلطنت جمله را       | ازو پایه مرتبت جمله را    |
| همه سرور اثر مناصب ازو       | همه خا صگان را مراتب ازو  |
| مداخل ازو و الخارج ازو       | مدارج مصاعد معارج ازو     |
| ازو لوز و الجوز تقاح ازو     | ازو افنی و بیرون تلح ازو  |
| اساعد احسن اکامل ازو         | اماکن ساکن منازل ازو      |

|                                 |                                 |
|---------------------------------|---------------------------------|
| از و دفع امراض و اوضاع کل       | نکو از وی اخلاق و اوضاع کل      |
| اناسی اناس پس و الناس از و      | از و جتی و جان و شناس از و      |
| اباهیم از وی بناصیر از و        | چه و سطلی چه کلک و حناصیر از و  |
| چه شبر و چه سحر چه سبابه از و   | زالال و گوارا و شور آبه از و    |
| از و ساجیه و همه و بطل از و     | همه مشکلات جهان از و            |
| باجل اراجیف و التمریات          | عواصف از و تا زل و حادثات       |
| بابل هدی از و سریر بلند         | همه رستان پیش او از و           |
| قروچی از و درمی و دفع از و      | تعدد از و دفع گرمی از و         |
| از و عدد و بکرا سبور از و       | نوائین سخنهای مطبوع از و        |
| چه حجه و چه حول و سن و عام از و | همه لعبتبان گل اندام از و       |
| چه جبل الوری و چه شریان از و    | چه بام و در از وی چه دریان از و |
| سقام و سقم از و صحت از و        | شفا از وی و سور و فرحت از و     |
| چه شیر چه صاعده چه آرنج اند     | خود پروران سخن مسج از و         |
| ز سام و شناس و نهان از و        | گو زمان هزاران گرازان از و      |
| از و اغنیا و المساکین از و      | زیاب از وی و السرحین از و       |
| رباعیه از وی شنایا از و         | همه اثبات پائین و بالا از و     |
| ضراک واحد از و نضراس            | باستان از و محکم آمد اساس       |



|                              |                              |
|------------------------------|------------------------------|
| تغور واحسنه ز آلاى او        | لسان و خنک هم ز نغهای او     |
| ظفارد اظافرازد و الجلود      | دوام و ثبات از وی دهم خلود   |
| خوراندر حل سی و یک روز از او | بضروری آغاز نور و زاز او     |
| همان قدر در شور از حکمتش     | سی و دو بجوز او را از قدرتش  |
| شهر برج و سه ماه ربیعی چه به | که اردی بهشت است خورده اومه  |
| سی و یک بسرطان دهم و راسد    | و گرسنبله هم ز روی رصد       |
| بود صیغی این هر سه برج ادرست | که تیر و امرداد شهر پیر است  |
| بود سی بمیزان و عقرب همان    | بقوس اندرون هست نه بعد از آن |
| سنت خریفی بیان شد تمام       | که مهر است آبان و آذر بنام   |
| نه و بست در جدی و در دایسی   | همش سی بخت از ذهاب ربی       |
| ز برج شلتا آمد اندر کستاب    | وی و بهمن اسفند و مزد و حساب |
| چه حکم و چه حکمت سر اسرازد   | چه قدر و چه قدرت سر اسرازد   |
| بروج و شهر و خوراندر نگار    | چو آمد کنون خوشتر از مه شمار |
| کسی گر بخوابد که یا بدو شمر  | که از عشره دانه بن هر ج شمر  |
| به برج کدام است امروز ماه    | به برج خور اندر گمار و نگاه  |
| اگر مهضم رجب است از شال      | به ماه فروردی آغنا ز سال     |
| در آن ماه بود در حمل آفتاب   | مشی کند هفت رادر حساب        |

|                             |                             |
|-----------------------------|-----------------------------|
| وگر پنج افزایش بعد از آن    | شود نوزده بنگر و سعد از آن  |
| حمل را و بد پنج با ثور پنج  | بجوزا و بد پنج بیدست پنج    |
| وگر آنچه باقی بماند چهار    | و را نیز پنج آورد اندر شمار |
| بسرطان نگه دارد آن پنج را   | که سرطان بود خانه آن گنج را |
| بداند که گنج مه آن جا بود   | بدینگونه هر ماه را بشمارد   |
| گراولی ربیعی است گر آخرین   | در آخری جمادیت و را اولین   |
| وگرمای دیگر چنین شد حساب    | شد آغازش از خانه آفتاب      |
| وگر پست هفتم مه بود         | ز روی شمارش مضاعف کند       |
| فراید سران پنج چهار پنج     | چون پنج و نه شود گنج سنج    |
| و بد پنج اول حمل را نخست    | که خورشید را باشد آنجا نشست |
| از آن پس به ثور و بجوزا دهد | بسرطان در آن بعد هم با اسد  |
| بخوشه بمیزان و عقرب دهد     | بقوس و بجدی بدو از خرد      |
| وگر چهار باقی کنند باز پنج  | دهد حوت را جملبی پائی پنج   |
| پس آرد ز در حوت باشد قدر    | که آغاز پنج آمد از برج خور  |
| وگرمای اردی بهشت آمده       | نهور اندرش باز گشت آمده     |
| بود ابتدائی خالص ز ثور      | که مکار بدین گونه کردند خور |
| وگرمای خرداد را جزا بود     | وگر تیر سرطان بود در صدد    |

دیگر امر داد دست باشد اسد      که آمد اسد بر تر از نیک دید  
 شهر یور از سنبله ابتداست      زمین را بهر ابتدای حصاصت  
 به آیان ز عقرب باز ز قوس      که شمس اندران خانه بنواخت کوس  
 بدی ماه از جدی و بر همین زدلو      که جمع آورد شمس خرمن زدلو  
 با سفند ز خورشوت اند راست      دران مه ز حوت ابتدا خوشتر است  
 ده دو برج سادی از دست      هر آنچه آفرید او همه شده نکوست  
 حمل عقرب از وی به بهرام سهم      که زیبا بود ترک را سیف و سهم  
 و گشتنری را چه قوس است حوت      نبور و بمیزان و زهره است قوت  
 بکیوان ز جدی زدلوست جای      بخوز او خوشه عطارد پیای  
 بهر طان مه و در اسد آفتاب      بهر یک یک از حور یک از اهتاب  
 دو برج است هر پنج سیاره را      که زیبا اند گردون و دواره را  
 بود پنج خورشید را مملکت      و گرنج را از قمر منقبت  
 که شاهند هر دو و گرجله رام      ز تاثیر این هر دو یابند کام  
 زحل را بجایست تاثیر خور      بدلویش بود و اثر از قمر  
 عطارد و بخوشه ز خور تا فته      بخوز او در رسه اثر یا فته  
 بهر جیس در قوس از مهر خست      بحوت اندر از ماه تاثیر خست  
 سک تا سا از یکی حرف سپر      چه سرا چه جهراً چه زیر و زیر

|                                 |                             |
|---------------------------------|-----------------------------|
| یکی حرف صانع همه صفتش           | یکی حرف قادر همه قدرتش      |
| یکی حرف هو و یکی حرف حق         | یکی حرف برده ز جمله سبق     |
| یکی حرف حی و تو انا و بس        | یکی حرف بینا و دانا و بس    |
| یکی حرف خود مبدع عالم هست       | یکی حرف خود حاکم و محکم هست |
| یکی از ویکی خالق از همه الارض   | برون از قوای فزون از عروص   |
| هزاران حروف و هزاران زبان       | هزاران لغت صد هزاران بیان   |
| یکی حرف همه حرف ها است          | یکی حرف برتر ز چون و چراست  |
| بپرس از بیاس و بخوان از بهشت    | بجو از چهار شش و عشر و بهشت |
| بخوان از کبریت در صحن هر چه هست | ز کج حرف شد جمله بالا و پست |
| زادنا و ابدال و اقطاب پرس       | ز خاصان و ز جمله ارباب پرس  |
| ز اختیار و ابرار و احرار خوان   | یکی حرف را اصل هر حرف دان   |
| برون از حروف و فزون از علوم     | بلند از نفوس و عقول و فهم   |
| یکی اعظم یکی اکبر است           | یکی حرف اقدس یکی اطهر است   |
| کنی دل اگر از خیالات پاک        | برون و درون بنگری ذات پاک   |
| ز قید مذاهب فراتر شوی           | ز ملکوت و جبروت بالا روی    |
| اگر بنده خاک بر بنده پاشش       | پیای بر افکنده افکنده باش   |
| که هر دل بود مظهر ذات او        | بهر دم بهر لمح یک حرف گو    |



|                                |                             |
|--------------------------------|-----------------------------|
| بود ذکرش و ایمالایموت          | که شد برترین حرف از حرفت    |
| یکی حرف خود آنجسم افروخته      | یکی حرف خود مردم آموخته     |
| حواس عقل و فهم آفرید           | سه گانه موالید زو شد پدید   |
| ز و هردو جنگ هم ز پهلاد پر     | هم از شمشیر پاکبزه بنیاد پر |
| ز هشتاد چاروزه باز خوان        | ز سادیس و سبع وزده باز دان  |
| ز خاصان هر فرقه می پرس باز     | ز پاکان هر طبقه یکشای راز   |
| یکی حرف کافی و دانی بود        | یکی حرف شانی و صفائی و بس   |
| شوی برتر از مرگ موت و هلاک     | بجان و بدل گر کنی ذکر پاک   |
| که حق دایم است باو ذکران       | خدا قایم است و باو و اصفان  |
| خدم دالحشم و الموالی ازو       | خیل و کنوز و بجائی ازو      |
| تفضل تکرم تر حشم ازو           | قطعت تعطف تنعم ازو          |
| چه نفی و ششم و چه اکباداند     | چه سرو چه عرچه شاد ازو      |
| چه سبزه چه سنبل چه یرکان ازو   | چه گیتی خدیو چه گیهان ازو   |
| چه هند و چه ایران چه توران ازو | چه روم چه شام و بدخشان ازو  |
| چه چین و چه خوارزم و چه کاشغر  | چه ارباب بینش چه اهل خرد    |
| پس نه عراق و صفایان ازو        | فینان و حکمت پناهان ازو     |
| ابا بیت و جمله بیوات ازو       | فضالات و جمله فیوضات ازو    |

|                              |                               |
|------------------------------|-------------------------------|
| فصار و طویلان از و جملگی     | کنار و مغیلان از و جملگی      |
| صباحت از و والملاحه از و     | بلاغت از و الفصاحت از و       |
| غیاث ست و غوث است فتاح او    | تبغین دلان راحت وراح او       |
| معاقد مباهم مقایق از و       | مطالع بجالی مشارق از و        |
| سواطع لوا مع مشارق از و      | شواہر زواہر بوارق از و        |
| حقایق و قایق مصارف از و      | مزایع محاصل مصارف از و        |
| چه نصر و نصرت اعانت از و     | چه عون و معونت صیانت از و     |
| ضامه سران بر موطن از و       | مراصل مساکن موطن از و         |
| کآثر از و عشر و اثین را      | چه تخت و چه فوق و چه پائین را |
| غمام و سحاب ابر و باران از و | زمین تازه و برق خندان از و    |
| خزان و بهاران نموزان از و    | هوا بار و دنا و سوزان از و    |
| از و هبیت الویه و السیوف     | از و خامه دلج و جمله حروف     |
| مصبات و جمله هبات از و       | جزا و هر که فاعل بود بازگو    |
| بساله جلالت شہامت از و       | خوارق از و والکرامت از و      |
| از و شوکت و صدمت غازیان      | از و زیب و زیبای گلر خان      |
| ہزیران ہبات از و یا فتنه     | از و پنجه دیو شد تا فتنه      |
| ہمان مہوشان نگارین از و      | ہمان خوش رخان بہارین از و     |

|                                |                               |
|--------------------------------|-------------------------------|
| از و ماثرات و مصیبات از و      | صبا و هیبت و هبات از و        |
| از و اقمشه امتعه جلگی          | از و اشربه اطعمه جلگی         |
| چه راییت چه نیزه چه نانج از و  | دم فرصت و دواذخ از و          |
| تدابیر نفیر یک سر از و         | تقاریر و تحسیر یکسر از و      |
| جر تغار از و هم بر نگار از و   | سپهبد از و هم سپهبد از و      |
| از و رفعت و قدر ا فلاکیان      | از و پستی منزل خاکیمان        |
| چو خاک بی پیش از نقش هست       | پیا پیش چه جبروت ملکوت پس     |
| هم آباد ابنای هم به شمار       | ز خوف عذاب سقر رستگار         |
| بخویشان اقرب از قاطبت          | به بخشه حق از فضل العافیت     |
| طفیلش نجات همه دوستان          | بذلیلش بود نار هم بوستان      |
| جزردار که آمد کروع الکراع      | اقاطح و الا قطحان و لنفاع     |
| که سیما ب هفتاد یک آفرید       | که خود روئین چهل و شمش آفرید  |
| که از زیر را ساخته سی و هشت    | جزا و از که پنجاه و نه سر گشت |
| که زد یک صد و شش چهل پنجست     | که خورشید را پنج نوبت نوخت    |
| که خود نقره پنجاه و چهار آفرید | چهل آهن و شمش پنج چهل برشید   |
| بسیارگان شکل انسان داد         | بحکما که ابواب دولت کشاد      |
| که چرخ نخستین ز آب آفرید       | بران کرسی آب مه را گزید       |

|                            |                              |
|----------------------------|------------------------------|
| مکانش دوشد در تن آدمی      | سپرز حب یلینی اشش دویمی      |
| رخ وریس دارد در رحمت سفید  | که از رحمتش کس نشد ناامید    |
| لباس همه سبز و دستار کول   | ز اهل رصدین متین ست قول      |
| بود ساقی خوش رخ و نیک خو   | علوم الهی بود و دود او       |
| تنش لاغر و پاک از کار بد   | و زیور نکور ای عالی خرد      |
| که چرخ و دیم مرمری ساز کرد | در فیض برخاکیان باز کرد      |
| بکرسی ایوان عطار و نشاند   | که خود فاری کور را تیر خواند |
| مکانش و دیم در سر آدمی     | دلغ ست بر تر زسی دیگی        |
| لباس رخ و چهره اش از جند   | میانه قد و فریه هوشمند       |
| چو دیوانگان کول دستار او   | نه مستی ددیوانگی کار او ست   |
| بود دفتر جمله در پیش او    | شمار و همه کار زشت و نکو     |
| همه علم و حکمت در و منحصر  | میر از هر ملت و هر خطر       |
| مگر حافظه خود قضایش نداد   | که داند در حکمت حق کشاد      |
| که چرخ سوم ز آهن انسراخته  | بران زهره خوش پرده نبواخته   |
| مکان دادش از کرسی آبی خاک  | رخ و رنگ در آتشش تابناک      |
| طلوعش و دجا و رتن آدمی     | نخستین جگر چشم چپ دویمی      |
| سفید است پوشاک هم چهره اش  | متنقش بستر بسته دستار خوش    |



بزیار فانش سر و کار خوش      همه فرحت و سرخوشی اش  
 که نقاش حسن است پرده نوا      خوش آنک خوش سخن خوش نغمه  
 بود که چشم خشن پس شکفت      که حق راز حکمت جمله نهفت  
 که روین بر افراشت چارم سپهر      بران کرسی زر گزیده بهر  
 همه اندر تن آدمی دو مکانش      یکی دل دویم راست بینی نشانش  
 رخ و چهره میگون چشمش زریز      میان قد و صورتش دلپذیر  
 چنان نور تا بد ز رخسار او      که گنجینه در چشم انوار او  
 بر افلاک شاه است و فرمانروا      نوازنده پادشاه و گدا  
 وزیرش بود ماه نیکو سگال      که فرخ مال است و فرخته قال  
 که پنجم فلک از مس آراسته      بران کرسی آتش افراخته  
 نمودست بهرام را جا نگاه      بدست اندرش تیغ کارش تباه  
 مکانش و گر گوشت چپ هر هم      تن و چهره اش رخ و فایغ زعم  
 تراشیده رین و برنش بزرگ      هر اسنده از میکلش شیر و گرگ  
 که ترک فلک آمد اورا لقب      همه کار ترکانست شور و غضب  
 که از نقره چرخ ششم بر کشید      بران کرسی از هوا بر کشید  
 نشستن گهی ساخت جریس را      لباس و رخسار جمله  
 مکانش و گر کرده در رست چشم      دلش خالی از کینه و سر زختم

خوشا ریش او بس سفید و بزرگ  
 دل اند خیال حقش مستدام  
 گهی ز دونه سر بر زند کار بد  
 بود کاتبی بر مینیشش بیا  
 که بهفتم فلک بر کشید از طلا  
 زحل را بران بر نشانی حیت  
 مکانش دگر معده گوش راست  
 کز ابروی پا و چشمش غلیظ  
 ترشش رو چشمانش آتش نشان  
 رخسار و تار یک جامه سیاه  
 هزاران اندیوان و عفریت مست  
 چهارست دستش چهارست گون  
 که داروغه و ونج اسمش لقب  
 مکانهای هر دو که باشد بهر  
 نیاید یکی حرف خود بر زبان  
 نگفتی مرا و رانه بستودنی  
 بگفتند گویند جسد مدام

چگونه بود لون و رنگ نگرگ  
 روا از و تنسای هرستدام  
 همه کار او نیکوئی از خود  
 نویسد بد و نیک خلق خدا  
 بران کرسی از خاک کرده بیا  
 تن و چهره اش زشت تزیینت  
 همه کار و گفتار او نامرست  
 به نیکو سگالان حق از وی حقیقت  
 دهانش پر از درد تیره نشان  
 خدا باد ز و بندگان را پناه  
 پیا کرده جسد و ونج پرست  
 بسی فریه و تحت دل منزل کوش  
 خدا باد حافظ از ان پر غضب  
 بر اس زنب از قضا و قدر  
 نگنجید یکی حرف خود در جهان  
 ز دانستی او رانه بستودنی  
 نیارند یک حرف گفتن تمام

|                               |                               |
|-------------------------------|-------------------------------|
| یکی حرف برتر ز گفت و شنود     | یکی حرف را که دانند ستود      |
| چه عقل و چه جان زو بفرسنگ دور | بهر دل بهر منزل اورا ظهور     |
| درون و بردن و همه هر چه هست   | چه ظاهر چه باطن چه بالا و پست |
| یکی مار گویند گرد زمینست      | هزارش زبان از جهان آفرینست    |
| بهر یک زبان نام حق یک هزار    | بهر روز خوانند نو این نگار    |
| هنوز از یکی حرف چیزی نگفت     | که اسرار خود حق ز جمله نهفت   |
| خلاص آنکسی کس دل خالص است     | بصدق و صفا با خدا مخلص است    |
| بود فرقه تاجیان خود یکی       | هزاران خریق و مذاهب بسی       |
| هزاران چنان مار از قدرتش      | هزاران سپهر و زمین صنعتش      |
| که داند ز اسرار او خود یکی    | که خواند از آثار او خود یکی   |
| چه رخص و علی هر دوازدهی بهم   | غنا و سقا هر دوازدهی بهم      |
| غلیلان از وقایع اروای را      | علیلان از و کامیاب شفا        |
| رویت سویت حیت ازو             | همه کرمیت و العطیت ازو        |
| هو القاع الفاسخون العهود      | هو الواهب الابل ضرع و سجود    |
| هو ابط ازو و المهابط ازو      | مناظم ضوابط و روابط ازو       |
| صواعد ازو المصاعد ازو         | علا از تقاع و التصاعد ازو     |
| صعود و طلوع و سطوع و برج      | نخس و اساعد دخول و خروج       |

|                               |                              |
|-------------------------------|------------------------------|
| همه از سر حکمت و قدرتش        | که داند که چندست خود صنعتش   |
| چه اونی نگرین ترانی ببین      | زبید و کتب هر چه خوانی ببین  |
| از داد مغه و الجاحم ازو       | از وادعه و العالیم ازو       |
| هو الحب و عیور المنقم         | و هیب الموابس قدیر الحکم     |
| بار باب خدع و خشوع و ضراع     | از و از مصاعب مکار و دراع    |
| از و کا و بین را شد اند کلل   | از و قاهرین را اصاعب کل      |
| قضا و قدر زو قدرت ازو         | خرد زو بصر زو و حکمت ازو     |
| عنادل از و خوش نوا آمده       | تفاح از و دلکش آمده          |
| سباع و لوا و ز حکش همه        | مطابخ مصلح ز حکش همه         |
| و جایه قبا و از و جملگی       | صبا و ملا و از و جملگی       |
| چه سوسن چه زرگس چه صد برگانه  | چه سر و چه زرد از و ترک از و |
| از و فهم را دراک و دهم و قیاس | سهوم از و ی و ادرقه و القیاس |
| چه یقین و اعناب و عنبات ازو   | کشری و امرد و جزات ازو       |
| طحال و مراره اناف و عیون      | چه الف و چه ضایش بیون الحرد  |
| صیغ و الصباغ و اصباغ ازو      | موازی از و المبالغ ازو       |
| جلا و حجر و الجنادل ازو       | جائز و اوج محامل ازو         |
| از و بخت و لغیب شانی ازو      | همه کام از و کامرانی ازو     |



|                              |                             |
|------------------------------|-----------------------------|
| ازد سر خوشی سرگرائی ازد      | بمه کار زو کار دانی ازد     |
| چه اکثاف و اشتطار و اقطار زد | چه باد بهاری چه گلزار زد    |
| چه قریات ازوی چه امصار زد    | ریا صین نورانی از بار زد    |
| ازد ماه و امواه و الادویه    | چه اصحار افجار و الادویه    |
| نضاد ویر جمله تاشیل زد       | مشاعل سرج و القنادیل زد     |
| ازد راحت وراح و الارتیاح     | ازد فرحت و فرح و الانفراح   |
| لجانات و لجم و لجمه ازد      | زعم و الازمه اعنه ازد       |
| ازد حاقدان و الاظه ازد       | چه پدر و فسترد و الاله ازد  |
| اذون و انوف و اعین نزد       | ده و خمس و اثین ز اسرار زد  |
| اروس و جیاد و صد و رکب       | حد اندازد اهب رصاص و سرب    |
| ترنج و بهی زو و عناب ازد     | چه مرغابی از دی چه سرخاب زد |
| ازد خمس و خیط و البرازد      | ازد دهن و البر و البحر ازد  |
| ازد و درد و داد و البذا      | ازد گردن و چهره دست پا      |
| ازد کسنی و تلخه زهره ازد     | همه راستان را بهی بهره زد   |
| یقین هر کرا با خدا صادق هست  | ارادة دارا ريقه و اثق هست   |
| چه و ثقی بود عروه اعتقاد     | کند و صل آخر رب العباد      |
| چه طیب چه طیب چه طیب ازد     | شود مند فح بر مصیبت ازد     |

|                              |                              |
|------------------------------|------------------------------|
| ارج و العبق و التمیمت اند    | ریوخ و سدا و عزیمت ازو       |
| و خان و نحاس و دوح کایینات   | همکسیج یجمومه ممکنات         |
| هو الفرد و المنفرد و الفرید  | یگانه است یکتا و احد الوحید  |
| هو الماجد و امجد و لاعیل     | رهش برتر از هر طریق سبیل     |
| بفرسنگها دور از حضرتش        | ملوک ملک جمله در خد متش      |
| ابل العبره اقروه و البغال    | همه ذکر نام حق بیقال         |
| صریر و بنان و مناخیر حیث     | نفیر نهنگان و شیران کیست     |
| که اسما و او را بداند که چند | که اوصاف او را بخواند که چند |
| هزار و یکی نام هست در شمار   | هزار از عجم و از عرب هم هزار |
| هزاران هزارند از دی زبان     | هزاران یکین و هزاران مکان    |
| ز ذوبت ز عدد ز باران شنو     | هم از عتد لیب بهاران شنو     |
| مکوس و در او جرس داد کوش     | ز زنگوله و از جلاجل نیوش     |
| مشنو هم ز چرخ و هم از آسیا   | ز مرغان گلزار شیرین نوا      |
| طیور و بهایم بذكرش همه       | چه ساکت چه ناطق بفکرش همه    |
| نگهبان ز هر شلق و هر ضرب زخم | محافظ ز هر آفت و سهم و سقم   |
| سهیل زمین از حوا فرنیوشش     | نواهی جرس را همه کش بکشش     |
| هم از ضربت تیغ و طعن سنان    | هم از چقن تیغ و قرق کمان     |

|                                 |                              |
|---------------------------------|------------------------------|
| هم از مفرغ گردش میکن طراق       | که حق واحد است یگانہ سطق     |
| اگر گویی و گر نگویی یکبیت       | و گر جوی و گر نجوی یکبیت     |
| اگر هوش آری ز دل بشنوی          | و گر گوش داری ز گل بشنوی     |
| ز قانون دایه خود و بر ربط شنو   | بهر دم کی حرف گو و مگو       |
| هوا الحافظ حارس ذاکر ان         | رضا عوط کالوس در سران        |
| همه فلسفی هوشیاران ازو          | همه کار زو کار داران ازو     |
| چه مرغ و چه خود و چه مغر ازو    | اکابیل و دیهیم و هند ازو     |
| جبال شواخ ازو بر تدرار          | لالی جواهر ازو تا بدار       |
| قتوم و عظیم و لغی صنعتش         | شعار و جلود معی حکمتش        |
| سهم و لصل و مقابل ازو           | ذرایع و سائط و سائل ازو      |
| جز ادا راه را خود که صباغ کرد   | که آتش به پهلاد سراغ کرد     |
| که معبد بگرداند بر نامدیو       | که خیر آمدگا و بر آمد غریو   |
| که خرد و دهره را آنچنان قدر داد | که رود اس را پایه و الا نهاد |
| یواقیت و فیر دزه از سنگ داد     | نوامی خوش از دفت چنگ داد     |
| نخنیان گران لحن خوش بر کشاد     | ز بسیار خان زینت و زینت داد  |
| ازو کاسرون المواشیق را          | همه آفت و دار و رنج و بلا    |
| همه واثقوان را سخن صادقون       | ازو یافته نصرت و نصرت دعون   |

|                              |                               |
|------------------------------|-------------------------------|
| توفیق تماش تو دد ازو         | بتا غرض تناقض تحفہ ازو        |
| چہ موت و خطر زو ہمہ مند رف   | چہ جمع و عطش حبلہ زو مرتفع    |
| چہ صرع و چہ باد چہ دیو چہ جن | چہ لادغ چہ اعبا چہ خشن        |
| چہ سم و چہ حنہ ایل از بین ان | چہ عقرب چہ تنین چہ بیسم و مان |
| محارب مجادل مخالف ازو        | موافق موافق موافق ازو         |
| بتدبیر پیران اصابت ازو       | تضرع کنان را اجابت ازو        |
| نجلہ تہور جلا دست ازو        | امارت وزارت خلافت ازو         |
| معاون مقارن ملا ذہمہ         | ملاطف معاطف معاد ہمہ          |
| ہوالمقتدر العتیرین ہمہ       | موافق موید معین ہمہ           |
| نویسنده نامش اجین و خوف      | کسی کز جنابش بود مخوف         |
| ہو الخالق الخلق و نور و سواد | ازو ابتدا و بسویش معاد        |
| آعاب مصاعف زبیش نفوذ         | ز نامش بیات و آفات دور        |
| گزینان ز برکات اسم اجل       | چہ منکر نکبیر و چہ مرگ و اجل  |
| برادست یکسان ہمہ پشت درو     | ازل او ابد او اجلست او        |
| از و ساکت اسہام و ہنظام کل   | از و زایل اثقال و آلام کل     |
| مرام دقتنای ہشیای کل         | از و مسل آلا و نعمای کل       |
| چہ دارا چہ شمشیر ماضی او     | قوی دل جو انان غازی او        |



|                             |                                 |
|-----------------------------|---------------------------------|
| چه متکبران و لا و را زد     | چه خلج و چه خلخال خا و را زد    |
| چه شادان و فرحان چه خندان   | چه گریان چه عریان چه پنهان      |
| سقر زو با صاحب فسق و فجور   | فرج زو با رباب درع و حضور       |
| از و نار مرد خد پیشه را     | از و نور دل نیکی اندیشه را      |
| چه قدر ز چه قائم چه دیپا زد | قصبهای زر بخت زیبا زد           |
| از و روبه سرخ تیغ و سمور    | از و عنبر و عطر و مشک و بخور    |
| بهر پیشگامان و بهیران       | جوانان و طفلان و پیران          |
| امیران و وزیران مشیران      | سپاهان و ظمیران نصیران          |
| جناح همارا سعادت            | مقامات اهل عبادت                |
| چه عقل و معاش و چه عقل محاد | چه گیر و چه دار و چه کون و فساد |
| همه اوزد و غیرشش نکس        | یکی حرف هجو و میب گدیس          |
| همین بقال عجیب الدعا        | تو از فضل و تو الی عطا          |
| ادایل او اوسط او اخر او     | بابل فضائل و تفنا خرازد         |
| جی بر فضل زو ائل            | نعمها بابل جلال                 |
| بصحب و دوائیم هرایم         | بصلحا و علما غنایم              |
| رجولیت از دی بکل الرجال     | فجولیت از حشش با النحال         |
| غراهست از و جمله غراست را   | سعادت از و جمله آفات را         |

|                               |                                |
|-------------------------------|--------------------------------|
| چشم شجره و الشجایان ازو       | چه جوعان چه عطشان چه شبعان ازو |
| هم اقلاب و هم زلوب و سجال     | مقاصد متقابلن ازو و الجبال     |
| شمار و شمرازدی و الجنوب       | شمال و دبار ازودی و هم جنوب    |
| قمین و الجری و الجیر و حنین   | چنین و لبن و البین و الرقیق    |
| چه زکیت زکی و الزکایا ازو     | همه صغ و عفو و عطایا ازو       |
| صراط ازودی و هم سراط و سداد   | فرج ازودی و اتساط و نشاط       |
| جروب و شفایا قلب جمله رو      | پده ازودی و هم گزو هم عزو      |
| ذنوب ازودی و توسن صعب         | صعاب و اذنف ازو و تعب ازو      |
| چه طرقات و الاطرقة و الطراق   | چه اوچه غیل و غلل و العراق     |
| چه اغناق ازو و الخناق و غنیق  | چه طبقات و الطباق و طبیق       |
| ازو ثقل و الحزمه و همضم ازو   | عنتب الرتب فتمرو البضم ازو     |
| ریاح ازودی و ارمح و ارواح ازو | هم ارواح و اجساد و اشباح ازو   |
| عقب ازودی و اکلعب ازو         | نخدا ازودی و ایدی ركب ازو      |
| بحار و صحاری براری ازو        | همه هو شیار و سکاری ازو        |
| عجایب غرایب و اودر ازو        | مطایح موارد و مصادر ازو        |
| مشاعر مشایخ مساک ازو          | منازل معابر ممالک ازو          |
| بیالی و ایام را آفرید         | هم اوقات ازو شد پدید           |

|                              |                               |
|------------------------------|-------------------------------|
| معاذن فلزات زو یافته         | جواهر چو خورشید زو یافته      |
| مفاخر ازو و المعالی ازو      | اساقی اهلای موالی ازو         |
| ازو یافت اشجار اثمار خوش     | بیشتر را هم اوداد ادراک و پیش |
| زناش شود جمله آفات دفع       | بلیات جمله مخافات دفع         |
| همه رنج و عسر و غل و دور زو  | هلاک مامت و غل دور زو         |
| باو پنج و بارو بر جسمگی      | ازو قدر خیر و شر جسمگی        |
| وجیه الموجه قسیم الحین       | تظلم و قویم و قریب و قریب     |
| رقدا زوی و بخت و نوم زو      | سحر ازوی و لیل و ایوم زو      |
| ازو صغره و السر و البوا بیلج | زغن زو غریبان و قمری فیض      |
| ازو غل و الفجل البان ازو     | ازو قصده و الطبران ازو        |
| ازو کر بزه و المحض و اللبن   | ازو محض و هم لا غری هم سمن    |
| ازو هرجل و عور و حقیض        | آبائے شیرین مفید و مفیض       |
| ازو همضبه و نجد و ظل و انقاع | رفضالش بطاعت پذیرین خلاع      |
| ازو دکره و رابض و بور ازو    | سلح و سلب زو سلحشور زو        |
| سمن ازوی و قاق زو و الیمین   | تلیل ازو و الیمین             |
| ازو بد و الایستدای همه       | ازو غایت و انتهای همه         |
| ازو ثلث و الاربع و سدس زو    | ازو ذرع و الریح و الکدس زو    |

|                               |                                  |
|-------------------------------|----------------------------------|
| غبنون و غیام ازوی و هم نعیم   | چه نعیم و نخ و مست نعیم و النعیم |
| ازوزید و الزیده و لیس ازو     | ازو صوف و سحاب و لفظ ن و         |
| نقا هست ازو رفع و الا ابتلا   | بیدام و همه مرض و الا مبتلا      |
| چه ربوه زیاده ازو و الریا     | بخود و بخاد و طلال و علا         |
| الاضیب و امضاب و المضیب       | نخا و بخود و نخد و عذب زو        |
| چه اکراع ازوی اکراع ازو       | ازو ماکثون و الاسراع ازو         |
| ازو اگرعان و الفوارس ازو      | مطاعم ازو و الملایس ازو          |
| نیوس ازوی وضان و المعزیم      | چه ضیائیم چه باغ ازو و سمرجم     |
| ازو عرث و الحارث و هم هنر     | چه دهاش و نشوه چه لیث و چه سیر   |
| قلاب بیار ازوی انهار زو       | سما ازوی و ماو و النار زو        |
| رباع و بقول ازوی اکد اس زو    | چه دست و چه پا ازوی در اس زو     |
| منور ازوی و هم بزاره ازو      | چه غزات زو و الغزایا ازو         |
| ازو لجه و المعدة زو و الحی    | چه لرزنده بید و چه سردهی         |
| جزا و خود که غنبر ز گا و آورد | زهر گونه فیض از سما آورد         |
| جز او از که حاصل مرام نام     | جو از امانی خواص و عوام          |
| چه قرعان ازو و الاسحان ازو    | چه قرعان ازو و الاسحان ازو       |
| عرج ازوی و اقطعون هم ازو      | فرع ازوی و افرعون هم ازو         |



|                                 |                                 |
|---------------------------------|---------------------------------|
| مهدود و مهادر و دود و دود و دود | ردا و ثیاب از روی و حبه زو      |
| چه تمشا و المشی زو و الذباب     | چه شرب و چه اکل چه غر و چه خواب |
| آقادر و اقود از وی بهم سهار     | هجوم و تهاجم از و البحار        |
| چه غریبان چه اغراب الاغریه      | چه کشان چه اکعات و الا کفنه     |
| چه ثعبان ثعب و ثعابین از و      | چه تمساح مسح و مساجین از و      |
| غدد و القشایب جدا اثر از و      | زرو قرصه و هم حدایه از و        |
| ردا از روی او طار و عاجات کل    | چه متنیات چه مسات کل            |
| جروب و تلام و تلم جمله زو       | چه پرچم چه طاس و علم جمله زو    |
| شعور و شفات و یادی از و         | زرو و زرد و زرد و زردی از و     |
| خطوط و خطا از وی و هم خطی       | چه خطوات و الخطوه زو            |
| از و لینه الا و الوان نعم       | زهر عباد از شمول کرم            |
| از و حنی و المحر و اللب و       | از و هیه و خصم و الحب و         |
| چه الباب از وی سبی هم از و      | نم و سبت از وی لخی هم از و      |
| حطب از وی عشب زو و الکلا        | حصب از وی هم صب و الشری         |
| روس از وی و نیزه و سا از و      | ذوات از وی و نیزه و سما از و    |
| سبوا از وی و سب و د از و        | سعید از وی و نیزه و سعید از و   |
| غطار بیت از وی جلاجل از و       | از و آب حیوان و لایل از و       |

|                                |                                  |
|--------------------------------|----------------------------------|
| ازورتن و الفتق و الانسجام      | همه قبض و البسط و الانتظام       |
| امور مالک از و منسلک           | از و منحرف و بلا منهمک           |
| علن از وی و سر و نحو از و      | علانیه و جبر و پیدا از و         |
| همام از وی و صدر و الا اند     | سر و درش و پا کردن دست از و      |
| چه اعصاب و المفاصل از و        | حوالی از و و الا ساقل از و       |
| از و حشو و الحاشیه الا فیل     | چه مورد و چه مار و چه پشه چه فیل |
| نگارین رخان و التجب از و       | همه مویبت و التوہب از و          |
| نقائس نفوس نفس انفس از و       | چه کرب چه آمان چه پرتاس از و     |
| جنان از وی و دلائع و مایع از و | بدان از وی و دلائع از و          |
| ید العاشب از وی چه اعشاب       | بود طاعتش بر همه عین فرس         |
| چه جوع و غلیو از و کرس از و    | چه کبک و ملک چه گرگس از و        |
| سمن ز و هزال و عجت هم از و     | هر آنچه آید از وی بود بس نکو     |
| از و فرم و المفرم افرام از و   | چه جلود ز و نیز قرا به ز و       |
| عذق از وی و صحل و نمل          | چه سلسل چه غمچه چه غیل و غلل     |
| از و مستضی و الاضمارت از و     | بدایت از و و انتهایت از و        |
| مقادس مقابض از و الجبال        | چه جاه و چه دولت چه مال و منال   |
| هو الرب معبود حبار خیر         | از و شد پیا حبله بال و زیر       |

|                                |                               |
|--------------------------------|-------------------------------|
| نهاد دست بر آب گوی زمین        | کشد دست چشتم دل و زمین        |
| ازل هم از و والا بد هم از و    | کلید همه نیک و بد هم از و     |
| همه نیکی از وی بد از ما تمام   | خداوند غفار او راست نام       |
| هر آنکس که ذکرش بدل برگزید     | بهر دو جهان شاهی او را سزید   |
| ملوک و ملایک همه پیش او        | قضا و قدر طاعت اندیش او       |
| اگر نقطه در پرده رموز است      | و اگر تازی است آن این نور است |
| کسی را که ستگور کند یاوری      | بذکرش فرازد سر سردری          |
| هو القامع الظالمین و الظالم    | از و در کات عقول و فهم        |
| از و راحت الصابرين و الصبور    | از و حرمت الشاکرين و الشکور   |
| اولی الا جمعه از و پیش یافته   | دل و جان از و پیش یافته       |
| و داد و دار و مال است از و     | صفاد و فنا و مصفا قات و       |
| هوان ز و باطل تقار و نفاق      | تفاخر بار باب صدق و وفای      |
| زنا مش چه زائل و زهر مار       | حی و بلا و بل سیموم و دبار    |
| چه شاقب چه ضربان چه زلف خط همه | زیر کات او دفع و ساقط همه     |
| چه تناس چه عبوری چه کامر تمام  | ممد و منتع ثقیل و ز کام       |
| سبلی و چچاک وجود جمیع          | بلیات و آفات از وی دفع        |
| نظر از وی و نصر و العون از و   | کین و مکان از وی کون ز و      |

|                                  |                               |
|----------------------------------|-------------------------------|
| نه اورا زنه و دختر و بی نیم      | نه ادریا قریب نه اورا حمیم    |
| اصول و فروع و قطا و ازو          | عزا و فحول و فحاله ازو        |
| چه اشرف ازوی چه اخلاف زو         | چه افعال ازوی چه اخفاف زو     |
| ازو طبل و ناقوس و کرنا ازو       | صبی و یقین زود برنا ازو       |
| شب اهل ازوی بتاثیر ازو           | براعت قطاط و ستانیر ازو       |
| همه بخشش و فضل و انعام ازو       | انامیم و نعمان الغمام ازو     |
| ردا کام اهل براعت ازو            | هیوع ازوی و هم شجاعت ازو      |
| ازو جید و خیز جاند ازو           | ازو ساده و نیز سایه ازو       |
| ملاذ و معاذ و مناصح معا و        | بدو تور و العوز سائر عباد     |
| چه انمار ازوی خرازی ازو          | اسد و الاسود و الاسادی ازو    |
| فم و سلبت ازوی لخی هم ازو        | چه الباب ازوی بپی هم ازو      |
| بذل ازوی و فیض نازل ازو          | ازو میح و البذل و باذل ازو    |
| نه مثل و عدیل و نه کف و نظیر     | نه ادراندید و ندو تدیر        |
| زیر کانتش اطفای نار سقر          | امان ذکرش از هر وبال و خطر    |
| ثیم و الخصایل و جایه ازو         | شایل بنایه نزایه ازو          |
| چه عصب چه جرم و جسم و جسم        | توانای و مره زرد و کلوم       |
| چه نور و چه نار و چه نوش و چه نش | چه جبر و کسر و چه مریم چه ریش |



|                                |                                |
|--------------------------------|--------------------------------|
| از و گاو شش عشر و دوشد شتر     | از و پس ندارند تام دگر         |
| عجل و تبلیع از و و التباع      | چه خدعان چه مسان از و الیلع    |
| ربیع از و ی و سرور بعان از و   | چه پیل و چه نفرو چه ثعبان از و |
| چه اسد اس و الاسد صنفش         | رباعی و صانع همه قدرش          |
| چه ابن النحاس و چه ابن الیلک   | چه صعب و مطیع و چه رام و میون  |
| حقن و الحقایق و نزل و البنزال  | چه بعد و نهس اشتران استال      |
| چه مخلف چه غم و چه شاب و شاب   | چه سبب آمده العرو و کتاب       |
| صمم و البکم و العرج قدرش       | بله و العمی و الاشی حکمتش      |
| چه اکتاف از و ی چه امعا از و   | لواحق از و سرا نیا از و        |
| چه مزین و چه عارض از و و الحنا | چه داخل چه دیمی از و و الصبا   |
| چه مطرو چه مدرار از حکمتش      | چه حب الحزن از سر حکمتش        |
| ضمایر شد از و ی مرایای حق      | از و مادحان را نگارین ورق      |
| عطیات و افضاله یقنته           | بابل الراست من الرحمة          |
| سغب از و ی و عطش و جمع دعو     | چه فوق و چه وسط و چه تحت الشری |
| چه طا و چه ساغب چه عریان از و  | چه طالع چه سفیان چه طیان از و  |
| بتا و بیب هر جا بر سخت گیر     | ذائق از و ی و ثقل و سخن حصیر   |
| چه اسخان از و سرار او و السخن  | چه خفقان چه خلجان چه طلق درون  |

|                                 |                              |
|---------------------------------|------------------------------|
| چہ شرفا چہ حنفا چہ نجبا ازو     | چہ صلیحا چہ بلغا چہ نصحا ازو |
| ہمان عبقری عارضان خوش نا        | ہمان سیم سافان بیضا لقا      |
| سہمان و غراب صف درازو           | تہمتن جوانان فلک فرازو       |
| چہ قمر ارخان و قمر طلعتان       | چہ خورشید قدران فلک فعتان    |
| چہ طنسز و چہ نازو چہ غنج و دلال | چہ سیمین تھان و لواہین جمال  |
| چہ بلغ و چہ بستان چہ نمائے کل   | نشد وصف اہمی ز اسمای کل      |
| چوبی نام نامش چہ گفتن تران      | نزد استنش و شفقن تران        |
| چہ نام و چہ وصفش کہ گویند باز   | چہ نقش و نشانش کہ جویند باز  |
| سبق زد باہل حق از نشایمین       | پذیرائی فرمان شان خالقین     |
| ازد فوز مستران باکمال           | ہمہ منکران زد نکوہیدہ حال    |
| نہ اور امکان و نہ اور نشان      | باہل سداد از فجایح امان      |
| وضب و الجری مندخ زد ہمہ         | الم و العنا مرتفع زد ہمہ     |
| ازو واضبا ز رحمت دوا            | تتق و ایما از دی اندر بلا    |
| ہمہ مانیان الالی الکمال         | گرفتار ہر گونہ رنج و وبال    |
| فرع و الوہل و الحذر جملہ زدو    | قلق و السدر و الحذر جملہ زدو |
| ازو مانیان راہجی و الہوان       | ہمہ آفرین خاص متہوران        |
| چہ کاہن چہ خائین چہ طاعن ہمہ    | ازو مضحک فی الشہور و حمہ     |

|                               |                               |
|-------------------------------|-------------------------------|
| از و منفرت جمله عصات را       | از و مملکت جمله ولات را       |
| چه سحر و چه جاد و همه دفع زو  | چه دعوت چه رجعت همه دفع زو    |
| از و خانیان عانیان سارقان     | بچاه بلا منہمک جادوان         |
| بود علم شمش قسم در پاستان     | چه کنیت چه اسم و لقب بازوان   |
| خطاب و لغت اصطلاح آمده        | همه کاروان در صلاح آمده       |
| یکی کاف بیکن چه اصناف درست    | چه اقسام و ریاد در کز و ست    |
| بیانیہ و علیہ و وصفیہ         | نقاجیہ و شرطیہ و بلیکیہ       |
| مثالیہ و نیز تصغیریہ          | کدامیہ تنقیہ و تنظیمیہ        |
| چو شد کاف رایازده اسم و نام   | کنون یای را شرح باید تمام     |
| کدامی خطابیہ منسوبیہ          | چه مشکلیہ و چه منظومیہ        |
| چه و صدائیہ نیز تنکیریہ       | چه از قسم مصدر چه تحقیریہ     |
| چه فاعل عظمت چه نفس الکلام    | بود عشر و دو بیای را جمله نام |
| سبب علم است تا از سر علیہ     | چه غائیہ تاکیدیہ علیہ         |
| چه تا با الف آمد اندر نگار    | کنون تمای فوقانیہ بر شمار     |
| چه تانیث و نسبت چه مصدر از ان | عظمت چه تصغیر زو شد نشان      |
| ششم واحد و از جمیع ہفتین      | کمال سخن در صفت ہشتین         |
| بود چار علت یکی مادیہ         | چه فعلیہ صوریہ و غائیہ        |

|                              |                               |
|------------------------------|-------------------------------|
| چهار است خدای اہل صفا        | چہ خوف در جاد چہ ذکر و رضا    |
| فضائل ز انسان بود خود چہار   | سخا عدل و عفت شجاعت شمار      |
| ر ز ایل مضاعف چہ پیش و کی    | کہ اوسط بود در خور آدمی       |
| اضافت منی لامیہ و صفیہ       | بیانیہ منسوبیہ ذمیہ           |
| بود خاص شاہان گیتی کشای      | چہ صدق و چہ عدل و جہاد سخا    |
| چو عشق آیدت از ہمہ بگذری     | چہ فرمانردای چہ فرمان بری     |
| بود عشق بر تر ز عقل و ز جان  | چو عاشق شدی بخیر حق بر مخوان  |
| ہمہ کار عشاق ذکر خداست       | بہر دم بہر لمحہ کفر خداست     |
| نہ آنجاست حرف و نہ آنجاست خط | نہ آنجاست طرد و نہ آنجاست منت |
| بجز ذکر و صفتش دگر جہاہ هیچ  | بجز شوق و عشقش ہمتا بہ هیچ    |
| نصاریہ از وی خوارق ازو       | کرامات از وی شوارق ازو        |
| ہو الکافل الذاکرون بالنجات   | ہو الحافظ الواصفون من مات     |
| از و قدرت و اقتدار ہمہ       | از و قدرو وقار ہمہ            |
| خداوند پروردگار ہمہ          | گنہ بخش و آمرزگار ہمہ         |
| خطا پوش و دانای راز ہمہ      | نوازندہ کار ساز ہمہ           |
| ہمہ محدثان را از و تزکیہ     | عیونان از و یافتہ تصفیہ       |
| ہو العاشق العاشقون بالیقین   | بایشان ز رحمت سپار و نگین     |



|                              |                                |
|------------------------------|--------------------------------|
| عطپوش و پوزش پذیر همه        | غوامض شناس ضمیر همه            |
| هو الو اصف الو اصفون الذکور  | دل ذاکران زو فروزنده نور       |
| معاصی و آثام را صغ زو        | گل و عنبر و مشک را نفخ زو      |
| ازو غیث و الثلج و الثنا دارو | ازو تشنه ذلب و فساد زو         |
| زجاج و سنا نهاد ایاف زو      | جوانب مکانها و اطراف زو        |
| قتائب نوادر بهر دورا زو      | چه ارزق چه بغدادی و جورا زو    |
| زکا و زکارت ازو جمله را      | ضیاء و اضات ازو جمله را        |
| چه اقفاء الاقبیه و القضا     | چه خند و چه غیغیب غطرم و نفی   |
| جم و جمعه ازوی و جام ازو     | چه طوس و چه یزد ازوی و جام ازو |
| حکایت یکی گفته از اهل هند    | که در جمله ملت بود دل دپسند    |
| یکی روز نفس آمد و چیره شد    | که هوش و هراس و خرد طیر شد     |
| زخشم و ز شهوت کشیده سپاه     | بر آورده را بیت زماهی براه     |
| همان بهیم گوپال و ارجن کمان  | سرگاد کرده ز چالش کران         |
| همه کوه تمثال و همان شکوه    | که از جنبش شان زمین شد سته     |
| جناحت ز حرص و هوا و هوس      | که گیتی از ان یافت ضیق لنفس    |
| همه ژاله تیر ز ابر کمان      | خروشان ترا زور عدو شیر بیان    |
| ز چالش گریهای اقبال مست      | سرایهی دگا و صده جاشکست        |

|                               |                              |
|-------------------------------|------------------------------|
| ز آتش که قار در پا بر زده     | ز ربا قواره قواره شده        |
| ز نوک سنا نهی الوند ریز       | فروماند لنگانه گردون تیز     |
| ز توپ وز سخن هزاران هزاره     | ز بان و تفک خود که آرد شمار  |
| ز گرز و ز جاج و رماح و سیوف   | خورد ماه شد در کسوف و خسوف   |
| ز اسپان غرنده چون زه شیر      | ز زمین بر شد و آسمان گشت زیر |
| ز سیف و ز صمصام عصب حاسم      | همی یافت برق از مطر ظلام     |
| ز تیر و تبر عالمی خون جگر     | ز پیچ و هیات تیر گشته بصر    |
| ز طال و ز کرنا و کوس و نفیر   | رخ رستان جهان شد ز ریر       |
| چه عفریت مست و دیو سپید       | بلرزه در افتاد چون شاخ بید   |
| ز ناقوس و از رنگ و ز نگوله با | خزیدند غولان پیغوله با       |
| ز الماس سیفان و آهن راع       | ز کوه و ز بامون رمیده سیاع   |
| بد انگونه از مقرعه شد طراق    | که گشتی بر افتاد فیروزه طاق  |
| ز فیلان چون کوه بسته حصار     | بر آورد و اسپان ز گیتی دار   |
| نگرگی که بارید از بید و برگ   | منقب نموده چه پییه و ترک     |
| ز آئینه فیل شور و شغب         | ز رنگ شتر عالمی در تعجب      |
| و بل در غرویش آمده رعد دار    | شده سامعه از جلاجل و نگار    |
| ز باد و هرگز یلان سر زده      | دم ماده شیران بهم بر زده     |

|                             |                              |
|-----------------------------|------------------------------|
| ز جوشن ز ترگ و ز برگستوان   | تو گفتی که شد کوه آهن دوان   |
| ز بلبش بمین و ز غفلت بسیار  | خروشنده چون سیلی از کوهسار   |
| قلیلی نشان بخشد از اکثری    | دلیل است خرد خفته بر بندری   |
| بفرقتش ز کبر و تکبر کلاه    | که از و یدنش تیره میشد کلاه  |
| ز حقد و ز کین جوشنی در برش  | بسر بر زبون و هوای مغفرش     |
| سلاحش ز بهری و خرچی         | عماری فیلش بدار بدرکی        |
| ز خارا شگافان روئین تنان    | گره بست در دل گردنان         |
| پس آهنگ را در شان فعال      | بر آراست دژ خیم برگشته فال   |
| ز جور و جفا قلبی آراسته     | ز هر گوشه صد فتنه بر خاسته   |
| علاوق سزا دل دلا و ان نقیب  | قبایل رخ بر اول حیانت حریب   |
| سپیدش بد حسب و نیای دون     | طبیعت شدش موبد و اژگون       |
| بتاراج ملک دل آمد دلیر      | چنان بر چکار رسد تند ظمیر    |
| چو زین دهستان یافت روح گنج  | پریشان شد از آفت ناگهی       |
| بر مرشد کامل آمد دوان       | که دل شد گرفتار آهرستان      |
| ز بهر خلاصش کنون چاره پیت   | به بیچارگی چاره گریز تو کیست |
| دلش داوست گو که دل سخت تابش | بیاد خدا کوشش یک لحنت پاش    |
| ز مهر و وفا تیغ در دست گیر  | ز عدل و سخا تیر در شست گیر   |

|                               |                             |
|-------------------------------|-----------------------------|
| ز عفت سپروز چیا درع ساز       | ز صدق و صفارایتی بر فراز    |
| ز عقل و شجاعت بپا از سپا      | بصبر و قناعت بسر نه کلاه    |
| همه رخت آهر منازا بسوز        | ز عجز و نیاز آتشی بر فرسوز  |
| بریزا هر من را فواد سپرز      | ز بیداری دل بر انداز گرز    |
| که سر بر نه پیچد از ان نه ورق | کمندی بدست آور از عشق حق    |
| در آتش فلک نعل دیوان بهل      | ز تسلیم افراز ریات غول      |
| بپا از کن بر تعنار را         | کش از حق پرستی بر لغار را   |
| بدل دشمنان را تزلزل فلک       | ز اعمال نیکو پس آهنگ کن     |
| رخ زرد او همچو خورشید تافت    | ز شگور چو روح آچنان دل بیتا |
| که شد دشمنان را از ان خونجگر  | بیار است صفا بفتح و ظفر     |
| مخالف شد از همیش بیقرار       | در آمد بتاورد که مرد وار    |
| بیک حله سردر کشیدش به بند     | بگردن در انداخت او را کند   |
| سپه راهمه روز برگشته شد       | سمند چو زینگونه بگرفته شد   |
| بفرق و رخ خاک پسیران شدند     | همه هم گروه گر یزان شدند    |
| سر خود ز هفت آسمان بر کشید    | بتا شد شگور چو روح ان بدید  |
| بگوهر بر آراست دیهیم دل       | ز دیوان هتی یافت اقلیم دل   |
| به نزدیک خود جایگاه خشن       | چو دل آچنان دید بنواختن     |



|                                |                             |
|--------------------------------|-----------------------------|
| سپروش همه ملک موال خویش        | که یاد آمدش زاری حال خویش   |
| چرخ شد روح مختار بین تا چه کرد | زدیوان گیتی بر آورد گرد     |
| نخستین بختم و غضب بنگرید       | مکانش به مهر و ترحم سزید    |
| دگر بار بر شهرتش شد نگاه       | سپروش بعلم و ادب جایگاه     |
| بجای رزائل فضایل نشاند         | چو آمد حامد و مایم مناند    |
| قناعت نشانی بر جای آرد         | که مرد از قناعت شود بی نیاز |
| زیبکیتی آمد بدل بغض و کین      | بود صفت دل مرد را با یقین   |
| کجا بود بی صبری و اضطراب       | نشانند اندران جانگه اصطبار  |
| مکان مزبذب به تسلیم داد        | کجا بود خلجان رضارا نهاد    |
| بجای تکبر نیاز آوردید          | که خود خاک را خاکساری سزید  |
| معاصی بدل ساخت از اتقا         | مراي نگون شد ز صدق و صفا    |
| بجای علالت شد آزادگی           | چه آزادگی عالم آبادگی       |
| مکانی که از حسب دنیای دون      | پریشان و ویران بد و واژگون  |
| بعشق حقت جمله آباد کرد         | همه تمت و ملک زان شاد کرد   |
| با قلیم ضمت سخارا نشاند        | غبار دلا دل به تسکین نشاند  |
| خیالات باطل بدل شد بحق         | نور دیده شدن فلک را درق     |
| مکان ستم منزل عدل ساخت         | به هفت آسمان پنج نوبت نواخت |

|                                |                               |
|--------------------------------|-------------------------------|
| بجفت بدل ساخت حدیث خیر         | جوان مرد را عفت آمد هنر       |
| شجاعت بیانش بجای هیوع          | کجا کذب شد راستی را شیوع      |
| بخدمت گرمی شد بدل کابلی        | بود کاغذی مایه جاہلی          |
| چون نفس آنچنان دید احوال را    | ندامت کشید و شاکشت نما        |
| از آن پس همه راه نیکو گرفت     | که دید آنچه پنداشتی پیشگفت    |
| شود آخر از نیکوی نفس روح       | که شد نیکوی مایه حد فتوح      |
| چونیکو بود نفس رجوش شمار       | که مرد از نیکوی شود رستگار    |
| چون نفس از نیکوی بود بهره ور   | شود خشم و شهوت مراد را هنر    |
| بود شهوتش جاذب کار نیک         | که آخر زینگی رسد بار نیک      |
| غضب با شایش دفع کار بد         | که بد کار را شد همه بار بد    |
| زهی نفس کو روح گردد تمام       | خبی روح کو حق را شد غلام      |
| بیاعل شو خاک بی پاک باش        | چون خاک است آخر کنون خاک باش  |
| زهی سنگور و سنگاور و داه داه   | که بر حق نماید ازین گونه داه  |
| زهی هر که بخشنده شد بر همه     | چو خیر بشید رختنده شد بر همه  |
| زهی هر که خدمت کند جمله را     | که هر بدل بود جلوه گاه خدا    |
| یکی از قه بنده و مسلمان دگر    | خدا بین که شد هر دورا چاره گر |
| ازین هر دو کس هر که حق را گزید | همه قدر و عزت مراد را عزیز    |



|                                |                                |
|--------------------------------|--------------------------------|
| ازو طلع و المحنط والاثل ازو    | چه اصل و چه فرع از وی وصل ازو  |
| حسن اغرم و اشع و ایم ازو       | چه بگرد چه دریا چه رود و چه جو |
| چه قلق و چه قلق و قلق بر سه زو | سفیده سحر که شفق هر سه زو      |
| چه انجم چه شهبان ازو و الشهب   | چه کعب از وی و جبل زو و الרכب  |
| چه قاق و همین بر دورا صنعتش    | بطین و برین بر دورا حکمتش      |
| چه سخت و چه نطس و چه منجات زو  | چه فطیس و سخت چه منقات زو      |
| چه عصبات از وی چه عدقات زو     | رهوط از وی و جمله مات زو       |
| چه غایبک از وی چه تیک غلاة     | چه فاس و حصین و چه مرگ و حیات  |
| زلفوظ اهل خفایق شتو            | که جانها چو پیدا شد از حکیم او |
| همه صفت کشیده پیا آمدند        | بر حضرت کبریا آمدند            |
| درین جلوه گر گشت دنیای دن      | همه آمدند از هوایش نگون        |
| مگر سهم و هم بجای باز ماند     | ازان جمله نه سهم را حق براند   |
| و گریه بار فردوس جلوه نمود     | دل جمله نغمای جنت ریود         |
| مگر قسط عاشقانی افشرد سخت      | نه افساد را گشت جان تحت سخت    |
| سوغم بار دوزخ نمود ارشد        | دل جمله ترسند از تار شد        |
| ازان جمله هم و همی قسم ماند    | که جز عشق حق حرف دیگر نخواند   |
| چو عشق آمد از ترس امید دور     | چه خوف و رجا و چه اندوه و سور  |



|                               |                                  |
|-------------------------------|----------------------------------|
| نداند عشاق حق غیر ذکر         | چه رنج و چه راحت چه عقل و چه فکر |
| بجز ذکر حق نیست مقصودشان      | ز یکجرف هبتم تا در هم بودشان     |
| چه غده زکی دالز کایا از د     | قصص و الرموز و حکایا از د        |
| تجی حجر دالهاب زد و الهی      | ترنج از وی و سبب نار و هی        |
| چه عزم خرام و خرام و خرم کشت  | حضبت الخطب هر دو از صفتش         |
| سلاح و قناذ ز خار آفرید       | زار از کرم هر دو از آفرید        |
| چه ریوه چه ربور ماده از د     | بجول دور ماد و د غاده از د       |
| چه قرق و طحان از وی و طح از د | مروق از وی و عرب و اصلح از د     |
| ار ز از وی از وی و الار ز د   | چه مرق و طحان و قلو و چه پور     |
| اباضیب و ابضاب البضیب         | سیر و الحضالات را مذب زد         |
| حردنی که جارست هفتده بود      | نشتند فصحا ز روی خرد             |
| ند و مند جهتی الی با و تا     | ظلا کاف و لام دمن و عن عدا       |
| نی در رب و ماشاء و اد علی     | مکر بود رب و ربما                |
| رباط استوره و الاسادر از د    | خلاخل ربوط و محاقرا از د         |
| شواط از وی دایح و لیسند       | لهوب از وی الهاب الذیب           |
| رما د از وی و صذره و الصمزد   | از د وی و اختر و نجم از د        |
| عجین و محاله و فسق و ادام     | چه قند و چه شکر چه یغما تمام     |

|                               |                             |
|-------------------------------|-----------------------------|
| مویز از دی و من زو والصرات    | ز فضلش همه عاصیان را نجات   |
| ز کو از وی قلمه و کرته زو     | نصف دجار از وی و صلیبه زو   |
| احاح و قنواح و عذب زو         | با کو دکان زمین بذب زو      |
| اصف از وی دوح زو والترب       | بهم موسی زو شمار و قنطیت    |
| ازو محض و الکرهزه و المبيض    | فلک را بلندی زمین را حنیض   |
| قدید از وی دثوب زمین ازو      | عباز و قهای نگارین ازو      |
| قصبید از وی دریر و السرزو     | چه اثمار از وی چه از بار زو |
| لبن از وی ولبن و اللبن زو     | لبن زو و الهمان و اللبن زو  |
| زدا کرعان و الاکارع ازو       | چه مرد سیم و اکارع ازو      |
| کردع و کراع و مراقع ازو       | چه انجم چه شهبان بساطع ازو  |
| ازو خل و الحانیه و الشحمید    | ابا های شیرین عذابا لذیذ    |
| چه عجمت و چه عجمه چه هز دل زو | صیح الهمان زو و معلول زو    |
| عجاف از وی دماع و الاهدان     | عطاس و هزال و حرام و جبان   |
| هولع و هیوعت چه اسهال زو      | ازو امتلا جذب و الحال زو    |
| هبوع از وی و زهره شیر زو      | بدن از وی دجائع و سمیرازو   |
| خدام و ثفر و اللجام و عنان    | چه سرج و رکاب چه ریح و سنان |
| حکایت همگشته در روم و رنگ     | که در اجتماع خلایق بکنگ     |

|                              |                              |
|------------------------------|------------------------------|
| یکی مرد را از سخاوت علم      | بخوابندگان فاد گنج و درم     |
| ز فیل و شیر آنچه نتوان شمرد  | ز اسپان و گاو و بی بخش کرد   |
| بی اقمشه داد و زرین لباس     | ز هر جنس کان نامزد رقیاس     |
| جواهر نه چند آنکه آن راه دیر | تواند حصا کردن اندر ضمیر     |
| ہتی ساخت مخزن ز سیم و زر     | چہ انبار اطلس چہ گنج و گہر   |
| درین درمیان بود مردانہ       | ز دولت ہمہ سال بیگانہ        |
| زوی گاہ و فوٹش فرا آمدی      | چو از سجدہ اش حد نوا آمدی    |
| دران روز از زار خود بخش کرد  | کہ چیزی نبودش ز سرخ و زرد    |
| ظائق چو ز انجا پراگندہ شد    | برو سایہ ابر افگندہ شد       |
| گمان بر خلقی بران مرد داد    | کہ از فضل حق سایہ بروی افتاد |
| جوان مرد بگذشت ز انجا پگاہ   | بدان سایہ را خود ہماں پانگاہ |
| و گر جملہ جمعی گزشتند باز    | مگر ماند بیچارہ بی برگ و ساز |
| بجا ماند سایہ بفرقش زابر     | کہ آمد ز برگ و ساز بیش صبر   |
| ہمہ بید خوانان بجا آمدند     | ابر را می فرمان روا آمدند    |
| بگفتند شہ گر چہ بسیار داد    | سخی آن کے شد کہ در کار داد   |
| نبودش جز او زار و در ملک بیچ | چو داد ان نماندن بجز تاب بیچ |
| سختیش بدر گاہ حق شد قبول     | سخی خود ندارد و فروغ و اصول  |

سخاوت اگر موریک دانه کرد  
 چو وصف سخی تا با بنجار سید  
 که جواد نشد از سخی برترین  
 که گریه هیچ موجود نبود و را  
 توکل کند بر خداوند سخت  
 و بیکن بشر طبع که بهر خدا  
 چنین بود را حق پستند و فضل  
 همه قرض جواد گردد و ادا  
 بدینا عقبی ست ز نیگونه مرد  
 موجد کسی کش بحق انکاست  
 بقا آن کسی را که با حق بود  
 چه شاهی که رو باشدش در فنا  
 هو القادر صانع کائنات  
 نه او را فنا و نه او را زوال  
 زعیف از غف غف و غفان ازو  
 جداوی جدی اجدی از قدرتش  
 چه دو به ازو و العنق و العناق

به از آنکه صدر گنج ویرانه کرد  
 ز جواد باید سخن گسترید  
 کند وصف او خود جهان آفرین  
 کشد قرض بخشد تخلق خدا  
 ز عسرت دلش گر بود سخت سخت  
 نه از بهر تا موس و نام ادرا  
 کند بروی الطاف آخر بدل  
 دگر بیشتر بخشد او را خدا  
 خدائش نگهبان شد از هر فرد  
 بجز حق همه چیز زود در فناست  
 شهنشاهی دایم او را سزود  
 شد آن شد که با حق بود دایما  
 از و قسمت و روزی ممکنات  
 کند ایمتش حق ز رنج و نکال  
 غذا های شیرین و البان ازو  
 چه جدی بتانا العنق صنعتش  
 با صواب ضمنت ز مهرش عناق



|                                 |                                 |
|---------------------------------|---------------------------------|
| اتقاطع واقطاع والاطعان          | که جمع الجمع شد اتقاطع از ان    |
| چه صان و چه صانین چه صانه زد    | چه عصر و چه دهره و زمانه از د   |
| نور از وی و انس و قره از د      | چه کرکس چه کرکس از د و صفره زد  |
| چه واقع چه طائر از د هر د و نشر | چه ماه و چه خورشید و هر د و نشر |
| از د بزل انوار جو د و کرم       | بهر منظم و دوح و المده هم       |
| چه نصر و چه نصر چه انصار زد     | چه بیع و شرا و چه بازار زد      |
| فضا و سواد و جومات زد           | بازل محاسن مشوبات زد            |
| بدن از وی و باسلان هم از د      | شجاعان از د و عدلان از د        |
| چه طیران چه طروت چه طیر زد      | همه نیکی و بد را خیر از د       |
| چه ذهن و چه دهنی و ابی الزنا    | چه روز و شب و الزوال اضحی       |
| چه غمزد چه غمزد غمزه زد         | چه پرد و بلال و قمر هر سه زد    |
| چه نجم و نجوم از وی و نجمه زد   | چه ابر و چه باران از د و حله زد |
| چه نجم الثناء، نجمه الصیف زد    | شهاب و سی ریخ و السیف زد        |
| چه تمقا چه تقبان تفتی و نفتا    | چه لفتی و چه مصنون قرار قرا     |
| چه قال و مقال و چه مقوال زد     | نیکی سگالان بگو فال از د        |
| چه شهید و چه شکر چه سرکه از د   | گلاب از وی و قند صغره از د      |
| چه لاغ و لدغ از وی و لادغون     | چه ریج و ریاع از وی و رایجون    |

|                               |                                |
|-------------------------------|--------------------------------|
| بلاغ و بلوغ و بلاغت ازو       | خلل با بابل فضاحت ازو          |
| ازو قندری و الشراط دشواه      | چره و الجباری سقیب و سیاه      |
| ازو وحدت اسلمه و النظار       | فلک و ایر و ارض زو برقرار      |
| چه خلپ و خلا به چه مخلب زو    | عقابین فولاد مجلسب ازو         |
| وشل و عذق سلسل و شمل زو       | علل عجم و غیل و الضحل زو       |
| نجی و رسیل و همه نام او       | چه جن و چه انس ملک ام او       |
| نذی و نجیل ازوی اندر یوار     | بابل جیا فضل او سازگار         |
| یکی حرف فرمودست گوریکی        | یکی دیکی و یکی ہی شکی          |
| یکی خوان بهر ملت و دین که باش | یکی دان بهر لیس و آئین که باش  |
| هجوم و تهاجج ز اسرار او       | چه سهر و سهار و سهرکار او      |
| همم و العطاریت را قدر زو      | بار باب رع و صفا صدر زو        |
| چه غیم و چه اغیام زو و التیغم | چه غین و غومت نعم و انعمیم     |
| و و معبر و عین و مکتور زو     | غنا هر دو ممد و دو مقصور زو    |
| چه حد و چه حد و چه کظ و کظا   | چه پیدا چه پنهان چه کشف و غطا  |
| سر را زوی و اسره زو و الحیام  | چه آئینه و روی چه تیغ و چه جام |
| معری و رعیان ازو و الرعا      | چه رعی و چه مرعی رعی و الکلا   |
| کلول و کلال و کلاله ازو       | چه قوس و قزح زو چه مال ازو     |

|                                  |                               |
|----------------------------------|-------------------------------|
| زهر گونه نغم و عطس دفع زو        | زهر نخو سوز و طیش رفع زو      |
| چه قطن و قطن و قطن هر سه زو      | چه قاطن چه قطنه قطن هر سه زو  |
| چه صاف چه صائف چه صوازو          | چه صوف چه صیوف الا صوازو      |
| چه کینان چه کوزه چه اکواز زو     | چه بهری چه طغرل چه شهباز زو   |
| قصاع و قصع از وی و اکتیاز        | چه نخ و دلال نگاران چه ناز    |
| چه لغت و لغت نقل بقول            | رباع و مضاع خروج و دخول       |
| کداس از وی و نیز کداس زو         | بعیران شیران و افراس زو       |
| چه ریع و چه رایع چه کدس کدس      | چه خرّم چه خرّم چه عذب چه فرس |
| چه عزم و چه عزم چه معب و ذوب     | چه الف چه الفه الف و الصواب   |
| هیوط از وی و انهاک و شرف         | چه برم و چه لغز چه قال و الف  |
| چه سین و چه سن از وی و سن ازو    | چه منت چه من از وی و من ازو   |
| چه جلد و چه جلد و جلد هر سه زو   | چه قتم و رماد و رماد هر سه زو |
| چه اخط و خط و چه اخطار اند       | نصیبات و اجداد اعداد زو       |
| چه عد و عدا و ت چه عدوان ازو     | چه اعدای اعدی و عدوان ازو     |
| چه لبس و چه لباس و چه لیس و لبوس | چه راقم طبع و حردن و شمس      |
| چه قط و صبون و ستوره ازو         | ستور از وی و چه ستوره ازو     |
| چه بر چه مره و دالهر             | چه طلح و چه حط و کسار و شمر   |

|                                |                                |
|--------------------------------|--------------------------------|
| چه مغلوب از وی چه غالب از      | حناطل کلیب و اکالیب زو         |
| چه فرخ چه فرسنگ زویل زو        | چه دزو چه دره از و نیل زو      |
| رمل و نمل رمل و کلب هر سه زو   | چه اکلب چه کلب و کلب هر سه     |
| چه ملک چه ملک از وی منقبت      | چه سید و دت و سودت و ملک       |
| چه آیندگان و چه اسلاف زو       | چه اخواف از وی چه اخواف و      |
| تباه و خنک هر دو از قدرتش      | چه خیک و چنک هر دو از قدرتش    |
| چه انسی چه وحشت چه انسانیت     | چه انسی چه انسانه و انسانیت    |
| بابل الی بابت فرح بار زو       | ذوی الارشاد ایما خوار زو       |
| چه موق و چه مان و چه نج و نمط  | چه نیست و چه بالا چه وسط و وسط |
| چه مام و چه باب از وی و غیر زو | چه صبح و چه اصبح از و شیر زو   |
| از و خواری و ذل و نهیاں تبه    | بار باب اصحاب افرا و تبه       |
| چه قل و چه فتح و غن و غنی      | چه دم و الدما و الدمی و الدی   |
| چه بیت العاد و چه بیت الحزن    | چه دار السلام و چه دارالحدن    |
| چه کیوان چه بهرام زو ز مهره زو | چه بدغ و لدغ از وی و مهره زو   |
| چه اشرف از وی ار اذل ازو       | امال الدول و الارامل ازو       |
| بخائب چه خوش و النجایب چه خوش  | بعرت مکر و غرایب چه خوش        |
| چه قسط و سناد الا ولی ا جته    | از و سیم و اشتوی و اشتیه       |



|                               |                                |
|-------------------------------|--------------------------------|
| چه نکل و نکل و الحکم هر سه زد | چه خصم و چه خصم و خصم هر سه زد |
| رخ اهل طاعت ز فضلش سی         | الی و نلی هر دو از وی جری      |
| خدا ما بار باب شرت ازو        | چه حدث و چه کطت چه حدث ازو     |
| ز برکات نامش بذل یا الهی      | چه غی و غوایت چه غا و غوی      |
| مازیب مثل و ما زیب زد         | مضاریب از وی مزاریب و          |
| شخو ز و شجر سحر و المزرعه     | چه نذ از وی و انداز الا ندیه   |
| چه قیصر چه خاقان چه فغفور زد  | ندی هر دو محدود و مقصور زد     |
| چه زی و زی و سر هر سه زد      | چه صبر و چه صبر و صبر هر سه زد |
| بابل کرم زد چه کسوت مکر       | چه کسوت کس از وی هر سه زد      |
| سکور از وی و حرف و الصوت زد   | بابل غنا سکر الموت زد          |
| نجات و خلاص از وی دنته زد     | سغوب از وی و سغب و السغب زد    |
| حذر و التلق هر دو مسرور زد    | چه فرع و چه هیب و جل دور ازو   |
| چه کان و چه دریا ز جودش فجل   | چه ارض و سما ز فرع و الوجل     |
| گزارنده زو حذر را ورق         | سفن بسته زو ماهیان را ورق      |
| ز قرش چه طبر و چه بر پر حذر   | ز کهنش چه انسی چه جان درسد     |
| سدر زو میقان افلاک را         | حذر از وی اعضای ناپاک را       |
| خلع و کرم از وی امجاد را      | ازو سخن از باب الحاد را        |

|                                      |                                   |
|--------------------------------------|-----------------------------------|
| حضرد اسلم و وسعین جمله زد            | چه خدلان فرح و الحزن جمله زد      |
| وضب و الالم و الجوی دفع زد           | زهر گونه سقم و بلارفع زد          |
| فرح ازوی اصحاب انصافا                | هران زوار اجیت و اجلات زد         |
| سفن و الحضر هر روز اسرار زد          | بفرصین همه خزن از کار زد          |
| سمیع و اسمع و سماحت ازو              | کمال د بلاغ و بلاغت ازو           |
| چه فحش و چه و باجه و چه فرع و چه قند | چه قوم و چه ترم و چه جان و چه جسد |
| چه قتا چه سبق و جذر هر سه زد         | خرو زو خرازه سفر و الحضر          |
| چه صمصف چه قاع و چه شاه جذر          | چه نخلع و سمع و بصر هر سه زد      |
| اثاث و قناع ازوی و متعه زد           | چه خسرو خسارت ازو نفع زد          |
| چه کبر و صغر و الصغر و الصغائر       | چه غرور و بزرگ و چه ذل و وقار     |
| ازو صاعودن و الدلیلان ازو            | ازو خرد سالان کبیران ازو          |
| حمیان و ارکان قریبان ازو             | محبان خلیلان حبیبان ازو           |
| چه ابنای ازوی عشایر ازو              | ازو راعله و الذخائر ازو           |
| حبور و بحاریر و احبار زد             | اقابین حبیب و جل تار ازو          |
| ذنب و الذنبی و اذتاب زد              | بوامانندگان شتخ ابواب زد          |
| کرم زد و باهل حبیب و خضر             | بناشتر گمینان سراپا خطر           |
| باهل انصح و النصاح و بکا             | بجی اندوی اندر سکام و غنا         |

|                                   |                                   |
|-----------------------------------|-----------------------------------|
| همه عزت از وی رضا جوی را          | هزاران فرح مرد خوشنوی را          |
| بنیذ التمر را عذوبت از وی         | چه درکات از وی مشوبت از وی        |
| چه صحت چه صحتان از وی و الفحاح    | مطر از وی و برق از وی و السحاب    |
| چه غیض و فراغش از وی و ابکه از وی | چه عایه از وی و ابکه از وی        |
| عمول از وی و عز از وی و عز از وی  | چه ماه و چه سال از وی و قرن از وی |
| چه جل الرجل و الرجل و النعال      | چه جمال و اجل از وی و الجمال      |
| چه سکر و چه سکر و سکر هر سکر      | چه شهید و چه شمشیر و شکر هر سکر   |
| اداکل از وی و الروداق از وی       | مراع از وی و المزراع از وی        |
| چه فرق و چه فرقان چه فرق و چه فرق | چه خد و چه عارض سببا چه فرق       |
| اقاوم اقاویم و اقوام از وی        | چه افکار از وی چه اقام از وی      |
| فرق و الفرق و المعاشرا از وی      | عوالی معالی و معاشرا از وی        |
| چه شکوی چه شکبه شکوه شکات         | باصحاب تسویل و النهیات            |
| بارباب خرم و خدجیت همه            | همه خدعت از وی فیضیت همه          |
| مطاب و مطابا از وی و مطیه از وی   | شری و الشری از وی و مطیه از وی    |
| ستین از وی و قحط از وی و الغلا    | جرباب از وی و اسلاشین غذا         |
| من الطاقة عرب و الا حربه          | پراز توشه و زاد و الا حله         |
| چه دوی و چه دوی از وی و الوری     | چه بیداد و مسدوی و چه سبوی        |

|                               |                               |
|-------------------------------|-------------------------------|
| چهلوب والاب والابات زد        | چرون وجر اجرات زد             |
| قیانی وقلوان ازو والقلی       | بابل الذکا من فضالتش جلی      |
| بابل العرواجحه والسمار        | همه خواری وذل انجام کار       |
| چه خره چه لوبت چه رانت ازو    | چه معموره ازوی خراست ازو      |
| چه قتمه چه سوته قلات و فلا    | چه مرگ و حیات و قنار بقا      |
| ازو مهتی اسطور و افسانه ها    | ازو گنج مدفون بویرازا         |
| کره ازوی لجن و صولجان         | چه غیسا چه عین ازوی چوران     |
| مجا جن کراه ازوی و مجنات      | چه ملا و خلا ازوی و محنات     |
| تراغین خرایر فریات زد         | همه منکرانرا عویصات زد        |
| چه نصف نصافه نصف النصاف       | چه شط و شطارت چه بدن مصاف     |
| چه خرد چه خرا خرا هر سه زد    | چه شاه حرور و عین هر سه زد    |
| مفا سیدرا نکل و تادیب زد      | چه طوق و چه غل و چه تخریب زد  |
| غمص عمره لغزه زد لا متناع     | ز فضلش بتفرقین حبتناع         |
| چه زری و ضرب و البیمن التمر   | چه کج و حسان و و فود و دفر    |
| چه طرم ازوی و طور ازو و العلم | چه نقد و چه نسیم چه لوح و قلم |
| بنان و العلم و السنان هر سه   | چه کام و دنان و زبان هر سه زد |
| چه عمری که بی یاد او شد مجان  | چه مال بخیلان که نشد رایگان   |



|                                 |                               |
|---------------------------------|-------------------------------|
| شرع از وی و فلک و الجاریه       | ز قهرش بابل لغزش با ویه       |
| چه باد مخالف چه شرطه ازو        | چه موج و چه بگرد چه ورطه ازو  |
| چه لوح و چه لوح و لوح و لوح     | سکاک و سکاک صلاح و فلاح       |
| معارج مسالیم زو و العروج        | قلل القلال اختزان البروج      |
| چشمخ و شمشوخ و شواخ ازو         | چه فلک و چه فلک برانج ازو     |
| حمل از وی و حمل و الحمل و       | تراپ از وی و طین الریل زو     |
| چه وقر از وی و قرزو و الوقار    | سفینه ازو و سفن زو و الدمار   |
| چه فلک و چه فلک و فلک هر سه زو  | چه دیو و چه مروم ملک هر سه زو |
| چه ملکه و چه ملک و ملک هر سه زو | چه عقد از وی و عقد و الملک زو |
| چه ابر زرم و اتفاق و متانت ازو  | بار بایقان اعانت ازو          |
| چه ظهرو چه ظهرت ازو و الظهور    | چه آس و مدر انتشار و نشور     |
| نبیند گوارا و راق ازو           | چه تاک از وی و نخل باسبت ازو  |
| ذلا زواذله ازو و نجله           | ز شان شهر و بازار پر مشطه     |
| چه سکر و چه سکران چه سگری ازو   | سکور و سکر زو و سگری ازو      |
| عبور سفین و سفاین ازو           | مخازن خزاین و فاین ازو        |
| چه بیضا چه یخ از وی و جاریه     | چه شوق و چه عشق از وی جاذبه   |
| چه جسمان چه اشخاص ازو و اشخاص   | چه جسمان شخاصت ازو و اشخاص    |

چه بدن و بدانت چه خودیریه نو      فتن و الفطانت از وسیریه نو  
 چه حوا چه جما از و البدن      چه ظاہر علانیہ زو و البطن  
 بارباب دل و ذلولان ہمہ      ز لطف و نوازش فیضان ہمہ  
 چه مطہورہ از وی چه زابدازو      چه عشق و چه عاشق چه شاہدازو  
 چه و جادو چه وجدان چه واحدازو      چه مسجود از وی چه ساجدازو  
 کرم گستران جلودلشادازو      صفایا لطنان خانہ آبادزو  
 بہ بصفت پڑوان ہمہ نورزو      چه شادان چه فرحان چه مسرورزو  
 بفرخندہ خویان چه افضالزو      بکوسیرتان فرخ اقبالزو  
 چه دنج و دماجت چه دماجتزو      چه تخت و نگین از وی و تاجزو  
 از و بالائی الی التاہل ہمہ      عطل و العطل و تعطل ہمہ  
 نہ از وی قنوط و نہ حران یاس      چه دانستن از وی چه علم چه یاس  
 بشر راستہ آمد اندر کتاب      کہ اہل فرد شد مرد را خطاب  
 یکی عبد بہت دوم عبد طبع      سویم عبد در ہم نہ ترسد ز خج  
 نختین چو بہت گمارد بلند      و ناہیر و در ہم ندارد بہ بند  
 کشر رنج ہم راحت دیگران      نہد گنج در ساحت دیگران  
 بہ پیشش چه ملک چه دلت چه جا      بہ چشمش چه دیہم و تاج و کلاہ  
 دوم خوشن داریتن پرورے      کہ غافل بود از غم دیگرے

|                                 |                                 |
|---------------------------------|---------------------------------|
| پسند و همه نام و ناموس خویش     | نواز و بهفتم فلک کوس خویش       |
| اگر زرب بخشد هم از بهر خویش     | چومه کرد در خشد هم از بهر خویش  |
| سوم بنده زر که ناموس نام        | فروشد بدست ارا حیف عام          |
| ز عیش ز عشرت بودنی خبر          | شب روز میلش بود جمع زر          |
| نخورد و نپوشید کس را نداد       | چنین مرد نامر و سادر چه زاد     |
| چه ماس و چه میش از وی بون و     | چه بوس و چه بانس چه ناقوس زد    |
| چه قیلوله از وی چه غیلوله زد    | چه نوم و فیاله چه فیلوله زد     |
| مخاتیم و زتل و مکایل زد         | چه ریط و رکوز و سراویل زد       |
| جفا پیشگانرا از و هر و غرب      | چه چلد و چه عصب و چه اراق و غرب |
| چه ضربان چه مضرب چه مضارب زد    | چه مضرب ضرب مضارب زد            |
| چه جلد و چه جلد و جلد هر سه زد  | جلود و خلود و خلد هر سه زد      |
| چه مجلد از وی جلادت زد          | بابل عبادت سعادت زد             |
| رز و میک العرف و العرف زد       | بابل الاباح و الصدق زد          |
| باصحاب طغیان غشاده زد           | چه جلد و چه عرب و بهراوه زد     |
| چه حرفه چه میشه از و حرف زد     | چه نجفی چه حشوازوی و حرفه زد    |
| بطاعت پذیران همه نصر زد         | همه راحت در روح و الیه زد       |
| چه رطل و چه رطل در رطل هر سه زد | چه فاد چه چین و چکل هر سه زد    |

چه دامن چه تادان چه میهمان ازو  
 شهبانرا چه فرو چه اقبال ازو  
 صفور چه اطلس شتر بار ازو  
 جواهر من دزد بخروار ازو  
 رطب و القسوی العزازی همه  
 چه سلا چه سمازد و الخیل  
 چه شیب و ثباب ازوی و شیب و  
 خین و ولد ازوی و نیل ازو  
 چه عود و چه صبح و چه قانون ازو  
 چه اریل سفره چه لشکرده ازو  
 چه خاد و خدیو چه محده ازو  
 چه نیایا بنایا ازو  
 ازوپاک هر خوش و نجس و پلید  
 چه قفش و چه نخان چه نخین ازو  
 چه فین و چه اشکات اشکوف ازو  
 فز ازوی و بال و اهب ازو  
 ز قهرش بطاعین و ابل الدما  
 چه صلح چه او باش و حیران ازو  
 چه جاه و چه عظمت چه اجلال ازو  
 چه سیم و چه گوهر یا نبار ازو  
 چه عنبر زوی مشک تا ناز ازو  
 چنچ و چه بارد چه برا زوی همه  
 چه مصباح ازوی چه ریت و قیل  
 چه طور و چه دست ازوی و شب ازو  
 پسر خوانده زه راده و کل ازو  
 شواط و نس رودنار و ن ازو  
 چه بش گفته ازوی چه پزمرده ازو  
 چه خط و سواد و چه املا ازو  
 چه مضوالات مورد قضایا ازو  
 ازوصاف هر گنده و هر پلید  
 اساکفه ازو و التا خین ازو  
 چه رحس و رحس هر دو معروف ازو  
 چه خسریر و اهللبه و اهللب ازو  
 چه رحس و چه خسریر و الالبلا



|                                 |                                 |
|---------------------------------|---------------------------------|
| بطاعت گران از قضایشان           | ذاتات و افعال هر دو جهان        |
| چه شکر و چه شکر و شکر هر نه و   | چه کین و چه فرح و حسر هر سه زد  |
| بیل و شکل و المهایل از و        | الوزا ماروس معامل از و          |
| چه عانات خصیان حصی و الحضا      | چه سره چه لغره فرح زود و و ا    |
| چه رماقه و الشرب زد و الفلس     | چه چاه ز نخدان چه پیش و چه پس   |
| چه شعرو چه شعرو چه شعره از و    | چه استر چه پنجه چه ابره از و    |
| نهیج و الی و قصد و منهج نو      | چه تیبه و چه کیک و چه دراج از و |
| بهر ماتک و بهره مند و از و      | همه ذل و ذلت بهر شهر و کو       |
| چه فرد و فراد و چه فرد و از و   | چه معده چه روده چه گرده از و    |
| هوان زو بار باب زرق و ریا       | چه هون زو با صاحب صدق و صفا     |
| چه مرد و چه مرد و چه رود و از و | چه مرغ و چه بیضه چه ابیض از و   |
| چه قصه قصا و قضع هر سه زد       | دماغ و بصر و اسمع هر سه زد      |
| چه ضرع و چه اضراع از صنعتش      | بار باب ضرع از کرم خلعتش        |
| کسی کا ستکانت شود کار زد        | بود رحمتش و ایما یار او         |
| یابل ضراع و التضرع همه          | از انعام و فیضش تمتع همه        |
| ذوی الابهتال و ضراعت همه        | از دیافته راح و راحت همه        |
| صنام از وی و حسن و زیب جمال     | قسامه بود زو نکو هیبه حال       |

|                                |                                |
|--------------------------------|--------------------------------|
| بابل یقسم و الحلف و الیمین     | چه نفرین زدادار جان آفرین      |
| به پرهیز گاران چه رحمت ازو     | چه دولت چه چاه و چه نعمت ازو   |
| بابل ز غارت ازو و مها          | همه سال با سال اندر عتا        |
| چه حلف و چه محلوف مملوع ازو    | همه علت و رنج عذ فروع ازو      |
| ازو بید و انجیل و الا حلقه     | چه جلقا چه جلقا چه استخلفه     |
| ضیادت همه ذاکران را ازو        | تفضل همه مادیان را ازو         |
| بابل بمنرا از قضایش ذمام       | ازو فلسفه دانا شاد کام         |
| ازو نیکوان غیظ را کاظمین       | بعافین عن الناس ذو آفرین       |
| قرود و قرد و القرد هر سه زو    | چه قردان چه انجات درد هر سه زو |
| نه کس را قنط ازوی و نه قنط     | جهت شش ز نورش هر دو به بباط    |
| نکو بشکر اهل کار نکو           | چه عاطل عطل و المعطل ازو       |
| چه اشراق لمعان چه اشراق زو     | چه سم الحسن و چه تریاق زو      |
| چه بر سر حش و الحشس هر سه زو   | چه فعل و چه قول و کنش هر سه زو |
| چه حدس و چه شعر و چه وقف       | چه علم و وقوف و چه غلخال وقف   |
| غمار مگس علت آور ازو           | غنا و سما و خ پرور ازو         |
| چه علم و چه علم و علم هر سه زو | چه لوح و چه لفظ و قلم هر سه زو |
| ازو دفع غمز و غارست همه        | چه دست و چه پا و اشارت همه     |

|                                |                                |
|--------------------------------|--------------------------------|
| چه کرم و کرم هر دو از لطف او   | چه نغم و نغم هر دو از لطف او   |
| چه شعر و شعور و رویت از او     | چه نصفت چه عدل و سویت از او    |
| چه شعر و چه شعر از وی امصار زو | چه تعمیر و دلت و اقطار زو      |
| فهم و الفهم از وی و فهم زو     | چه فهمه علامه زو و فهم زو      |
| و دچین است کان علت آورد        | چه سردی بگرما و گرمی بسرد      |
| چه قحط السما و چه غم السما     | از داور و اختلال و ملا         |
| دبا از وی اندر جهان از زنا     | که خیزد ز ظلم و زنا ابتلا      |
| از و مبدل آخر به بسرد و بیار   | چه عیله چه فقر و چه عسر و عمار |
| قیم و قیمه از و فاره زو        | چه موشک چه خنظل از و قاره زو   |
| بار باب حق و یزه و الطمن       | چه اخته چه صفت از و الصفن      |
| حسود و حقود از وی اندر نکال    | صفا باطنان و ایم آسوده حال     |
| چه قدران قادر و چه قدرت از او  | الی سلا الود الود الود از او   |
| با بل اطاعت و سعت از او        | با بیان چه فضخ و فضیحت از او   |
| چه اکنان و کنان و الاکنه زو    | عطوا غطیه و النجیه زو          |
| چه ضره المفروز با صحاب الو     | بمثور مان غرت و قدر الو        |
| به نیکان ز فضلش الی والا       | به بدکارگان ز و ضر او الیلا    |
| چه کط و غر که چه حله سیام      | بذایع بود از صنایع تمام        |

|                                   |                                    |
|-----------------------------------|------------------------------------|
| چه هست بلند و قنوت ازو            | چه بذل و سخا و مرقت ازو            |
| ذلیبر ازو عبیر و الا کاف          | چه افشار و مقدر و چه سرح و غلاف    |
| چه خود پالینگ و چه فخلات ازو      | چه ام الدماع و چه مشکواه ازو       |
| چه حمد و چه حمد و حمد هر سه ازو   | چه دیو و چه دام و چه در هر سه ازو  |
| چه جاد ازوی جاد است ازو           | با صحاب نیکی سعادت ازو             |
| چه اطباق ازوی فتوحات ازو          | رحا لیف و کا کان و کوکات ازو       |
| بابل جمد و آخر ازوی هو ان         | کر میان ازو جاد و ان شاد جان       |
| جم و جمعه ازوی و جام ازو          | چه طوس و چه یزد ازوی و جاک ازو     |
| چه طلق و چه طبق و طلق هر سه ازو   | طلاق و طلق و طلق هر سه ازو         |
| عواذن ازو و ایم اندر هو ان        | ز فضلش همه سال خوش بایلان          |
| چه شب و شب و شب هر سه ازو         | چه دنیا له موق ثره هر سه ازو       |
| چه کورو چه کورو چه کورو هر سه ازو | چه شبیر و چه گرگ و چه کر هر سه ازو |
| چه اتفیر ازوی چه طخیر ازو         | چه لفظ ازوی و چه شبگیر ازو         |
| چه دف و چه دف و چه دف هر سه ازو   | چه برد و چه قیرو حفت هر سه ازو     |
| چه وضع و چه وضع وضع هر سه ازو     | چه طره علق و القصع هر سه ازو       |
| چه سید و چه سیده سمع هر سه ازو    | سمع و سماع و سمع هر سه ازو         |
| چه برود و برید و چه برده ازو      | چه برود و برود و چه برده ازو       |



|                                |                                 |
|--------------------------------|---------------------------------|
| از وصفش که خواند خود انودجی    | ز کنهش که داند خود انودجی       |
| زند مرغش همه مغرب مشرق         | نیامد نورش اگر بدرستی           |
| چه جانے که جوید وصال ورا       | چه چشمی که بیند جمال ورا        |
| چه نفس و نفس و نفس هر سه زد    | چه فارس چه فرس و فرس هر سه زد   |
| چه طبله چه طبل و چه سنور ازو   | چه نیران چه نور ازوی و نور زد   |
| چه کال و عدس و خردله هر سه زد  | کش و کاسته سلقه هر سه زد        |
| چه چبه و حکا و فرق هر سه زد    | چه ذلق و چه ذلق و ذلق هر سه زد  |
| چه حقی و چه چند و دل هر سه زد  | چه فلک و چه فلک و فلک هر سه زد  |
| چه نعم و چه نعم و نعم هر سه زد | چه ضیبت چه ضیبت چه صهب هر سه زد |
| چه فور و چه فور و چه فاره ازو  | سرع زمین و حاره ازو             |
| چه دوا و دفا و دفا و دفا       | چه دود و دفا و دفا و دفا        |
| چه طبق و چه طبق و طبق هر سه زد | چه مرق و مرق و مرق هر سه زد     |
| چه فارق چه فارق چه هر چه ماه   | جهت ازوی و جهت زو و الجاه       |
| بکرو بیان از کرم سجه زد        | سریل و سها ازوی و جبه زد        |
| چه پرکار ازوی چه نقطه ازو      | چه لفظ و لفظ و چه لفظ ازو       |
| سخیان همه سال حبه ازو          | با صواب صنت چه حبه ازو          |
| چه سر و نگار و چه گل هر سه زد  | چه باغ و ایلغ و چه مل هر سه زد  |

|                                |                                   |
|--------------------------------|-----------------------------------|
| چہ دم و حمام از دی جمع ازو     | چہ دم و عساق و الدم ازو           |
| چہ خوض و خیاض و چہ بیع و ترا   | چہ عیل و صدر و الرقوم و ترا       |
| چہ قزو چہ قزو چہ قزو چہ قزو    | چہ سرچہ سرچہ و چہ سرچہ سرچہ       |
| چہ حورو چہ حورو چہ حورو        | چہ لعل و زمر و چہ در بر سرچہ      |
| چہ عرو چہ اوره چہ عدری چہ باد  | شود زایل از نام رب العباد         |
| ازو سرچہ و السری مندخ          | زهر گوشت رنج و بلا مستدفع         |
| چہ حر حر حر و چہ حر حر حر      | چہ جر جر جر و چہ حر حر حر         |
| ازو معرّفه مرّجل و مغرّفه      | همه اعنّذیه ادویه اشرب            |
| چہ جان و جنان و جنان هر سه زد  | چہ غفل و چہ جسم و چہ جان هر سه زد |
| چہ سیار و غوار ابطال زد        | چہ بای چہ عربال و غربال زد        |
| لخص نوحه چہ حازست ازو          | که تطویل و طول و اطالت ازو        |
| لخص موخر ازو و الوخیر          | طویل و مطول ازو و الفقیر          |
| اما او هیازو بود بر دوام       | که بودست و هست و بود بر دوام      |
| چہ رعله چہ رعله چہ رعله ازو    | چہ حرف و چہ حرف و چہ حرف ازو      |
| چہ صبح و صبح و صبح هر سه زد    | چہ دغدغه و چہ درد و صبح هر سه زد  |
| چہ کی و چہ کای چہ کاین چہ کا   | کثیر و بشیر از دی و هویش را       |
| چہ نغم و چہ نغم و نغم هر سه زد | چہ و ام و چہ و ام و درم هر سه زد  |

|                                 |                                |
|---------------------------------|--------------------------------|
| چه بکرو چه نهرا ز دی و دجله زو  | چه بقایه حق فرغ و ر حله زو     |
| چه تحت و چه بخت شفت هر سه زو    | چه تحت و چه بخت و بخت هر سه زو |
| خبرین و خزین و حزین هر سه زو    | زمین و زمی و آیین هر سه زو     |
| چه غزنین چه غور و خلین هر سه زو | عربین و عربین و عربین هر سه زو |
| شرف و الحضر زو و عساس ازو       | چه بنیه چه بنیان چه اساس ازو   |
| چه ایل چه سیل و و تدر هر سه زو  | چه قصد و چه قصد و قصد هر سه زو |
| چه پاره چه دیرینه نعم و نعیم    | چه بدیع و بدیع و بدیع دقتیم    |
| چه عره چه صعه چه شربت چه حل     | چه علمه جلیل و چه حب چه وجل    |
| خط محور و استرا قدر تش          | چه بخواسحل همه صنعتش           |
| که آئینه و جام و فهم و خسرو     | اضطراب دوری و زنج و رص         |
| چه شاه دد زیر و سپاه و عیس      | چه خدایان چه خدم و چه عدم دل   |
| ساد سما و و نو هر سه زو         | کفاد کفا و کفو هر سه زو        |
| چه خف و القطاب سرادیل زو        | مشول امثل و التامشیل ازو       |
| چه طلق و شری و الوعل هر سه زو   | چه شل و چه شل و مثل هر سه زو   |
| بود و در صد فرسخ ازو و الجلال   | چه شبه و شبه و الشبیه و مثال   |
| چه غور و حیا زو چه الار زو      | چه جوز و جواز و چه اجاز زو     |
| سرط سرط از دی ملازه ازو         | چه لوره چه حوره محاره ازو      |

|                                |                               |
|--------------------------------|-------------------------------|
| ازو سگ خارا قرا به ازو         | چه عجم و چه عجمه عجمه ازو     |
| سیاد و سود و القیام و تقود     | چه سید و چه سادات ازو و لید   |
| چه زمزم ازو و الجلاجل ازو      | چه راس و همام و جلاجل ازو     |
| چه اهب و شواط و چه مارچ ازو    | جیاد و ریاف و هباج ازو        |
| همه نیکون پیشش از زنده         | بدنیا از و ضیف هر زنده        |
| که آید ز نیکی همه بار نیک      | نکو رای را زو همه کار نیک     |
| ذوبات زو و العوانات زو         | قلوب افنده و الجنایات ازو     |
| چه هوش و سقط چه جنت ازو        | چه غلر و چه فردوس و جنت ازو   |
| جنان و فرادیس و جان هر سه زو   | چه جنة جنان و چه جان هر سه زو |
| چه سمنان چه سمن و برنجن ازو    | چه سیمین چه سیمین و سمن ازو   |
| نقوب شرف و النجاست ازو         | چه نقب نقب و الثقات ازو       |
| قلاط قلب و قلب هر سه زو        | چه مقلب چه قلب و قلب هر سه زو |
| چه هم و چه هری با هم هر سه زو  | چه هم و هم و الهم هر سه زو    |
| چه کون و مکان جمله مجبور زو    | چه حرمان چه مضموم و مکسور زو  |
| چه نال و غم و چه امرت نیش      | ازو خیر لیل و نهار و درویش    |
| چه دم و چه دم و چه دم هر سه زو | چه هم و چه همه چه هم هر سه زو |
| محامد مکارم محاسن ازو          | چه سلبت ازو و المحاسن ازو     |



|                                |                                   |
|--------------------------------|-----------------------------------|
| چه درک و درک و الورک هر سه زد  | سما و سماک و سبک هر سه زد         |
| سرین و السرین و السرن هر سه زد | جنان و جنین و جنون هر سه زد       |
| سحن پروران و دانش گاه زد       | گدابی نوا از وی و شاه زد          |
| چه در یافتن آنکه نتوانش یافت   | چه خود معرفت آنکه نتوان شناخت     |
| چه خود گفتن آنکه نتوانش گفت    | چه بشودنش آنکه نتوان شفت          |
| چه خود دیدنش آنکه نتوانش دید   | چه پرسیدنش چونکه شد تا پدید       |
| عشق و العشق و العباقت ازو      | ایح و الایح و الی ایت ازو         |
| چه لاح و چه عقد و حایل ازو     | همه بینه و الدلائل ازو            |
| چه خشفه چه خشف و خفت هر سه زد  | چه شادن چه شاد و کشف هر سه زد     |
| چه جید چه زیت و چه لهرج ازو    | شدن ازوی و لحن و مخرج ازو         |
| چه مغزل چه عزل و عزل هر سه زد  | چه فرد و باعی غزل هر سه زد        |
| چه غزالان غزل و الغزالان ازو   | سعادت بفرخته قالان ازو            |
| چه سید چه سیده چه سیده چه سید  | چه جید چه جیده چه جاد و چه جید    |
| چه ایر و وار و دیار و دیور     | چه دور و چه دوران چه نار و چه نور |
| چه وحش و وحوش و چه احاش ازو    | چه ارزن چه کال ازوی باش زد        |
| چه اشرف ازوی چه اباش زد        | چه شرف چه عدس چه خشناش زد         |
| دبا بخت و انهم ازوی عجز        | چه برد العجز و چه حرا التور       |

|                                 |                                    |
|---------------------------------|------------------------------------|
| چه شرفه چه روزن چه انسان چه ناس | چه قصرو چه کوشک چه هدم اساس        |
| حمایت ازودا الحمیت ازود         | چه حمی چه حمی چه حمیت ازود         |
| جیاد سخا و فتوت ازود            | چه حمیت ازودی حموة ازود            |
| ز قهرش قواد و کباد و صداع       | بار باب مشموع و شمع و شمعاع        |
| چه غمناک ازودی چه دلشاد ازود    | کبد و الصدع ازودی و قواد ازود      |
| چه قرح و قرح هر دوز و الطناد    | چه قرح و قرح هر دوز و الطناد       |
| کباب و شراب و صبحی ازود         | قرح و قراح و قروحی ازود            |
| کش آمد فلک عرش و کرسی زمین      | ازد و ریف پاکان بخلد برین          |
| چه بیرم چه منشاد المنجلا ن      | چه کلری و الماشه و الکلتیان        |
| چه وقفه کتابه از دسرو ازود      | حقور ازودی و خنسل و مروازود        |
| سماک و سمک و الشری هر سه زود    | چه همه همه و الحمی هر سه زود       |
| چه خنبر و قاید و مرق هر سه زود  | چه خلق و چه خلق و چه خلق هر سه زود |
| چه گل معصفر زود و لاله ازود     | چه لولوی لاله لاله ازود            |
| بهر پیچکس میل بی جیف زود        | چه اربیت زودی ضربا سیف زود         |
| دل خالی از مهر افکار زود        | چه ادبار ازودی چه ادبار زود        |
| چه قرح و قرح ازودی جبر ازود     | دیار و دیار ازودی و دیر ازود       |
| ازد غرق انوار و الاشعه          | شجاعان و شجاعان و الاشجه           |

|                                |                                |
|--------------------------------|--------------------------------|
| از وقار عان را دل و دین سیاه   | در آتش گدازان همه سال و ماه    |
| چه ادم چه ورد و چه ورده ازو    | چه دراد و درده چه ورده ازو     |
| چه ادمان ادم و ادم هر سه زو    | عضو و الارک و القدم هر سه زو   |
| چه اطراف عمر و الکتف صنعتش     | چه گرم و چه سرد از سر حکمتش    |
| چه ناس و چه جن از وی ناس زو    | چه نوس از وی و خیر الباس زو    |
| چه زور و چه سحر ساحل ازو       | جزائر عقی و السواحل ازو        |
| چه ابر و چه ابره چه ابر و ابار | سود و العقارب و ماص و حقار     |
| سهوران ازو و فرودین و غلده     | همه سال این ز عصو و جلده       |
| چه قرابه از وی چه عینی ازو     | چه کذک چه خلاق چه موسی ازو     |
| بهراتک و هر مند و ازو          | همه ذل و ذلت بهر شهر و کو      |
| همه عیب پوشان ازو و ارجمند     | ز فضلش بهر دو جهان سر بلند     |
| ازو و مشرعه قصد و العطن زو     | چه اعطان عطون از وی عطن زو     |
| هیوع و متابع قصد و جدود        | چه مورد چه ورد و دید و رود     |
| چه موطن چه اعلی موطن ازو       | چه ناز و قدیم و فلاخن ازو      |
| چه مسواه و المنقله زود مر      | چه دنییر شرف و چه سیم و چه زر  |
| چه حسب و حسب و الحسب سیزد      | چه چه حسب و چه حسب هر سه زو    |
| چه هم و چه هم و هم هر سه زو    | چه سخن و چه شیم و شیم هر سه زو |

|                             |                           |
|-----------------------------|---------------------------|
| هوالمودی القرض القرض نا     | هوالمجلی الجود عرض نا     |
| هوالشکر وقتد والدر نا       | هواللعل ویا قوت والدر نا  |
| هوالتخلد نا و هو فردوس نا   | هوالمجنه والسهم والقوس نا |
| هوالاتذار التصاریف نا       | هوالبین کتب التصانیف نا   |
| هو السلطنت و هو اکلیل نا    | هو المرتبت و هو تفصیل نا  |
| هو النسخه الصور فی الفرق نا | هو السرد والمرع والبرق نا |
| هو اکل الا و نعمای نا       | هو الدائم ایقا واصقای نا  |
| هو الشربنا اکل نالین نا     | هو البهجت المسحت ونفس نا  |
| هو اطفای نیران تخریب نا     | هو النجیه و هو تخلص نا    |
| هو الحاصل اکل تحصیل نا      | عنه محصل اکل تحلیل نا     |
| هو الزینت التخت والتاج نا   | هو المنقبت و هو معراج نا  |
| هو الاتکا والتوالی نا       | هو الاغتنا والتمنا نا     |
| هو الجمعیت هو طعین نا       | تثقی تلی تسلین نا         |
| الیه المآب وعنه بد نا       | هو المآک اکل الجز نا      |
| هو الا عتلا والکرامات نا    | هو الارتفاع المقامات نا   |
| هو الراس والکل اشیا نا      | هو الریح والامن ماوای نا  |
| هو اقرب نا و هو احباب نا    | هو المآک نا و هو اسباب نا |



|                             |                             |
|-----------------------------|-----------------------------|
| هوالتشاهد دام والاب تا      | هوالحب الصاحب ورب تا        |
| هو الرحمة اكل ابای تا       | هو الامن اتباع و ابتای تا   |
| هو انجاح كل الملمات تا      | هو امضای و نیات حاجات تا    |
| هو العاطی الایم الیسر تا    | هو الدافع الدار و العسرا تا |
| هو القاتل اكل اعدای تا      | هو البدر و الیوح بیضار تا   |
| عظمتا منه دفع و السغب تا    | المناعنه رفع و التعب تا     |
| بناد هو کافی و هو دافیا     | بناد هو ناصر و هو غافیا     |
| هو الماصفی با القدر غیره    | هو اللیزل فی الخطر غیره     |
| هو الفاضل الجود فضال تا     | منه محصل اكل آمال تا        |
| هو القتم اولاد و الال تا    | هو النقد و الجش اموال تا    |
| هو الملت و نخلت و دین تا    | هو الطهرنا و هو تزین تا     |
| بناد هو بادی و هو باقیا     | بناد هو مقردن و هو شافیا    |
| هو الاسلام و هو تدبیر تا    | هو اكل تحریر و تقریر تا     |
| هو المصلحت تا هو الخیر تا   | هو المشهدت تا هو السیر تا   |
| هو النوم و الرقدنا و الشہار | عنه مشہرت تا بکل الدیار     |
| هو اكل تجیل و تجزیل تا      | هو اكل تبیین و تدلیل تا     |
| هو اكل تحقیق و تفیج تا      | هو اكل تدقیق و تنقیج تا     |
| هو الطاعت و جهد و السعی تا  | هو اكل تلقین و استقی تا     |

|                             |                             |
|-----------------------------|-----------------------------|
| هو الکل تنظیم و تکریم نا    | هو الکل تنبیه و تنطیم نا    |
| بنا و هو موش بکل السبیل     | بنا و هو دایم نخی و رسیں    |
| بنا و هو فی الکل وقت شفیق   | بنا و هو فی کل محوت رفیق    |
| هو الخلوף النخن و الخبرنا   | هو الوحدت النخن و الکثرتنا  |
| بنا و هو من موت حرزد امان   | بنا و هو تنوع اقتدار و ثمان |
| هو مستدام و هو الدایما      | بنا و هو جاوید و القا یا    |
| هو افراح و افراس و اقبال نا | هو القال و الحال و البال نا |
| هو البطانا و هو تفریح نا    | هو السلطنت و هو ترویج نا    |
| هو التقیه و هو تنویر نا     | هو الفردیت و هو تکثیر نا    |
| هو التسمیه و هو تبصیر نا    | هو الحرف نا و هو تفسیر نا   |
| هو اجمالنا و هو تفصیل نا    | هو الفعلنا قولنا قیلنا      |
| ثمان و عشر عنه تملیک نا     | بنامنه اربع مدارج عطا       |
| هو الجاودانیت الذات نا      | هو الاستدامت هو اثباتنا     |
| عنه عظم و اشحم و التقی نا   | هو الاعتکاف و هو المشی نا   |
| بنا و هو فی کل امر کفیل     | بنا و هو رزاق و مطلق و کیل  |
| هو المفضل الحکم بالانثا     | هو الواهب النعم بالانثا     |
| هو الکل تهذیب و تنزیه نا    | هو التقویت و هو الصفه نا    |



عوض الالفاظ کلیات بجائی نندعلل گریبا

|                           |                              |
|---------------------------|------------------------------|
| هوالمشرب و هوماکیل نا     | هوالمحسننا و هو تخیل نا      |
| هوالمفوقیت و هو ترجیح نا  | هوالمکل توسیع و تقبیح نا     |
| هوالمفضل و هو فیاض نا     | هوالمحاذق المکل امراض نا     |
| هوالمقشقه و دهرم و زنا نا | از و همزه بهگستان دس اونا نا |
| هوالمگوبند و گوپالنا      | اکال و خداوند فضال نا        |
| هوالمگورو و الزنکار نا    | هوالمساده سنگت هوالمبار نا   |

مرحل با دایپایش فدا

از و بادجان و دلش را نا

## تمام شد کتاب عوض الالفاظ

مر تصنیف نشی بعسل گویا تملتانی

~~~~~

(مطبوعه جمال پرنسنگ پریس و دپلی)

